سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

سوموار،6-اپریل2015

(یوم الاثنین،16-جمادی الثانی1436ھ)

سولھویں اسمبلی: تیرھواں اجلاس

جلد13: شمارہ 7

509

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6۔اپریل 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) بحث

پری بجٹ بحث

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود و بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

510

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)لاہور آرٹس کونسل2015(مسودہ قانون نمبر9بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)لاہور آرٹس کونسل2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ثقافت وامور نوجواناں نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)لاہور آرٹس کونسل2015منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون سماجی تحفظ اتھارٹی پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر8بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سماجی تحفظ اتھارٹی پنجاب2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے منصوبہ بندی وترقیات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سماجی تحفظ اتھارٹی پنجاب2015منظور کیا جائے۔

511

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

سوموار، 6-اپریل 2015

(یوم الاثنین، 16-جمادی الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ

بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ

الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

سورة البَقَرَة آیات 154تا156

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے (154) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو (155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

واہ کیا جودو کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
تیرے قدموں میں ہیں جو غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈا پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں جب میں اسمبلی میں آ رہی تھی تو اسمبلی کے بالکل entrance پر مڈوائف ورکرز خواتین باہر دھرنا دے کر صبح سے بیٹھی ہوئی ہیں۔میں آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ ایوان کی طرف اٹھتے ہوئے سوالیہ نشان سے بچنے کے لئے ان خواتین کی طرف آپ ایک delegation nominate کریں جو ان کے مسائل کو دیکھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!میں وقفہ سوالات کے بعد اس کو دیکھوں گا۔آپ نے ہی اس دن ڈینگی کے حوالے سے پوائنٹ اٹھایا تھا، تو میں نے کہا تھا کہ مشیر صحت خواجہ سلمان رفیق موجود ہیں اور اس پر وہ جواب دیں گے۔اب اس معاملے کو ہم وقفہ سوالات کے بعد دیکھیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ وہ خواتین اس وقت باہر بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد ان سے جواب لیا جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!ایک delegation ان سے جا کر یہ پوچھ لے کہ ان کا مسئلہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کو میرے خیال میں اس معاملے کا پتا ہے، وقفہ سوالات کے بعد ان سے اس کا جواب لیں گے۔پہلا سوال نمبر1395 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1396 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1584 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر678 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا

جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 688جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1606ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1621 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر نوشین حامد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کی تفصیلات

*1621: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور میں کتنے پرائیویٹ سکول غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں نے اپنی اپنی فیسیں مقرر کر رکھی ہیں جو کہ عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہیں؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی پی۔144 لاہور کے ان سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو غیر رجسٹرڈ ہیں اور جو بچوں سے بھاری فیسیں وصول کرتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں کل 27 غیر رجسٹرڈ سکولز ہیں سکولوں کی لسٹ۔ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام غیر رجسٹرڈ سکولوں کے سربراہوں کے خلاف "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس اینڈ رولز "1984" کے تحت کارروائی کرتے ہوئے شوکاز نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں مزید برآں تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ تمام پرائیویٹ سکولوں کا

سروے کر کے غیر رجسٹرڈ سکولوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں سروے فارم کی کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کے مالکان اپنی مرضی سے فیس مقرر کرتے ہیں تاہم رجسٹریشن کرواتے وقت تمام ادارہ جات اپنی درخواست میں طلباء سے لی جانے والی فیس و دیگر چارجز کی باقاعدہ وضاحت کرتے ہیں۔ اگر کسی ادارے کے مالک کے خلاف ناجائز فیس لینے کی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف فوری طور پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) جواب جز (ب و ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت ان غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ تمام غیر رجسٹرڈ سکولوں کے سربراہوں کے خلاف "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس اینڈ رولز "1984" کے تحت کارروائی کرتے ہوئے شوکاز نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں مزید برآں تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ تمام پرائیویٹ سکولوں کا سروے کر کے غیر رجسٹرڈ سکولوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوال 30۔ جولائی 2013 کو جمع کروایا گیا تھا اور آج تقریباً پونے دو سال ہو گئے ہیں تو میں وزیر موصوف سے یا جو متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں ان سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب موجود ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پونے دو سال کے دوران دوسرے اضلاع میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے جن کو ہدایات جاری کی گئی تھیں اس کی کوئی رپورٹ آئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب تشریف لائے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب آج فیصل آباد کے دورے پر ہیں، ایڈیشنل سیکرٹری صاحب اور باقی سارا سٹاف یہاں پر جواب دینے کے لئے موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب تو آپ نے دینا ہے لیکن آئندہ احتیاط کیا کریں، ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کا یہاں پر ہونا بہت ضروری ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بڑی اچھی بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ سیکرٹری صاحبان کو یہاں پر ہونا چاہئے لیکن ابھی جو حکومت پنجاب نے اپنا vision "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" دیا ہے اس میں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلے میں سیکرٹری صاحبان نے دورے کرنے ہیں اور اس کی رپورٹ دینی ہے۔ یہ schedule پہلے سے بنا ہوا تھا، سکولز ایجوکیشن کے سوالات کے بارے میں ہمیں دو دن پہلے بتایا گیا ہے اگر یہ پہلے سے ایجنڈے پر موجود ہوتا تو ہم اسے make sure کرتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ نے مجھے بتایا تھا چلیں اس دفعہ اس کو ignore کرتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سے ضروری اور کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ پہلے اس سوال کا جواب لے لیں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے، اس کے اندر ہم نے working کی ہے کیونکہ اس وقت جو "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس اینڈ رولز "1984" موجود ہے۔ یہ اس طرح احاطہ نہیں کرتا، اگر پرائیویٹ سکولز اپنی فیسیں بڑھا دیتے ہیں، پرائیویٹ سکولوں کو NOC issue کرنے کا یا ان کو seal کرنے کا جو process ہے اس کے اندر اس پورے معاملے کو examine نہیں کیا گیا تھا۔ اب ہم نے اس پر بڑی جامع ورکنگ کی ہے، اب ہم پرائیویٹ سکولز ریگولیٹری اتھارٹی بل لے کر آ رہے ہیں جس کی ہم نے ورکنگ کر لی ہوئی ہے۔ اس کے اندر جتنے stakeholders ہیں even جو پرائیویٹ سکولز ہیں، جو بڑی chains ہیں اور تمام سکولز کی پہلی دفعہ category بنائی جا رہی ہے۔ اس category کے حساب سے ان کی رجسٹریشن اور باقی matters کو دیکھا جا رہا ہے، ہم نے اس پر اپنی working complete کر کے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی ہوئی ہے اور عنقریب یہ بل کیبنٹ میں for approval آ جائے گا اور اس کے بعد ایوان میں legislation کے لئے آ جائے گا۔ یہ ایک دفعہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھی بھیجا گیا تھا لیکن اس پر کچھ issues تھے اور اس سے واپس آیا تھا we are to it اور تاریخ میں پہلی دفعہ اس پر کام ہو رہا ہے ہمیں بڑی امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال کے اندر وہ بل ایوان کے سامنے آ جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! متذکرہ سوال کے جز (ب) میں بڑا مضحکہ خیز جواب دیا گیا ہے اور جواب یہ ہے کہ حکم جاری کر دیا گیا ہے کہ سروے کیا جائے اور غیر رجسٹرڈ سکولوں کی اطلاع دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اس میں بُری بات کیا ہے، آپ کو اس میں کیا مضحکہ خیز لگا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے موقع دیں میں اس میں بُری اور اچھی بات واضح کرنے جا رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ ہر ضلع میں باقاعدہ ایجوکیشن کا ایک محکمہ موجود ہے ای ڈی او (ایجوکیشن) ہے، میل، فی میل ڈی ای او ہے، اے ای او ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ایک بہت بڑی اسٹیبلشمنٹ ہے۔ کیا ان کو خبر نہیں ہے کہ وہاں پر غیر رجسٹرڈ سکول چل رہے ہیں؟ سوال آیا ہے تو یہ جواب دیا گیا ہے کہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ سروے کریں۔ کیا سروے کرنے سے پہلے انہیں کچھ پتا نہیں ہے، وہ لوگ اتنے بے خبر ہیں اور ان کا عملہ اتنا ہی بے خبر ہے کہ ان کو پتا ہی نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جواب لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! مجھے پہلے پورا سوال سمجھا دیں چونکہ مجھے ان کے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب کہہ رہے ہیں کہ کیا آپ کے عملے کو نہیں پتا کہ ڈسٹرکٹ میں کتنے غیر رجسٹرڈ سکولز چل رہے ہیں حالانکہ آپ کا پورا ڈیپارٹمنٹ ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہم نے already وہ data بھی اکٹھا کیا ہوا ہے اور اس data کے مطابق کارروائی بھی ہوتی ہے لیکن میں نے اس ایوان کے اندر بڑا openly اس بات کو مانا ہے کہ جو پہلا قانون موجود ہے اس کے تحت ایکشن لینے میں قانونی طور پر اس میں سقم موجود ہے اسی لئے ہم نے یہ ریگولیٹری اتھارٹی پر اتنا process کیا ہے جس میں پارلیمنٹیرینز، پرائیویٹ سکولز، ایجوکیشنسٹ کو اکٹھا کر کے اس پر ڈیڑھ سال لگا کر اسے لاء ڈیپارٹمنٹ سے vet بھی کرایا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد ہی ایوان کے سامنے آئے گا اور اس پر ایوان deliberate بھی کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر1834 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 کے گرلز سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز کی تفصیلات

*1834: **جناب احسن ریاض فتیانہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں کتنے گرلز سکول ایسے ہیں جن کی عمارات بوسیدہ حالت میں ہیں اور چار دیواری نہ ہے اور بجلی، واش روم کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ب) حکومت ان سکولوں میں مذکورہ سہولیات کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) یکم جنوری 2009 سے آج تک اس حلقہ کے کن کن گرلز سکولوں میں یہ سہولیات فراہم کی گئی ہیں، ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔58 فیصل آباد میں تمام سکولز کی عمارات اچھی حالت میں ہیں اور ان سکولز میں واش رومز، بجلی اور چار دیواری موجود ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں تمام سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔

(ج) جنوری 2009 سے 13-12-31 تک اس حلقہ کے 34 گرلز سکولوں میں فراہم کردہ سہولیات اور خرچ کی تفصیل سال وار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال بروز پیر مورخہ 23-فروری 2015 کو آپ نے pending کیا تھا چونکہ اس کا غلط جواب دیا گیا تھا اور اس وقت پارلیمانی سیکرٹری یہاں commit کر کے گئی تھیں کہ اسے verify کر کے نئے جواب submit کریں گے لیکن اس کا کوئی نیا جواب نہیں آیا بلکہ وہی جواب ہے اور آپ نے مجھ سے یہ commit کیا تھا کہ اگر اگلے اجلاس کے اندر صحیح جواب نہیں آئے گا تو آپ رولز کے مطابق اس پر action لیں گے۔ اگر کہیں تو میں آپ کو پچھلی پروسیڈنگ کی کاپی دکھا سکتا ہوں، یہی سوال اور اس سے اگلا سوال دونوں کے ساتھ یہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت اس کا جواب کیا تھا اور اب کیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کا وہی جواب ہے جو پہلے لکھا گیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے کون سے سکول کا ذکر کیا تھا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ چاہیں تو میں اس دن کی پوری کارروائی پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو explain کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جب پچھلی دفعہ اجلاس تھا تو اس وقت میں لاہور میں نہیں تھا اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جواب دیا تھا۔ انہوں نے سوال میں تذکرہ کیا ہے کہ پی پی۔58 فیصل آباد میں کتنے گرلز سکولز ایسے ہیں جن کی عمارات بوسیدہ حالت میں ہیں، چار دیواری نہ ہے، بجلی اور واش روم کی سہولت سے بھی محروم ہیں۔ بوسیدہ عمارات کے حوالے سے عرض ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹھٹھ پل بہور کی عمارت سال 2014 میں بارشوں کی وجہ سے خطرناک ہو گئی ہے، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 533 گ ب ٹکڑا کی عمارت خطرناک تھی جس کا ملبہ نیلام کیا گیا اور اب اس سکول کو پرائمری سے مڈل درجہ تک اپ گریڈ کرنے کا کیس سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ارسال ہو چکا ہے اور منظوری کی صورت میں بلڈنگ تعمیر کر دی جائے گی اور ہم اس وقت اس process کے اندر ہیں۔ اسی طرح اس وقت کل 67 گرلز سکول ہیں جن میں 61 گرلز سکولوں کی چار دیواری مکمل ہو چکی ہے جبکہ چھ سکول جزوی طور پر نامکمل ہیں ان پر بھی کام ہو رہا ہے۔ ان کے حلقہ کے تمام گرلز سکولز کے اندر بجلی اور واش رومز کی سہولیات پہنچا دی گئی ہیں اور ہر جگہ پر موجود ہیں، جہاں جہاں پر کمی کی نشاندہی ہوئی ہے ان کو مزید بہتر کیا جا رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ اس کو پڑھیں۔ یہ چیز میرے جواب میں تو لکھ کر نہیں دی گئی۔ منسٹر صاحب کے پاس جو انفارمیشن ہے وہ انہیں جواب میں اور اس ایوان میں دینی چاہئے تھی۔ آپ کے آرڈر کے مطابق انہیں apprise کرنا چاہئے تھا اور ایک نیا جواب جمع کرانا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! منسٹر صاحب اس کی تفصیل تو بتا رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! ویسے یہ پرنٹ ہونا چاہئے تھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! منسٹر صاحب کی بات تو سنیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر young ہیں ان کو اسمبلی کے decorum کا بھی خیال کرنا چاہئے۔ ماشاء اللہ ان کا جذبہ بہت اچھا ہے لیکن میں ایوان کو apprise کرنا چاہ رہا ہوں کہ سپیکر صاحب کسی وقت بھی latest position مانگ سکتے ہیں، یہ ایوان مانگ سکتا ہے اور وہ position provide کرنا محکمے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ میں اس وقت latest position provide کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! منسٹر صاحب نے بتا دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ فلاں سکول میں facilities مہیا کی ہیں اور فلاں کی رہتی ہیں لیکن جواب میں تو ابھی بھی لکھ کر نہیں دیا جا رہا۔ یہ جواب غلط دیا گیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وہ صحیح جواب دے رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب لکھ کر تو نہیں دیا گیا۔ میں آپ کو آپ کی ہی رولنگ پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ میں نے اس دن بھی آپ سے یہ کہا تھا کہ اگلے اجلاس میں مجھے جواب ملے گا تو جواب درست نہ ہو گا تو پھر کیا ہو گا؟ آپ نے مجھے کہا تھا کہ اگلے اجلاس میں مجھے جواب ملے گا اور اگر صحیح جواب نہیں ہو گا تو آپ اس پر action لیں گے۔ آپ کے سامنے میرا اسی تاریخ کا سوال ہے اور وہی جواب ہے اگر کوئی نیا جواب آیا ہے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! بات سنیں منسٹر صاحب آپ کو updated جواب دے رہے ہیں اس میں ایسی کیا problem ہے؟ اگر وہ غلط جواب دے رہے ہیں تو آپ کہیں کہ وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ میں نے آپ سے یہ commit کیا تھا کہ اگر غلط جواب ہو گا تو میں اس پر action لوں گا۔ اب وہ آپ کو updated جواب دے رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: میرے پاس جواب کہاں لکھا ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب آپ کو بتا رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! لکھ کر کوئی اور جواب دیں گے اور زبانی کوئی اور دے دیں گے۔ اگر آپ نے یہی بات کرنی ہے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم یہاں پر جو کچھ بولتے ہیں وہ کارروائی کا حصہ بنتا ہے جو یہ لکھا ہوا ایوان کے اندر آیا وہ ایک علیحدہ چیز ہے لیکن میں جو جواب یہاں پر دے رہا ہوں اب یہ کارروائی کا حصہ بن رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو لسٹ میں پرنٹ ہونا چاہئے تھا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 2014 کا آیا ہوا ہے اور اس کے اندر ہمارا نیا جواب تھا وہ میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے پتا کر لیتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں نہیں آیا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس میں دو چیزیں ہیں جب پچھلا جواب آیا تو ایوان میں اس پر latest position مانگی گئی تھی لیکن latest position محکمے کے پاس ایک ہفتہ پہلے آئی تھی اور دو دن پہلے بتایا گیا چونکہ اجلاس extend ہوا تو سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سوالات آج آئے ہیں اس لئے یہ جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع نہیں کروا سکے۔ اگر پہلے سے ایجنڈا آیا ہوا ہوتا تو جواب جمع ہو جاتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا آپ کا ڈیپارٹمنٹ سویا ہوا تھا؟ کیا جب ایجنڈا جانا تھا تب ہی ڈیپارٹمنٹ نے جواب جمع کروانا تھا جس وقت ان کی ڈیوٹی ہو گئی تھی وہ اسی وقت submit کرواتے this is not my headache اور یہ ڈیپارٹمنٹ کی bad governance اور wrong running ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کہ عالم شاہ تاجا ایک گرلز سکول ہے وہاں پر ٹائلٹس نہیں ہیں، آپ آگے چلیں گے تو میں آپ کو آگے بتاتا ہوں کہ 558 گ۔ ب کی بات کروں گا وہاں بھی لڑکیوں کے سکول کے اندر واش رومز وغیرہ نہیں ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میرے پاس لکھا ہوا بھی ہے، مجھے اس کی ابھی تفصیل نہیں دی گئی اگر اس کی تفصیل مجھے دے دی جائے تو میں دوبارہ point out کر کے دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ کسی کو بولنے کا موقع دیں گے؟ آپ بولتے ہی جا رہے ہیں۔ آپ بات سنیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے حلقے کے مسائل ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کے حلقے کے issue کی ہی بات کر رہا ہوں آپ حوصلہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے حلقے کے مسائل ہیں، ہمارے حلقے کو bulldoze کیا جا رہا ہے۔ آپ فنڈز نہیں دیتے تو کوئی بات نہیں ہے لیکن کیا ہم ٹیکس نہیں دیتے؟ ہمارے جائز حقوق بھی ہمیں نہیں دیئے جا رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! کیا آپ دو منٹ منسٹر صاحب کی بات سن لیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ جذباتی ہونا اچھی بات ہے لیکن پنجاب کے اندر کوئی ایک مثال بتا دیں، خواہ وہ حکومتی معزز ممبر کا حلقہ یا حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبر کا ہو اس کو ignore کیا گیا ہے؟ ہم تمام فنڈز سکولوں کی حالت کے مطابق دے رہے ہیں۔ ہم اپنے وژن کے مطابق فنڈز دے رہے ہیں۔ میں اس مقدس ایوان میں challenge کرتا ہوں کہ جناب احسن ریاض فتیانہ اپنے حلقے کے کسی ایک سکول کا نام بتا دیں کہ فلاں سکول کے فنڈز روکے گئے ہیں؟ ایسا نہیں ہو رہا بلکہ جو فنڈز کہے گئے تھے وہی لگ رہے ہیں۔ میں پھر کہوں گا کہ جذباتی ہونا اچھی بات ہے لیکن اس مقدس ایوان کے decorum کا بھی خیال رکھا جانا چاہئے۔ میں on behalf of my department جو کچھ بتا رہا ہوں It will become part of this august House.، جواب کی printed کاپی میں لکھا گیا یا نہیں لیکن میں پوری ذمہ داری کے ساتھ latest position اس مقدس ایوان اور آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو بتا رہا ہوں کہ عالم شاہ تا جا جو کہ انہی کے محکمہ کا بنایا ہوا سکول ہے محکمہ کو اس کا پتا ہونا چاہئے تھا۔ میں اس کی current situation بتا رہا ہوں کہ وہاں پر لیڈیز واش رومز نہیں ہیں۔ آگے چک نمبر 502 کے سکول میں چار دیواری نہیں ہے۔ میرے پاس پورے حلقے کی تفصیل ہے۔ میرے سوال کا درست جواب نہیں دیا گیا اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی commitment کے مطابق اس پر as per rules action لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! اس میں کون سی غلط بات ہے؟ میں یہاں پر بیٹھا ہوا ہوں اور میں نے جا کر آپ کا حلقہ تو نہیں دیکھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میرے حلقے کے تمام سکولوں میں missing facilities پوری ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ آپ بات تو سُن لیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابھی پانچ سکولز ایسے ہیں کہ جہاں پر missing facilities مہیا کی جانی ہیں۔ اگر آپ نے اس سوال سے متعلقہ کوئی ضمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں ورنہ میں اس کو dispose of کر دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمہ نے printed جواب میں کچھ کہا ہے جبکہ وزیر تعلیم کچھ اور فرما رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! منسٹر صاحب موجود ہیں لہٰذا آپ ان کی بات ذرا سُن لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر میری بات کو پہلے ہی ذرا دھیان سے سُن لیا جاتا تو confusion نہ رہتی۔ پہلے جو سوال کا جواب دیا گیا اس پر آپ نے بالکل rightly محکمہ اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو کہا کہ یہ جواب غلط ہے اور اس پر next time ٹھیک جواب آنا چاہئے۔ آج جواب دیتے ہوئے میں نے پہلے کہا ہے کہ چھ سکولوں کے اندر ابھی missing facilities ہیں جن کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلد پورا کر دیں گے۔

(اذان عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بات اتنی لمبی نہیں ہونی چاہئے تھی کیونکہ میں نے on the floor of the House پوری تفصیل بتا دی تھی۔ اب میں آپ کی اجازت سے بتانا چاہوں گا کہ اس سفر کا آغاز ہم نے 2010 میں کیا اور یہ ایک reform road map ہے۔ یہ پہلی بار ہوا کہ ہم نے اپنے سکولوں کی تعداد، ان کے اندر پائے جانے والے مسائل اور missing facilities کو identify کیا ہے۔ درحقیقت basic facilities کو missing facilities میں شامل کیا گیا ہے جن میں clean drinking water, wash rooms, electricity and boundary wall شامل ہیں انہی missing facilities کی فراہمی کے بارے میں کام ہوا اور صرف اس مد کے اندر اب تک ہم 30۔ارب روپے سے زیادہ خرچ کر چکے ہیں۔ یہ ایک ongoing process ہے۔ مجھ سے پہلے میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن وزیر تعلیم تھے اور انہوں نے جس سفر کا آغاز کیا تھا اس میں اب ہر آنے والا سال پچھلے سال کے مقابلے میں بہتری لے کر آ رہا ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے

کہ dangerous building اور سکولوں کے اندر اساتذہ کی کمی کو identify کیا گیا۔ اب ہم چار ہزار سکولوں میں سولر انرجی کے ذریعے light کا انتظام کر رہے ہیں کیونکہ وہاں پر بجلی کے کھمبے دُور ہیں۔ ہم نے سکولوں کے اندر monitoring system شروع کیا، ہم نے monitoring کرنے والوں کو tablets provide کئے اور وہ on the spot جا کر دیکھتے ہیں اور اس کے اندر کوئی چیز چھپائی نہیں جاتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! گزارش یہ ہے کہ فتیانہ صاحب نے اس پر پھر بھی اعتراض کرنا ہے۔ آپ فتیانہ صاحب سے ان کے حلقے میں موجود سکولوں میں missing facilities کی تفصیل لے لیں اور پھر اس کو verify کروالیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ معزز ممبر ٹھیک فرما رہے ہیں یا محکمہ درست کہہ رہا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ اس پر ruling دے دیں کہ جواب غلط ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب نے updated جواب دیا ہے۔ اب بہت بحث ہو گئی ہے لہٰذا تشریف رکھیں کیونکہ مجھے آگے چلنا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ فتیانہ صاحب سے تفصیل لے لیں اور ان کو اس حوالے سے مطمئن کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! فتیانہ صاحب جن سکولوں کو identify کریں گے ان کے اندر جو بھی missing facilities ہیں ان کو آئندہ مالی سال میں پُورا کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1835 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1835: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے نام بتائیں؟

(ب) ان میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد سکول اور کلاس وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں کی missing facilities سکول وار بتائیں؟

(د) حکومت ان سکولوں میں یہ missing facilities کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔58فیصل آباد میں39پرائمری،17مڈل،9ہائی اور2ہائر سیکنڈری گرلز سکول ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولز میں15135طالبات زیر تعلیم ہیں۔ سکول اور کلاس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے گرلز سکولز میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(د) جواب جز(ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہوں گا کہ اس سوال کا جز(ج)اور اس کا جواب منسٹر صاحب پڑھ دیں۔آپ مہربانی کر کے اس پر rulingدے دیں کہ ان کے پچھلے سوال کے جواب کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا یہ جواب صحیح ہے؟آپ اس سوال اور جواب کو پڑھ لیں پھر مجھے اس پر رولنگ دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری بات سُنیں۔ معزز وزیر نے سکولوں میںmissing facilities کے حوالے سے ابھی پورے پنجاب کی بات کی ہے۔ جن حلقوں سے حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران منتخب ہوئے ہیں وہاں کے سکولوں میںmissing facilities کو پورا کیا گیا ہے۔کیا ہمارے حلقوں کی یہ بدنصیبی ہے کہ انہوں نے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ممبران کو ووٹ دے کر منتخب کیا ہے؟ ان حلقوں کے سکولوں میں پائی جانے والی missing facilities کو پورا نہیں کیا گیا۔آپ مہربانی کر کے منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ میرے ساتھ چلیں۔ میں ان کو موقع پر تمام چیزیں identify کروادوں گا تاکہ ان کو بھی معلوم ہو سکے کہ محکمہ کس حد تک یہاں پر cheat کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ غلط بات ہے۔ یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کچھ اور جواب دے رہے ہیں جبکہ یہاں printed جواب میں اس سے مختلف لکھا ہوا ہے۔ میں تو اس کو cheating ہی کہوں گا۔ آپ اس پر مہربانی کر کے ruling دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال کے حوالے سے میرا جواب تو انہوں نے ابھی سنا ہی نہیں اور میرا جواب تو ابھی آنا ہے۔ آپ نے یہ دونوں سوال pending فرمائے تھے کہ ان کے بارے میں latest position ایوان کے سامنے رکھی جائے۔ میں وہ latest position لے کر آیا ہوں لہٰذا آپ پہلے اس کو سُن تو لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں تو اس لکھے ہوئے جواب کی بات کر رہا ہوں اور یہ جواب بھی آپ کے محکمہ نے ہی دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ انتہائی سمجھدار آدمی ہیں پتا نہیں آج کیوں اتنے جذباتی ہو رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں عوام کی حقوق کی بات کر رہا ہوں۔ یہ صرف میرے جذبات نہیں بلکہ یہ اس پورے ایوان کی عزت کی بات ہے۔ آپ مجھے یہ بتا دیں کہ محکمہ سچ بول رہا ہے یا منسٹر صاحب؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ منسٹر صاحب کی بات تو سُن لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) کے اندر انہوں نے پوچھا ہے کہ ان سکولوں کی missing facilities سکول وار بتائیں؟ میں پورا data ساتھ لے کر آیا ہوں۔ اس کو میں ایوان کے ساتھ share کر لیتا ہوں اور معزز ممبر کو بھی یہ provide کر دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی ان کو جہاں جہاں پر problems ہیں وہ identify کریں اور اگر وہ صحیح ہوا تو میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور ان کی missing facilities کو اگلے مالی سال میں road map کے مطابق پورا بھی کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! منسٹر صاحب نے آپ کو guarantee دے دی ہے۔ اب آپ کو میرے خیال میں خاموش ہو جانا چاہئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! guarantee تو آپ نے بھی دی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے جو guarantee دی تھی اس پر میں اب بھی قائم ہوں۔ منسٹر صاحب آپ کو on the floor of the House guarantee دے رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1949 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: پی پی۔32 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1949: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔32 ضلع سرگودھا میں کتنے گرلز و بوائز ہائی سکول ہیں؟

(ب) سال 13-2012 میں ان سکولوں کو کتنی گرانٹ دی گئی؟

(ج) ان سکولوں میں منظور شدہ اسامیوں کی کل کتنی تعداد ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، ان کو کب تک پُر کر لیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع سرگودھا پی پی۔32 میں 12 بوائز ہائی سکول اور 26 گرلز ہائی سکول کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 13-2012 میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 56/SB کی دیوار کی تعمیر کے لئے مبلغ 1.752 ملین روپے کے فنڈز مختص ہوئے اور چار دیواری کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 929 ہے جن میں 111 اسامیاں خالی ہیں۔ بمطابق اخبار اشتہار خالی اسامیوں کے لئے درخواستیں 20۔جنوری 2014 تک وصول کر لی گئی ہیں، ریکروٹمنٹ پراسس جاری ہے، بمطابق طلباء و طالبات تعداد خالی اسامیاں حسب قواعد نئی بھرتی پر پُر کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جز (ب) میں جو جواب دیا گیا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ ساری کی ساری رقم صرف چار دیواری پر خرچ کی گئی ہے یا اس رقم سے کوئی اور کام بھی کرائے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! last time اس کے اندر جو جواب submit کیا گیا تھا اُس کے مطابق 1.752 ملین فنڈ تھا اور اس وقت 14-2013 کی ADP کی مد میں جواب میں دیا گیا ہے وہ 9.93 ملین روپے تھے اور missing facilities کی مد میں 116.17 ملین روپے تھے جس طرح میں نے basic facilities کا بتایا کہ clean drinking water, wash rooms, boundary walls etc. اور میں یہ بار بار بتا رہا ہوں کہ electricity کے ongoing ہیں کیونکہ ہم ہر سال کچھ سکول identify کرتے ہیں اُن پر کام کرتے ہیں اور پھر اسی طرح اگلے سال کے سکول identify کرتے ہیں۔ ہمارا وژن ہے کہ 2017 تک ہمارے کسی بھی سکول کے اندر missing facilities کی کمی نہیں رہے گی اور اس پر ہم additional یہ کر رہے ہیں کہ dangerous class rooms کو دیکھ رہے ہیں، جہاں جہاں پر فرنیچر کی کمی ہے اُس کو پورا کر رہے ہیں تو جو 4 basic missing facilities کی بات ہوئی اور اُس کے علاوہ جو teachers کی کمی ہے اُس کو پورا کرنے کے لئے ہم نے ایک لاکھ 40 ہزار teachers بھرتی کئے اور اس سال ہم پھر 40 ہزار teachers کی بھرتی کرنے جا رہے ہیں تو ہم ہر سال ان تمام چیزوں کے لئے پیسا بھی رکھ رہے ہیں اور ان چیزوں کو improve بھی کر رہے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں یہ بتایا ہے کہ 111 اسامیاں خالی ہیں اور ان کی recruitment کا process جاری ہے۔ 20۔ جنوری 2014 تک ان کے لئے درخواستیں وصول کر لی گئی ہیں تو اب 2015 یعنی ایک سال سے بھی زیادہ وقت گزر گیا ہے تو اس وقت اس کا موجودہ status کیا ہے اور اگر وہ اسامیاں پُر ہو گئی ہیں تو کتنی پُر ہوئی ہیں اور اگر پُر نہیں ہوئیں تو اس میں کیا چیز رکاوٹ کا باعث ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ان 111 اسامیوں میں سے 25 اسامیاں بذریعہ بھرتی پُر ہو چکی ہیں اور 86 اسامیوں پر بھرتی کا process جاری ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ 111 اسامیاں کب تک پُر ہو جائیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ سوال پی پی۔32 کے حوالے سے تھا تو ہم پورے ڈسٹرکٹ میں overall اسامیوں کی بھرتی کے process کو follow کر رہے ہیں تو یہ specific کے حوالے سے تھا، otherwise چیف منسٹر نے وہ summary بھی approve کر دی ہے تو اس سال ہم کافی زیادہ بھرتی کریں گے تاکہ اس کمی کو پورا کیا جائے۔ ہم نے جو road map بنایا ہوا ہے اُس کے مطابق ہم اگلے ایک یا دو سال کے اندر ان اسامیوں کو پُر کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2053 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اپوا گرلز ہائی سکول جی او آر (ون) کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2053: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جی او آر (ون) لاہور میں موجود اپوا گرلز ہائی سکول کا کل کتنا رقبہ ہے نیز کتنے رقبے پر عمارت موجود ہے اور کتنا رقبہ بطور کھیل کے گراؤنڈ کے استعمال میں ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ سکول میں سائنس اور آرٹس کے کل کتنے ٹیچرز ہیں، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ سکول میں کل کتنا سٹاف ہے؟

(د) مذکورہ سکول کے کل کتنے داخلی اور خارجی گیٹ ہیں نیز کون کون سے گیٹ سکول اوقات کے وقت کھول دیئے جاتے ہیں اور کون سے بند رکھے جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کو جانے والی سڑک بند کر کے چیف سیکرٹری کی رہائش میں شامل کر کے لان میں تبدیل کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو وجوہات بیان کی جائے، کیا حکومت اس

سڑک کو کھول کر وہاں کے رہائشیوں کے ساتھ ساتھ سکول کے بچوں کو آنے جانے کی سہولت فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک،اگر نہیں توکیوں؟

وزیر سکولزایجوکیشن(رانامشہود احمد خان):

(الف) اپوا گرلزہائی سکول جی اوآر(ون)لاہور کوگورنمنٹ ماڈل ہائی سکول ایوان تجارت میں ضم کر دیاگیاہے اوراپواگرلزہائی سکول کی بلڈنگ گورنمنٹ مقبول عام بوائزہائی سکول جی اوآر(ون) کودے دی گئی ہے اپواگرلزہائی سکول کارقبہ 4کنال ہے عمارت ایک کنال18مرلے پر مشتمل ہے2کنال2مرلے پر صحن مشتمل ہے علیحدہ کھیل کے لئے گراؤنڈنہیں ہے۔

(ب) ضم ہونے سے پہلے اپواگرلزہائی سکول جی اوآر(ون)لاہور میں2012میں فزکس،کیمسٹری اور الجبرا پڑھانے والی ایک ہی ٹیچر تھی ان کا نام روبینہ طاہر تھا اور ان کی تعلیمی قابلیت بی ایس سی،بی ایڈ،ایم اے اور ایم ایڈ تھی ان کا تجربہ تقریباً27سال تھا۔

(ج) اپواگرلزہائی سکول جی اوآر(ون)لاہور کا سٹاف گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول ایوان تجارت لاہور اور دیگر سکولوں میں شفٹ کر دیا گیا ہے اور اب اس بلڈنگ میں گورنمنٹ مقبول عام بوائزہائی سکول جی او آر(ون) لاہور کا سٹاف کام کر رہا ہے۔اس کے سٹاف میں ایک ایس ایس ٹی سائنس ٹیچر،دوایس ایس ٹی آرٹس ٹیچر،تین پی ٹی سی آرٹس ٹیچر اور ایک ہیڈ ماسٹر کام کر رہاہے جبکہ تین ای ایس ٹی اور چارپی ایس ٹی ٹیچرز کی پوسٹیں خالی ہیں۔

(د) اپوا گرلز سکول/گورنمنٹ مقبول عام بوائز ہائی سکول جی او آر(ون)لاہور کے کل آٹھ داخلی و خارجی گیٹ ہیں۔سکول اوقات میں چار گیٹ 1۔ڈبن پورہ والا گیٹ 2۔کالج روڈ والا گیٹ3۔کلب چوک والا گیٹ 4۔ریس کورس والا گیٹ کھلتے ہیں جبکہ 1۔شاہ ن روڈ والا گیٹ 2۔کینال روڈ والا گیٹ،3۔بروم ہیڈروڈ)نیول وار کالج والا گیٹ اور 4۔شمس قاری والا گیٹ بند رہتے ہیں۔کینال روڈ والے گیٹ سے جو سڑک جی او آر(ون)لاہور کے سامنے سے گزرتی تھی اب یہ گیٹ بھی بند کر دیاہے۔

(ہ) اس ضمن میں گزارش ہے کہ سکول کو جانے والی کینال روڈ گیٹ والی سڑک بند کرنے کا مقصد قطعاًیہ نہ تھا کہ کسی کی رہائش گاہ کو بڑا یا کشادہ کیا جائے۔اس سڑک کو بند کرنے کا مقصد وہاں کے رہائشیوں اور بچوں کی سکیورٹی کو یقینی بنانا تھا۔تاہم یہ سڑک سکول کی بلڈنگ اور رقبہ کا حصہ نہ تھی۔مزید برآں سکول کے بچوں کو متبادل راستہ دے دیا گیاہے جس سے انہیں

سکول آنے جانے میں مشکلات ہیں اور نہ ہی وہاں کے رہائشیوں کو اس طرح سے ہر لحاظ سے ایک مناسب بندوبست کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ سکول کو shift کر کے ایوان تجارت میں ضم کر دیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس سکول کو shift کرنے سے بچیوں کی تعداد میں کوئی فرق پڑا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ سکول shift کرنے سے تعداد میں کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ اس سکول میں جو بچے آتے ہیں وہ اس سکول کے ارد گرد سے ہی تھے اس لئے تعداد اُتنی ہی ہے۔ اس کے اندر teachers کی جو اسامیاں خالی ہیں ہم اُن کو بھی پُر کر رہے ہیں اور اب ہمارا emphasize چونکہ quality پر ہے تو اُس کے اندر بھرتی کے ساتھ ساتھ ان بچیوں کی ایجوکیشن پر بھی پورا focus کیا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بالکل درست فرما رہے ہوں گے لیکن چونکہ میری اپنی رہائش یہاں پر ہے تو اس سکول میں آنے والے بچوں کو مشکل پیش آتی ہے کیونکہ وہاں پر security purpose کی وجہ سے راستے بند ہوئے ہیں اس وجہ سے بچیوں کو سکول سے ہٹا لیا گیا ہے کیونکہ یہاں پر جی او آر کے ملازمین کے بچے پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ اس سکول کی بلڈنگ 18 مرلے پر مشتمل ہے تو اس سکول میں کوئی ہال ہے یا صرف class rooms ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سکول کی جگہ ایک کنال 18 مرلے ہے۔ اس سکول کے اندر ایک صحن ہے جس کو اسمبلی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس سکول میں ہال نہیں ہے۔ میں نے اس سکول کا ایک دفعہ visit بھی کیا ہوا ہے اور تمام سکولوں کے اندر اس وقت ہماری جو commitment ہے یہاں پر بھی ہماری وہی commitment ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے میری ایک گزارش ہے کہ اس سکول میں ہال کی اشد ضرورت ہے اور وہاں جگہ بھی available ہے تو اگر منسٹر صاحب اس پر خصوصی توجہ دے دیں۔

جناب سپیکر! جز(ہ) میں راستے بند ہونے کا ذکر ہے تو اس کی وجہ سے نیول وار کالج کی رہائشی ملازمین کی بہت ساری بچیوں کو لمبا چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا تو وہ بچیاں سکول چھوڑ چکی ہیں تو اگر منسٹر اس کو دیکھ لیں اور وہ راستہ کھلوادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس معاملہ کو دیکھیں جی۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2283 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں واؤچر سکیم کا اجراء و دیگر تفصیلات

*2283: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ایجوکیشن واؤچر سکیم سے استفادہ کرنے والے بچوں کی تعداد 40 ہزار ہو گئی ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں ایجوکیشن واؤچر سکیم کا آغاز کب ہوا نیز اس کے آغاز پر کتنے بچے اس سکیم سے مستفید ہوئے؟

(ج) صوبہ پنجاب کے کن کن اضلاع میں ایجوکیشن واؤچر سکیم کام کر رہی ہے نیز اس سکیم کو کب تک صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں شروع کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای وی ایس میں رجسٹرڈ طلباء کی تعداد گزشتہ ایک سال میں بہت تیزی سے بڑھ گئی ہے اور حالیہ تعداد 43 ہزار ہے۔

(ب) ایجوکیشن واؤچر سکیم کا آغاز پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے 2006 میں کیا جبکہ اس وقت رجسٹرڈ طلباء کی تعداد ایک ہزار تھی۔

(ج) ایجوکیشن واؤچر سکیم جہلم کے علاوہ صوبہ پنجاب کے باقی تمام اضلاع میں فعال ہے۔ ضلع جہلم میں بھی اپریل 2014 کے اختتام تک اس سکیم کا اجراء کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ voucher scheme کس criterion کے تحت دی جاتی ہے اور کیا اس سکیم سے پرائیویٹ سکولز کے بچے بھی مستفید ہوتے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم اس voucher scheme کے تحت اپنے سکولوں کا دائرہ کار بڑھا رہے ہیں اور اس وقت اللہ کے فضل سے پنجاب میں ہم 1.6 ملین بچوں کو اس سکیم کے ذریعے تعلیم دلوا رہے ہیں۔ اس سے پہلے یہ جہلم میں نہیں تھا تو اب جہلم میں بھی اس کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اب ہم PEF کے سکولز کو public private partnership کے ذریعے promote کر رہے ہیں اور دُور اُفتادہ علاقے جہاں پر ہمارے سکولز موجود نہیں تھے وہاں پر ہم PEF کے ذریعے ان سکولوں کو لے کر جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 2302 محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2549 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 2556 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: ڈی ای او ایجوکیشن میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2556: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دفتر ڈپٹی ڈی ای او (مردانہ) شاہپور ضلع سرگودھا میں کتنے کلرک کس کس وعہدہ گریڈ میں کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) جو کلرک عرصہ پانچ سال یا اس سے بھی زائد عرصہ سے اس دفتر میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دفتر میں عرصہ دراز سے تعینات ان ملازمین نے monopoly قائم کر رکھی ہے وہ اساتذہ کرام اور دیگر ملازمین کے جائز کام بھی بغیر رشوت نہیں کرتے؟

(د) کیا حکومت عرصہ دراز سے تعینات ان ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) دفتر ڈپٹی ڈی ای او (مردانہ) میں پانچ کلرکس کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ	تاریخ تعیناتی
محمد وارث	اسسٹنٹ	14	04-11-2013
محمد بخش	سینئر کلرک	09	21-10-2013
محمد حنیف	جونیئر کلرک	07	21-10-2013
ضیاء الحسنین شاہ	جونیئر کلرک	07	21-10-2013
محمد امین شاہ	جونیئر کلرک	07	09-12-2013

(ب) اس وقت کوئی بھی کلرک پانچ سال یا اس سے زائد عرصہ سے دفتر ہذا میں کام نہیں کر رہا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ تمام کلرکس اکتوبر، نومبر اور دسمبر2013 میں تعینات کئے گئے ہیں۔

(د) دفتر ہذا کے تمام کلرکس کا تبادلہ ستمبر2013 اور دسمبر2013 میں کر دیا گیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کلرکس کی posting and transfer کی کیا پالیسی ہے اور وہ ایک دفتر میں کتنے عرصہ تک رہ سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ویسے کوئی hard and fast rules نہیں ہیں لیکن اگر کسی ملازم کو ایک ہی دفتر میں تین سال سے اوپر عرصہ ہو جائے تو اُس کو ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے۔ اب ہم اپنے محکمہ کے اندر ایک working کر رہے ہیں جو completion کے قریب ہے اور

اس میں کئی جگہ پر شکایت ہوئی ہے کہ کئی لوگ کئی جگہوں پر کئی کئی سالوں سے بیٹھے ہوئے ہیں تو اس حوالہ سے ہم complete working کر رہے ہیں اور ہم اس پر پھر implement کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں اور انہوں نے خود ہی admit کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو کام ہم ای ڈی او (ایجوکیشن) یا منسٹر صاحب سے نہیں لے سکے وہی وہاں پر 15/10 سال سے ایک ہی سیٹ پر بیٹھے ہوئے وہ کلرک کر دیتے ہیں تو یہ مہربانی کر کے جو پالیسی بنانے جا رہے ہیں اُس میں ساہیوال ڈسٹرکٹ کو priority پر رکھ لیں اور اس پر کب تک implement کرا لیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کب تک اس پالیسی پر implement ہو جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں دو دن پہلے ان کے ڈسٹرکٹ میں موجود تھا وہاں پر بھی انہوں نے یہ سوال take up کیا تھا تو میں نے وہاں پر بھی بتایا تھا کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور ان کے genuine issues تھے کہ وہاں پر لوگ بڑی بڑی دیر سے بیٹھے ہیں تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب تب ہمارے گھر آئے تھے اور ہمارے مہمان تھے لیکن انہوں نے time frame اُدھر دیا ہے نہ ادھر دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ملک صاحب کی بات جائز ہے اس کے اوپر جتنا جلدی implement ہو سکے وہ کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم اس پر working کر رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ جلد ہی implement ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 2664 جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2665 بھی جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2678 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2775 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا کے سکولوں میں داخلہ مہم سے متعلقہ تفصیلات

*2775: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع سرگودھا میں داخلہ مہم کے نتیجے میں کتنے بچوں کو سکولوں میں داخل کروایا گیا اور کیا متعلقہ سکول بچوں کا اضافی بوجھ برداشت کر سکیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

ضلع سرگودھا میں داخلہ مہم کے نتیجے میں کل 2,23,723 بچوں کو سکولوں میں داخل کروایا گیا اور تمام متعلقہ سکول بچوں کا اضافی بوجھ برداشت کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے کہا ہے کہ 223723 بچوں کو سرگودھا کے سکولوں میں داخل کرایا گیا اور متعلقہ سکول بچوں کا اضافی بوجھ برداشت کر رہے ہیں۔ میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ اضافی بوجھ کی تفصیل کیا ہے اور میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر اتنی بڑی تعداد کا داخلہ ہوا ہے تو کیا اساتذہ کی تعیناتی بھی کی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اضافی بوجھ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سکولوں میں enrollment کا target رکھا تھا، جب ہم نے emergency enrollment drive شروع کی یا نافذ کی تو اس کے اندر ہم نے ہر ضلع کو target دیا تھا۔ میں مثال دوں گا کہ پچھلے سال 4.4 ملین پنجاب کا target رکھا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے اس سے پچھلے سال میں 3.4 ملین کا target تھا جس کو ہم نے 4 ملین سے achieve کیا تھا تو اضافی بچوں کو ہم سکولوں میں لائے تھے۔ اس کے پیچھے logic یہ ہے کہ 5 سے 9 سال کی عمر کے جو بچے سکول سے باہر ہیں اس پر پورے پنجاب میں surveys ہوئے کوئی survey بتاتا ہے کہ 24 لاکھ بچے سکولوں سے باہر ہیں، کوئی بتاتا ہے کہ 34 لاکھ بچے سکولوں

سے باہر ہیں تو ہم نے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کر کے ایک وژن کے مطابق کام شروع کیا کہ ہم ہر سال 0.8 ایک ملین زیادہ بچوں کو سکولوں کے اندر پچھلے سال سے زیادہ لائیں گے تو پھر اگلے دو تین سال کے اندر کوئی بھی 5 سے 9 سال کی عمر کا بچہ سکول سے باہر نہیں ہو گا۔ اگر ہم اس enrollment drive پر کام کر رہے ہیں اور سکولوں میں زیادہ بچوں کو لا رہے ہیں تو ظاہری بات ہے کہ پہلے بچوں پر گورنمنٹ کا جو بجٹ لگتا تھا وہ بجٹ اب بڑھ رہا ہے۔ ہم جو اضافی بچے اپنے سکولوں میں لے کر آتے ہیں تو ان پر کتابوں، ٹیچرز اور دوسری services کے حوالے سے cost آتی ہے۔ اس کے حساب سے ہم اساتذہ کی تعداد کو بھی بڑھا رہے ہیں اس لئے جو اضافی بچے سکولوں میں آتے ہیں ان پر آنے والے اخراجات کو ہم اضافی بوجھ کہتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا بچوں کی تعداد بڑھانے کے ساتھ اس کے مطابق اساتذہ کی تعداد بھی بڑھائی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کے مطابق اساتذہ کی بھرتی ہوئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جی، اساتذہ کی بھرتی ہو رہی ہے، ضلع سرگودھا میں 14310 اساتذہ ان بچوں کے لئے موجود ہیں اور وہاں جو student teacher ratio بنتی ہے وہ 131 کی بنتی ہے جبکہ سٹینڈرڈ 140 کا ہے۔ یہاں پر 131 بن رہی ہے جسے ہم مزید improve کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا آپ کی وساطت سے سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب ساتھ attachment کا title پڑھ کر سنا دیں۔ میں صرف یہ assess کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس کے اندر ایک لفظ سمجھ نہیں آ رہا اور title پڑھا نہیں جا رہا۔ ان کے پاس شاید بہتر کاپی آئی ہو۔ ہمیں جب اس قسم کی رپورٹ دی جا رہی ہے جس کے اندر آپ اس کا سر پیر ہی نہیں نکال سکتے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اب محکمانہ طور پر efficiency کی بات ہو رہی ہے تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو دیکھ لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف سردار وقاص حسن موکل
نے رپورٹ کی کاپی ایوان میں دکھائی)

جناب قائم مقام سپیکر: مؤکل صاحب!misprint بھی ہو جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کیاmisprint دونوںpages پر ہو جاتا ہے؟ انہوں نے present report کی ہے کہ اس پر سوال کیا جائے۔ اگر یہ پڑھی ہی نہیں جا رہی تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: مؤکل صاحب! سوالات آپ کے سامنے ہیں۔ مجھ سے تو پڑھا جا رہا ہے اب آپ سے نہیں پڑھا جا رہا۔ انہوں نے ضمنی سوال کیا ہے اب آپ بھی ضمنی سوال کر لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہ کاپی آپ کو بھیج رہا ہوں دیکھ لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف سردار وقاص حسن مؤکل
نے رپورٹ کی کاپی جناب قائم مقام سپیکر کو بھجوائی)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! لگتا ہے کہ مؤکل صاحب کو نئی عینک کے لئے نظر چیک کرانے کی ضرورت ہے۔ مجھ سے تو پڑھا جا رہا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے پھر زیادتی کی ہے کہ printing error والی کاپی اِدھر دے دی ہے۔ کیا آپ اس کا title پڑھ سکتے ہیں اور اس میں سے کسی line کو آپ پڑھ کر بتا سکتے ہیں؟ آپ ایمانداری سے بتا دیں۔ میں سوال کچھ نہیں کر رہا۔ محکمہ کی صرف چار آنے کی فوٹو کاپی کے اوپر بچت آ رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آئندہ احتیاط کی جائے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ acknowledge کر رہے ہیں تو صرف اتنی سی بات تھی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ان کا گلہ مجھ سے نہیں آپ سے بنتا ہے کیونکہ یہ printing اسمبلی سیکرٹریٹ کراتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ کاپی آپ کی طرف سے آتی ہے۔ (قہقہہ)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! کاپی ہماری طرف سے آتی ہے لیکن اگر اس طرح کی کوئی کمی ہو تو یہ بتا دیں ہم ان کو نئی کاپی فراہم کر دیں گے۔ میرے پاس جو کاپی ہے وہ بالکل

clear ہے۔ ہم یہی کاپی آپ کو فراہم کر دیتے لیکن آئندہ مستقبل میں ہم اس کا خیال بھی رکھیں گے کہ اس طرح نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مدیحہ رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2782 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2782: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کیا معیار مقرر کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا مقرر کردہ معیار پر پورا اترنے والے سکولز کو حکومت خود بخود اپ گریڈ کر دیتی ہے یا اس کے لئے کوئی درخواست دینی پڑتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت ضلع فیصل آباد میں کئی ایسے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں جو اپ گریڈ ہو سکتے ہیں اگر ہاں تو کیا حکومت ان کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر SO(Schools)4-18/2009 مورخہ 24-02-2009 کے تحت پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے جو معیار مقرر کیا ہے اس کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مقرر کردہ معیار پر پُورا اُترنے والے سکولز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے طلباء کی تعداد کی بنیاد پر prioritized لسٹ تیار کی جاتی ہے اور وسائل کی دستیابی پر ترتیب سے اپ گریڈیشن زیر غور لائی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! ضلع فیصل آباد میں کئی ایسے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز موجود ہیں جو حکومت کی طرف سے عائد کردہ شرائط کے مطابق اپ گریڈ ہو سکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوتے ہی ان سکولز کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں محکمہ کے جواب سے مطمئن ہوں مگر ایک request کروں گی کہ فیصل آباد میں اس وقت جتنے بھی سکول جو اپ گریڈ ہو سکتے ہیں اور وہ prioritized list میں شامل ہیں جو criterion کو بھی پورا کرتے ہیں۔ مجھے kindly اس list کی کاپی فراہم کی جائے اور ان سکولوں کو جلد از جلد اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کے توسط سے وزیر سکولز ایجوکیشن سے ایک اور request کرنا چاہوں گی کہ کچھ دن پہلے میں نے گجرات میں ایک سکول ڈھل کاہلوں میں visit کیا جہاں 400 کے قریب بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں مگر وہ سکول ابھی تک اپ گریڈ نہیں ہوا اور پچھلے تین سالوں سے اس سکول کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گی کہ جیسا کہ ہمارا وژن "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" ہے تو اس حوالے سے میں request کروں گی کہ kindly آپ اس کو ضرور personally check کریں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ منسٹر صاحب! یہ note کر لیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 2783 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سرکاری سکولوں کی مسنگ فیسلیٹیز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2783: **محترمہ مدیحہ رانا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز کی فراہمی کے لئے فنڈز حکومت پنجاب کی طرف سے ضلعی حکومتوں کے اکاؤنٹ۔IV میں منتقل کئے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع فیصل آباد کو سال 13۔2012 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور یہ فنڈز کہاں کہاں خرچ کئے گئے، تفصیلاً بیان کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد محکمہ تعلیم کو سال 13-2012 میں 95.995 ملین روپے کے فنڈز جاری کئے گئے۔ خرچ شدہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (اے، بی، سی اور ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! سب سکولوں کو جب برابر کے فنڈز دیئے جاتے ہیں تو وہ سکول جہاں missing facilities ہیں تو وہ متاثر ہوتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سکولوں میں ضرورت کے مطابق فنڈز کا اجراء کیوں نہیں کیا جاتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہماری missing facilities پر باقاعدہ ایک working ہے اس کے مطابق جو جو آتا ہے اس کے حساب سے فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ اس کے اندر متعلقہ ای ڈی او، متعلقہ ڈی سی او کام کرتے ہیں۔ ہم نے اب یہ بھی کر دیا ہے کہ جو ماہانہ DCC ہوتی ہے اس کے اندر بھی ایجوکیشن کو make sure کیا ہے کہ وہاں پر ان issues کو بھی take up کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہاں جہاں سے demands آتی ہیں ہم ان missing facilities کو پورا بھی کر رہے ہیں اور ان پر proper monitoring بھی ساتھ چل رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2808 محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1287 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تفصیلات

*1287: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنے گرلز و بوائز ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ب) اپ گریڈ کرنے کی وجہ سے مذکورہ سکولوں میں سٹاف کی جو کمی ہوئی، کیا اس کو پورا کر دیا گیا ہے؟

(ج) نئی create کی جانے والی اسامیوں میں سے کتنی اور کون کون سی اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران آٹھ بوائز اور سات گرلز ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کر کے ہائر سیکنڈری سکولز کا درجہ دیا گیا۔

(ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن اور پروموشن کوٹا کے ذریعے اپ گریڈ کئے گئے ہائر سیکنڈری سکولز میں ایس ایس / ایس ایس ایس اساتذہ کی تعیناتی کر دی گئی ہے البتہ چند اسامیاں خالی ہیں انہیں بھی نئی بھرتی یا محکمانہ ترقی پانے والے اساتذہ کے ذریعے پُر کر دیا جائے گا

(ج) کل create کی جانے والی 127 اسامیوں میں سے 68 اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے آئندہ نئی بھرتی ہونے پر 59 خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ضلع راولپنڈی میں کیا آنے والے وقت میں بھی محکمہ سکولز ایجوکیشن طالبات کے لئے ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بالکل رکھتا ہے۔ ہمارا اپ گریڈیشن کا جو process ہے اس کا باقاعدہ ایک criterion ہے جس کو ہم follow کرتے ہیں اور جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں پر ہم سکولوں کو اپ گریڈ کریں گے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ 127 اسامیوں میں سے 68 اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو چکی ہے اور 59 خالی ہیں۔ ان 59 اسامیوں پر بھرتی کب تک مکمل ہو جائے گی؟ اس کے علاوہ دور دراز علاقوں میں اساتذہ کی تعیناتی ہوتی ہے وہ وہاں نہیں جاتے اور وہ اسامیاں خالی رہ جاتی ہیں ان کو کیسے پُر کیا جاتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں پہلے بھی ایک سوال کے جواب میں بتا چکا ہوں کہ یہ ایک ongoing process ہے جس طرح job vacancies create ہوتی ہیں تو اس کے حساب سے ہم پُر کر رہے ہیں۔ ہمارا وژن یہی ہے کہ ہم اگلے ایک سے دو سال میں ان تمام اسامیوں کو پُر کر لیں گے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، باؤ صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! کل ایک سینئر صحافی اسد ساہی دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے ایوان میں فاتحہ خوانی کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جیسے ہی وقفہ سوالات ختم ہو گا فاتحہ خوانی کروا لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1457 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1457 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے شیخ علاؤالدین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: سکولوں کی زیر تعمیر عمارات کی تفصیلات

*1457: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں کی عمارات اس وقت زیر تعمیر ہیں اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

(ب) ان عمارات کی تعمیر کب شروع کی گئی، ان کی مدت تکمیل اور تخمینہ لاگت کیا تھی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ قصور کی رپورٹ کے مطابق ضلع قصور میں 51 پرائمری، مڈل، ہائی سکولز کی عمارات زیر تعمیر تھیں جن کی تکمیل ہو چکی ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان عمارات کی تعمیر مئی2012 سے شروع ہوئی اور دسمبر2013 کے عرصہ کے دوران مکمل ہوئیں۔ تخمینہ لاگت 242.581 ملین رہا تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Approved + Expenditure
242.581 300.486

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ سوال ہے کہ ضلع قصور میں کل کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی عمارات اس وقت زیر تعمیر ہیں اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی۔ اس کا جواب ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ قصور کی رپورٹ کے مطابق ضلع قصور میں 51 پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی عمارات زیر تعمیر تھیں جن کی تکمیل ہو چکی ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں I tried to find out کہ 2014-15 کی کوئی تفصیل ہو جو لسٹ دی گئی ہے صفحہ نمبر 1 پر 2011-12 کی ongoing ہے۔ 2013-14 کی missing facilities کی دی گئی ہے جو پوچھی ہی نہیں گئی۔

جناب سپیکر! 2013-14 کی missing facilities کی تفصیل دی گئی ہے جو کہ پوچھی ہی نہیں گئی۔ "and so on" provision of missing facilities in school in district Kasur 2013-14 یہ تو نئی عمارات کے متعلق سوال پوچھا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان میں annexure کے طور پر دی گئی ہے وہ 2011-12 کی ongoing schemes میں سے دی گئی ہے اور اس میں ایک pertinent بات یہ ہے کہ جن سکولوں کا new schemes کے طور پر ذکر کیا گیا ہے روشن بھلہ ایک سکول ہے جو کہ notoriously famous for some odd reasons ہے وہ ایک سابقہ چیف سیکرٹری صاحب کا گاؤں تھا اور وہاں پر جو کسی ڈسٹرکٹ level پر facilities ہونی چاہئیں تھیں اس دیہات میں چلی گئیں وہ ایک علیحدہ بحث ہے، اُس کی تفصیل بھی غلط provide کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ submission ہوگی before going on to any other details in this کہ آپ جو ruling دیتے ہیں وہ ruling by virtue of all the peoples sitting here چاہے کوئی ممبر اسمبلی، منسٹر یا officer box میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں سپیکر کی ruling binding ہے۔ اس binding کو اگر کوئی obey نہیں کرتا تو یہ breach of privilege ہے اور یہ breach of privilege آج صبح سے تین دفعہ

commitہوتی ہم نے دیکھ لی ہے۔ جس دن آپ نے یہ rulingدی میں ایوان میں موجود تھا کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں گے اس کا administrative head officer boxمیں ہوگا ہم نے آپ کی ستائش کی تھی۔ ہم نے کہا کہ آپ کا جو حکم ہے یہ تن من سے مانا جانا چاہئے اور اس کی obedience parliamentary oversightکا ایک وسیلہ بنے گی۔ آج on the very next dayیہ جمعہ والے دن کی آپ کی rulingتھی اور آج سوموار کو یہ House sittingمیں ہے and order is not obeyedیہاں پر 2011-12کا جواب دیا جا رہا ہے جبکہ میں 2014-15 میں سوال پوچھ رہا ہوں۔ 2015کا financial yearختم ہو کر 2016 میں جانے کو تیار ہے تو کیا اس کا مطلب میں یہ لوں کہ 2012 سے لے کر 2016 تک کوئی نیا سکول نہیں بنا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! میری بات سنیں میں نے بالکل جمعہ والے دن یہ بات کی تھی اور منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے وہ بھی ٹھیک ہے۔ یہ میں آپ کو پھر بتاؤں گا کیونکہ آج کسی اور محکمے کا question dayتھا لیکن اُن کی کوئی requestآئی تھی جس وجہ سے ہم نے آج یہ سکولز ایجوکیشن کو شامل کیا تھا اور ان کا ایک schedule programmeبنا ہوا تھا جس وجہ سے میں نے آج کوئی بات نہیں کی۔ میری بات سنیں منسٹر صاحب خود یہاں پر موجود ہیں۔ جہاں تک اگلی بات ہے اس کا جواب منسٹر صاحب دے دیں۔ میں آپ کو assureکرواتا ہوں کہ بغیر کسی solid reasonکے اگر secretariesیہاں پر موجود نہیں ہوں گے تو پھر اس دن Question Hourنہیں ہوگا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب سے جواب لے لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو منسٹر صاحبان ہوتے ہیں وہ بھی اس august Houseکا حصہ ہوتے ہیں اور یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس ایوان کی تکریم اور عزت میں اضافہ کروائیں۔ یہاں پر سیکرٹری صاحبان کی بھی بات ہوئی۔ پہلی بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میں خود بھی جب اس Chairپر بیٹھتا رہا ہوں تو میرا بھی یہی focusرہا ہے اور میرا ابھی یہ ماننا ہے کہ جو executiveہے وہ اس honourable Chairاور اس ایوان کے تابع ہے۔ اس ایوان کے تابع ہو کر جب تک وہ کام نہیں کرے گی تب تک deliverance and governanceبہتر نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے پہلے بھیexplainکیا ہے کہ ہماراalreadyایکschedule بنا ہوا تھااور آج ہمارا question dayنہیں تھااس کو آپ نے بھیexplainکر دیا ہے اگر ہمارا دن مقرر ہوتا تو اس دن چاہے جو کچھ مرضی ہوتا میرے سیکرٹری صاحب نے یہاں پر موجود ہونا تھا۔ ہمیں اس وقت ایجوکیشن میں بہت زیادہchallengesکا سامنا ہے اور جس طرح کاroad mapہم لے کر چل رہے ہیں ہماری ٹیمیںon ground 24/7موجود ہوتی ہیں۔ ہم اپنےsystemکوdecentralizeکر رہے ہیں۔ ہمdistrict wiseاس کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔ میں خود آپ کے علاقے راجن پور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، ملتان اور ساہیوال سے ہوتا ہوا کل لاہور پہنچا ہوں اور اگلے ہفتے اسی طرح میں نادرن پنجاب کی طرف نکل رہا ہوں ہمAEO,MEOکے ذریعےmonitoring کر رہے ہیں اورrobustقسم کا ایک سسٹم لے کر آ رہے ہیں جس میں ہم مزید چار ہزارAEOکی بھرتی کر رہے ہیں۔ پہلے ان کے پاس ہزارAEOہیں اگرaverageدیکھیں تو50کے قریب سکولوں پر ایک AEOتھا لیکن اب ہم دس سے پندرہ سکولوں پر ایکAEOکر رہے ہیں۔ اس کوproper tablet دے رہے ہیں اس نےdailyکاdata submitاورtransmitکرنا ہے تو ہم اپنے آپ کو خود accountableبنا رہے ہیں آپ اس بات کو ضرورappreciateکریں کیونکہ آج پہلی دفعہ حکومت اور ہم خود کو احتساب کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ وہdataجو اکٹھا ہوتا ہے۔ وہ خالی ایکdataنہیں ہےEDO,DCOکا علیحدہdataہے،MEO,AEOکا علیحدہdataہے، پھر جوorganizations ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں ان کا علیحدہdataہے اور پھر ہم اس کو اکٹھا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہ کہتا ہوں کہ ہم اس مقصد کی طرف جا رہے ہیں جہاں پر ہم اس پنجاب کے بچے بچے کو کتاب اور تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس راستے پر چل رہے ہیں جہاں پر ہم نے یہ نعرہ لگایا ہے کہ "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" یہsloganوہslogan ہے جس کو ہم نے اپنے محترمparliamentariansکے ساتھ مل کرimplementکرنا ہے اور آخری بات میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے خود ایک سکولadoptکر کے آغاز کیا ہے کہ تمام parliamentariansاپنے اپنے حلقے میں سکولadoptکریں اور ان سکولوں کی حالتوں کے خود ذمے دار بنیں کیونکہ وہ بچے آپ کے بچے ہیں۔ گورنمنٹ سکولز میں پاکستان کا کل پرورش پا رہا ہے انہوں نے آگے آنا ہے تو اس کے لئے میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان سے بھی گزارش کروں گا کہ ہم سب

مل کر اس میں حصہ ڈالیں اور جہاں جہاں پر کمیاں ہیں ان کی نشاندہی کریں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کی نشاندہی پر action بھی لیں گے اور وہاں پر بہتری بھی لے کر آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بھی بتادیں کہ قصور میں ابھی نئے سکول نہیں بنائے گئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے already data provide کیا ہوا ہے۔ پوری تفصیل ان کے ہاتھ میں ہے کہ 2013 میں ہم نے جو کام شروع کیا ہے وہ بھی ہے اور جو سکول ongoing process میں چل رہے ہیں ان کا بھی complete data موجود ہے۔ جہاں پر نئے سکولوں کی ضرورت ہے ہم ابھی discourage کر رہے ہیں کہ حکومت پنجاب خود بنائے کیونکہ وہ ہم PEF کے ساتھ مل کر پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ میں ان سکولوں کو بنا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یعنی آپ نئے سکول نہیں بنا رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Why I am stressing upon this. مجھے رانا مشہود خان کی Personal capacity I can always apprise him he is a good parliamentarian good minister he is delivering good we can seem going around in all districts

ہم خود اس کے عینی شاہد ہیں کہ یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ میرا جھگڑا صرف parliamentary oversight ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! میں نے آپ کو بتا تو دیا ہے بہتر ہے کہ آپ اسی پر آجائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف دو منٹ دے دیں، میں direct اسی پر آرہا ہوں۔ میری تمہید اس لئے ہے کہ میں اپنا مدعا بیان کر سکوں اگر میں آپ کے سامنے اپنی تمہید نہیں دوں گا تو میں بات نہیں کر پاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! نہیں، نہیں بتائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مقصد یہ ہے کہ معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے بہت pertinent question کیا تھا. and department was bound to answer that question. سوال ان کا یہ تھا کہ کتنے نئے مڈل پرائمری سکولز ڈسٹرکٹ قصور میں construct ہو رہے ہیں؟ اس کا جواب annexure(a) میں دیا گیا ہے کہ وہ relevant to somehow is not جواب ہی

نہیں ہے۔ انہوں نے missing facilities کی تفصیل دے دی جو کہ معزز ممبر نے پوچھی ہی نہیں ہے اور میں ان کے behalf پر پوچھ رہا ہوں۔ یہ 12-2011 کی تفصیل دے رہے ہیں جبکہ میں 15-2014 میں سوال پوچھ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! نئے سکول نہیں بنے ہیں اس میں missing facility دی گئی ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نئے سکول بن رہے ہیں میرے حلقے میں بھی بن رہے ہیں منسٹر صاحب درست جواب نہیں دے رہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! already جو سکول ہم نے approve کئے تھے وہ تو بن رہے ہیں یہ 2013 کے سکولوں کی بات کر رہے ہیں جو کہ شروع ہو چکے ہیں جن کو ہم complete کر رہے ہیں۔ نئے سکولوں میں ہماری پالیسی یہ ہے کہ جہاں جہاں پر ضرورت ہے وہاں پر ہم سکول بنائیں گے۔ کچھ ایسے remote areas ہیں جہاں پر سکول پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ میں نہیں بن سکتے وہاں پر حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت بالکل بنائے گی۔ مثال کے طور پر میں آپ سے share کرنا چاہوں گا کہ جب دو دن پہلے میں راجن پور میں تھا تو وہاں پر hill torrents جو کہ آپ کو بھی پتا ہے کہ بہت بڑا issue ہے وہ لوگ جو travel کر جاتے ہیں تو ہم وہاں پر mobile schools کو لے کر آرہے ہیں۔ ہم اب out of box solution کی طرف بھی جا رہے ہیں، ہم بے تحاشا innovation کو لے کر آرہے ہیں اور interventions کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ out of school سارے بچے سکولوں میں آئیں تو اس میں جو ideas ان کے ذہن میں ہیں جہاں پر یہ سمجھتے ہیں کہ بہت زیادہ ضرورت ہے جہاں پر private parties نہیں جا سکتیں اس کو یہ بالکل identify کریں ہم وہاں پر ان کو سکول بنا کر دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہم ان تمام اقدامات کی تعریف بھی کرتے ہیں اور ہم اس کے followers ہیں مگر letter and spirit of them جو وزیراعلیٰ کا vision ہے that is a beautiful model. یہ ایک brand بن گئے ہیں جس کو دوسرے صوبوں والے follow کر رہے ہیں۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ جب ان کا ڈیپارٹمنٹ اسمبلی کے اندر جواب دیتے ہوئے غلط جواب دے تو Minister shouldn't defend the department on the floor. آپ اس کے جج ہیں اور میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ یہ on record ہے۔ سوال یہ ہے کہ نئے سکول بن

رہے ہیں یا نہیں؟ میرے حلقے کے اندرsuburbs of the Lahoreکم و بیش پانچ سے چھ سکول نئے بن رہے ہیں جن کا اس میں ذکر ہی نہیں ہے لہٰذا میں کیسے مانوں کہ یہ جواب درست ہے؟ The department should be taken after the sessionاور منسٹر صاحب اپنے سیکرٹری کو بلائیں۔ یہ غلط جواب ہے جس سے میرا یہاں استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ کاvisionسر آنکھوں پر لیکن اس ایوان کو تو صحیح طریقے سے جواب دئیے جائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں دو چیزیںexplainکرنا چاہوں گا۔ اگر آپ سوال پڑھیں تو پوچھا گیا ہے کہ ضلع قصور میں کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں کی عمارات اس وقت زیر تعمیر ہیں اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟ اس میں نئے سکولوں کی بات نہیں ہے بلکہ سکول زیر تعمیر ہیں جس میںdangerous buildingsبھی آ جاتی ہیں اورongoingبھی ہیں۔ جو سکول نئے شروع ہوئے تھے ان کا بھی بتا دیا ہے اورdangerous buildingsکے اوپر تعمیر کر رہے ہیں یا جوmissing facilitiesہیں وہ بھی دے رہے ہیں۔ یہ کوئیspecificسوال نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم نے تفصیلی جواب دے دیا ہے۔ ملک صاحب میرے بہت ہی محترم دوست ہیں اور ہمیشہ ان کی گفتگو بڑیto the pointہوتی ہے بلکہ یہlegal pointsبھیraiseکرتے ہیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں سوالات پر جبbriefingلے رہا تھا تو مجھے اس میں کمیاں نظر آئیں جس پر میں نے سات ای ڈی اوز کوshow cause noticeجاری کیا ہے اور دو اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کوsuspendکیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ایوان کے سامنے بالکل سچ رکھنا چاہئے اور میں نےalreadyاس پر کارروائی کر دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر1623ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔

MR EHSAN RIAZ FATYANA: On her behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ سوال نہیں کر سکتے کیونکہ آپ دو سوالalreadyکر چکے ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1624بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1707ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سےrequestکروں گی کہ جز(ب)کا جواب ذرا پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا وہ پورا جواب پڑھ دیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر جواب میں کوئی issue ہے تو یہ بتا دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! صرف جز (ب) کے بارے کہا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جز (ب) کا بڑا تفصیلی جواب ہے۔ اس میں ضلع لاہور کی اسامیوں کی تفصیل اور ضلع خانیوال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ابھی دوسرے لوگوں کے بھی سوال ہیں۔ اگر آپ کو اس میں کوئی ایسی figure نظر آئی ہے تو point out کر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! باقی لوگ موجود نہیں ہیں لیکن جو موجود ہیں اُن کا تو کم از کم جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، موجود ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اکثر ممبران موجود نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اِدھر ہی ہیں۔ آپ اس میں کوئی ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: چلیں، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ای ڈی او ایجوکیشن آفس لاہور اور خانیوال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1707: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او ایجوکیشن لاہور اور خانیوال میں اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک، سینئر کلرک اور جونیئر کلرک کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) ان اضلاع میں ان کیڈرز کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہوئی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان اضلاع میں پروموشن کوٹا کی اسامیاں ہیڈ کلرک / اسسٹنٹ، سینئر کلرک کی کب سے خالی ہیں اور ان پر اہل ملازمین کی پروموشن نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اضلاع میں جن جن ملازمین کی پروموشن due ہے ان کو پرموٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او(ایجوکیشن)لاہور اور خانیوال کے آفس میں اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک اور سینئر کلرک اور جونیئر کلرک کی منظور شدہ اسامیاں درج ذیل ہیں۔

	اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک	سینئر کلرک	جونیئر کلرک
ضلع لاہور	10	8	5
ضلع خانیوال	6	3	6

(ب) ضلع لاہور میں ان اسامیوں کی تفصیل:

ضلع لاہور میں اسسٹنٹ، ہیڈ کلرک کی 12 جونیئر کلرک کی20اسامیاں اور سینئر کلرک کی8 اسامیاں تقریباً ایک سال سے اور 13اسامیاں2ماہ سے خالی پڑی ہیں۔ ہیڈ کلرک کی12اسامیاں ڈائریکٹ کوٹا کی ہیں جو کہ بھرتی پر پابندی کی وجہ سے خالی ہیں۔ سینئر کلرک کی اسامیوں کو ضلع میں کام کرنے والے جونیئر کلرک کی پروموشن کے ذریعے پُر کیا جاتا ہے۔ ملازمین جن کی پروموشن due تھی اُن کی سالانہ PER اور دوسرے کاغذات جو کہ پروموشن کے لئے ضروری ہوتے ہیں نامکمل ہونے کی وجہ سے پروموشن نہ کی جاسکی۔ تاہم ان کے کاغذات مکمل ہوتے ہی ان کی جلد از جلد پروموشن کر دی جائے گی جبکہ ضلع میں خالی جونیئر کلرک کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے جنوری 2014 میں امیدواران کا ٹائپنگ ٹیسٹ لیا گیا لیکن مطلوبہ معیار پر پورا نہ اُترنے کی وجہ سے یہ اسامیاں پُر نہ کی جاسکیں۔ تاہم ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اُمیدواران کا دوبارہ ٹیسٹ لیا جائے گا۔

ضلع خانیوال میں اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک ان کیڈرز کی اسامیوں کی تفصیل:

اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک فریش کوٹا تین: یہ پوسٹیں 09.09.13، 30.09.13، 14.01.14 سے بوجہ پروموشن سپرنٹنڈنٹ اور ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہیں گورنمنٹ کی جانب سے فریش ریکروٹمنٹ پر پابندی عائد ہے پابندی ختم ہونے کے بعد بذریعہ اشتہار رولز / پالیسی کے مطابق پُر کی جائیں گی۔

پروموشن کوٹا اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک تین: یہ پوسٹیں بوجہ پروموشن بطور سپرنٹنڈنٹ /ریٹائرمنٹ 24.06.14,04.08.14 اور 28.03.14 کو خالی ہوئی ہیں ان کے کیسز منگوانے کے لئے لیٹر نمبر 8102 مورخہ 09.08.14 کے تحت لکھا جاچکا ہے۔

سینئر کلرک پروموشن کوٹا چار: یہ پوسٹیں 28.03.14 سے اسسٹنٹ کی خالی ہوئی ہیں ان خالی پوسٹوں پر پروموشن کے لئے مورخہ 21.08.14 کو DPC نمبر 2 کی میٹنگ ہوئی اور ان پوسٹوں میں سے تین پر جونیئر کلرکوں کی مورخہ 23.08.13 سے خالی بطور سینئر کلرک پروموشن ہو چکی ہے جبکہ ایک پروموشن کیس بوجہ نئے اے سی آر فارم ڈیفر کر دیا گیا ہے۔

جونیئر کلرک 42: یہ اسامیاں بوجہ اپ گریڈیشن سکولز 2011 اور ریٹائرمنٹ / پروموشن کی وجہ سے 2013 کو خالی ہوئی تھیں زیر قوانین A۔17 کے تحت اُمیدواران کا مورخہ 03.06.14 کو کمپیوٹر ٹیسٹ لیا تھا کامیاب سات اُمیدواران کی 07.07.14 کو بطور جونیئر کلرک تقرری کر دی گئی ہے اب 35 اسامیاں بقایا ہیں درجہ چہارم ملازمین کی ان سروس پروموشن کوٹا 20 فیصد کے لئے کمپیوٹر / ٹائپنگ ٹیسٹ کے لئے مورخہ 24.09.14 کی تاریخ مقرر کی گئی ہے اور باقی اوپن میرٹ کی بھرتی پر گورنمنٹ کی طرف سے پابندی عائد ہونے کی وجہ سے پراسس نہ ہو سکتا ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں ہیڈ کلرک کی پروموشن کوٹا کی کوئی اسامی نہ ہے۔ سینئر کلرک کی 23 اسامیاں خالی ہیں جن کو اُن ملازمین جن کی پروموشن due ہے ان کی سالانہ PER اور دوسرے کاغذات جو پروموشن کے لئے ضروری ہوتے ہیں ان کے مکمل ہونے پر پروموٹ کر دیا جائے گا۔

ضلع خانیوال میں پروموشن کوٹا کے لئے اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک 28.03.14, 24.06.14,04.08.14 سے خالی ہیں ان پوسٹوں پر میرٹ / سنیارٹی کے مطابق پروموشن کے لئے لیٹر نمبر 8102 مورخہ 09.08.14 کے تحت کیسز منگوائے ہوئے ہیں موصول ہونے کے بعد پروموشن کر دی جائے گی۔

(د) ملازمین درجہ چہارم کی پروموشن کے لئے کمپیوٹر / ٹائپنگ ٹیسٹ کے لئے 24.09.14 کی تاریخ مقرر کی ہے اور اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک کے لئے پروموشن کیسز حاصل کرنے کے لئے مراسلہ نمبر 8102 مورخہ 09.08.14 کے تحت تحریر کیا جا چکا ہے۔ موصول ہونے کے بعد پروموشن کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اسسٹنٹ اور ہیڈ کلرک کی پروموشن کے لئے لیٹر لکھے ہیں اور ان کے cases منگوائے ہیں۔ محکمے کی طرف سے جو لیٹر لکھا گیا تھا اگر اس کی date بھی دیکھی جائے تو اس کو سات ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔

میں منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ سات ماہ گزرنے کے بعد بھی آج تک ان کی پروموشن نہیں ہوئی تو اس کے بارے میں محکمہ کا کیا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ بھی ایک ongoing process ہوتا ہے۔ درجہ چہارم ملازمین کی بطور جونیئر کلرک کے لئے in service پروموشن 20 فیصد کوٹا کے تحت 24-09-14 کو ٹیسٹ ہوا تھا جن میں گیارہ ملازمین کو بطور جونیئر کلرک promote کر دیا گیا تھا اور 21-01-15 کو ان میں سے آٹھ ملازمین کو تقرری بھی مل چکی ہے۔ چونکہ open merit پر بھرتی پر اس وقت پابندی ہے تو باقی سولہ لوگوں کی بھرتی پابندی ختم ہونے کے بعد حسبِ ضابطہ کر دی جائے گی۔ پہلے جو لوگ بطور اسسٹنٹ اور سینئر کلرک promote ہوئے ہیں وہ قانون 17-A کے تحت ملازمین کے کوٹے میں ہوئے ہیں۔ میں نے اس حوالے سے overall بتا دیا ہے۔ DPC ہر سال ہوتی ہے اور باقی جہاں پر ابھی تک بھرتی نہیں ہو سکی وہاں پر پابندی ہے اور جیسے ہی پابندی ہٹے گی تو ہم بھرتی کر دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سالانہ PER کسی بھی سکیل میں پروموشن کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی تک ان کے پاس جتنے cases ہیں جن کو آپ نے PER مکمل نہ ہونے کی وجہ سے promote نہیں کیا اُن کا اس وقت کیا status ہے، اُن کو کب promote کریں گے اور PER مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس میں اسسٹنٹ اور سینئر کلرک کی پوسٹ خالی ہے جس کے لئے ابھی تک DPC کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ پہلے DPC رکھی گئی تھی لیکن وہاں پر کچھ issues آ گئے جس کی وجہ سے میٹنگ نہیں ہو سکی۔ پہلے 26-01-15 کی تاریخ مقرر کی گئی تھی پھر 18-02-15 رکھی گئی، اب نئی تاریخ مقرر کی جا رہی ہے اور جلد ہی اس process کو complete کر لیا جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) کی بات کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ PER مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک promotions delay کا شکار ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے بھی اسی کا ذکر کیا ہے کہ DPC چونکہ نہیں ہو سکی اس لئے یہ promotions pending ہیں۔ دو دفعہ اس کی date رکھی گئی تھی مگر اُس وقت کچھ issues آئے تھے لیکن اب ہم نئی date مقرر کر رہے ہیں۔ یہ میٹنگ ڈی سی او صاحب نے کرنی ہوتی ہے جن کو ہم نے کہہ دیا ہے اور جلد ہی یہ میٹنگ کروا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1741 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں وقفہ سوالات کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع لاہور: پراجیکٹ سبجیکٹ سپیشلسٹ کو ریگولر کرنے کی تفصیلات

*1395: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 13-2012 میں ضلع لاہور میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے تحت محکمہ تعلیم نے کنٹریکٹ ملازمین اساتذہ کو کب اور کس نوٹیفکیشن کے ذریعے مستقل کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے ذیلی ادارے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سال 07-2006 میں بھرتی ہونے والے پراجیکٹ سبجیکٹ سپیشلسٹ کو ابھی تک مستقل نہیں کیا گیا؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ملازمین کو مستقل نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ دفتر ای ڈی او (ایجوکیشن) لاہور نے ایسے تمام کنٹریکٹ ملازمین جن کا تقرر 2011-09-10 سے پہلے ہوا تھا اور مذکورہ تقرر کا اشتہار اسامی 2009-10-19 سے

پہلے شائع ہوا تھا ان کی مستقلی کا مرحلہ چلایا اور مستقل کر دیا گیا تھا۔ حکومت پنجاب سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبرS.O(SE-III)2-16/2007 بتاریخ11۔09۔10 کی شرائط و ضوابط کے تحت کنٹریکٹ ملازمین و ایجوکیٹرز کو مستقل کیا گیا ہے۔ تاہم جن ملازمین کا سروس ریکارڈ و تقرری کا ریکارڈ دستیاب نہ تھا ان کے مطلوبہ ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے بعد انہیں مورخہ 11۔09۔10 سے مستقل کیا جا رہا ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (PEF) ایکٹ 2004 کی دفعہ (8)5 کے مطابق PEF کا بورڈ ملازمین کی تعیناتی اور ان کی ملازمت کی شرائط و قیود طے کرنے کا مجاز ہے جبکہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (کنٹریکٹ ملازمت) رولز2005 کے رول (2-a)"کنٹریکٹ ملازمین کے شرائط وقیود"(کنٹریکٹ ملازمت)6 کے مطابق ایسی تعیناتی مستقل ملازمت کا حق نہیں دلا سکے گی۔ مزید برآں PEF میں کنٹریکٹ ملازمین کو مارکیٹ بیسڈ تنخواہیں دی جاتی ہیں جو سرکاری سکیلز سے مختلف ہیں۔ اس کی وجہ ان ملازمتوں کے لئے ضروری مہارت اور تجربہ کے حامل افراد کو پرائیویٹ سیکٹر سے لیا جانا ہے جو مارکیٹ سے کم تنخواہ پر PEF میں ملازمت اختیار نہیں کرنا چاہیں گے۔

لاہور: گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*1396: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ لاہور میں سال 2012۔13 میں کل کتنے ہال / کمرے تیار کئے گئے نیز ان کی تیاری کے لئے کس کو ٹھیکہ دیا گیا اور کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 میں متذکرہ سکول کی چار دیواری جو پہلے موجود تھی کو گرا کر نئے سرے سے بنوایا گیا کیوں، اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ لاہور سال13-2012 میں چار کلاس رومز مع برآمدہ تعمیر کئے گئے۔ اس کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز خان کنسٹرکشن کو دیا گیا اور اس پر کل 6.00 ملین رقم خرچ کی گئی۔

(ب) سال 2013 میں مذکورہ سکول کی چار دیواری کا وہ حصہ جو خستہ حال اور خطرناک تھا صرف اسی حصہ کو گرا کر دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا کے سکولوں کو فنڈز کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*1584: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کی حدود میں آنے والے تمام پرائمری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں (بوائز و گرلز) میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان فنڈز سے کتنے سکولوں کا فرنیچر، عمارات کی مرمت پر خرچ کئے گئے، سکول وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ان فنڈز سے کتنے سکولوں کے بیت الخلاء اور عمارات کی توسیع پر خرچ کئے گئے، سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کتنے سکول ایسے ہیں جن میں ابھی تک مسنگ فیسلیٹیز کو پورا نہیں کیا گیا۔ ان سکولوں کے نام و مقام اور ان میں کب تک یہ سہولیات فراہم کر دی جائیں گی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کی حدود میں آنے والے تمام پرائمری، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں (بوائز و گرلز) میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 52 سکولوں میں 107.719 ملین روپے کے ترقیاتی فنڈز فراہم کئے گئے۔ سال وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جز (الف) کی موجودگی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جز(الف) کی موجودگی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں 15 سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز کی کمی ہے اور حکومت پنجاب کی جانب سے مسنگ فیسلیٹیز و دیگر ضروریات کی فراہمی کے لئے ان سکولوں کو فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں۔ سکولوں کی لسٹ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: پی پی-194 میں تعلیم کے منصوبہ جات کی منظوری کی تفصیلات

*678: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پانچ پچھلے سالوں کے دوران پی پی-194 ملتان میں سکولز ایجوکیشن کے لئے کتنے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو ابھی تک مکمل نہ ہوئے ہیں، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل کے لئے محکمہ کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، آگاہ کریں؟

(د) ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے ذمہ دار افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر نہیں تو کیوں اور ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-194 میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 42 سکولوں میں missing facilities مہیا کی گئیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

سکول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
ہائی	4	9	13
مڈل	2	2	04
پرائمری	3	22	25
میزان	9	33	42

پی پی-194 میں 11 سکولز اپ گریڈ کئے گئے جن میں 4 مڈل سکولوں کو ہائی اور 7 پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکولز	بوائز	گرلز	ٹوٹل
مڈل سے ہائی	2	2	4
پرائمری سے مڈل	1	6	7
میزان	3	8	11

جن سکولوں میں missing facilities مہیا کی گئیں اور اپ گریڈ کیا گیا ان کی سال وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں کوئی ایسا منصوبہ نہیں جو مکمل نہ ہوا ہو۔ یہ منصوبے 2009 تا 2011 کے دوران شروع کئے گئے ان کی مدت تکمیل کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام منصوبہ جات کی تکمیل بروقت ہو چکی ہے۔

(د) کسی منصوبے میں تاخیر نہ ہوئی ہے لہٰذا کسی آفیسر کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

ملتان: پی پی-195 میں تعلیم کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*688: جناب جاوید اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-195 ملتان میں سکولز ایجوکیشن کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سال وار آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو ابھی تک مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) ان میں سے جو منصوبہ جات بروقت مکمل نہ ہو سکے، اس کی وجوہات و تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-195 ملتان میں گزشتہ 5 سالوں کے دوران 34 سکولوں میں missing facilities مہیا کی گئیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

سکول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
ہائی	8	6	14
مڈل	4	6	10
پرائمری	3	7	10
میزان	15	19	34

پی پی-195 میں پانچ سکولز اپ گریڈ کئے گئے جن میں سے چار مڈل سکولوں کو ہائی اور ایک پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکولز	بوائز	گرلز	ٹوٹل
مڈل سے ہائی	2	2	4
پرائمری سے مڈل	0	1	1
میزان	2	3	5

جن سکولوں میں missing facilities مہیا کی گئیں اور اپ گریڈ کیا گیا ان کی سال وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:-

(ب) ان میں کوئی ایسا منصوبہ نہیں جو مکمل نہ ہوا ہو۔ یہ منصوبے 2009 تا 2012 کے دوران شروع کئے گئے ان کی مدت تکمیل کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی منصوبے میں تاخیر نہ ہوئی ہے لہٰذا کسی آفیسر کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولوں کی تفصیلات

*1606: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں کتنے غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز ہیں، ان کے نام اور یہ سکول کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تمام پرائیویٹ سکول اپنی مرضی سے کسی بھی وقت فیس بغیر کسی منظوری کے بڑھا دیتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز کو رجسٹرڈ کرنے اور فیسوں میں اضافہ کے لئے کوئی قواعد وضوابط بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں کل 27 غیر رجسٹرڈ سکولز ہیں۔ سکولوں کی لسٹ ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کے مالکان اپنی مرضی سے فیس مقرر کرتے ہیں تاہم رجسٹریشن کرواتے وقت تمام ادارہ جات اپنی درخواست میں طلباء سے لی جانے والی فیس و دیگر چارجز کی باقاعدہ وضاحت کرتے ہیں۔ اگر کسی ادارے کے مالک کے خلاف ناجائز فیس لینے کی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف فوری طور پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ کی طرف سے ان غیر رجسٹرڈ سکولز کو "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز پروموشن اینڈ ریگولیشن آرڈیننس اینڈ رولز" 1984 کے تحت شوکاز نوٹس جاری کئے جاتے

ہیں، کہ وہ فوری طور پر اپنے سکولوں کو رجسٹر کروائیں بصورت دیگر ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

تاہم جدید حالات کے مطابق اور جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب پرائیویٹ سکولوں کو بہتر انداز میں ریگولیٹ کرنے کے لئے بل تیار کر لیا گیا ہے جو کہ جلد ہی قانون سازی کے لئے پنجاب اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

لاہور: سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز کی فراہمی کی تفصیلات

*2302: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-143، 144 اور 145 لاہور میں کتنے گرلز پرائمری، مڈل سکول ایسے ہیں جن کی عمارت بوسیدہ ہو چکی ہے اور چار دیواری، بجلی، واش روم کی سہولت نہ ہے؟

(ب) حکومت ان سکولوں میں یہ سہولیات کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-143، 144 اور 145 لاہور میں ایسا کوئی گورنمنٹ پرائمری، مڈل سکول نہ ہے جس کی عمارت بوسیدہ ہو ان سکولوں میں چار دیواری بجلی اور واش روم کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا معاملہ

*2549: میاں محمود الرشید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول وحدت کالونی جی بلاک لاہور میں ایس ایس ٹی، پی ایس ٹی، پی ٹی ای، چوکیدار اور واٹر مین کی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں اور سکول میں ریگولر طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا حکومت خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول وحدت کالونی جی بلاک لاہور میں خالی اساتذہ، درجہ چہارم کے ملازمین اور طلباء کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد اسامی خالی	کب سے خالی ہے	نام کلاس	تعداد طلباء
1	پی ٹی سی	05	22-12-12	پرائمری	120
2	پی ای ٹی	01	03-02-12	مڈل	243
3	چوکیدار	01	04-03-13	ہائی	201
4	واٹر مین	01	04-03-13	کل تعداد	564

(ب) جی ہاں! خالی اسامیوں کو نئی ریکروٹمنٹ اور ٹرانسفر پالیسی کے تحت جلد پُر کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی:پی پی-9 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2664: جناب آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-9 راولپنڈی میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے سکولز ایسے ہیں جو بغیر عمارت، بجلی و پانی کام کر رہے ہیں؟

(ج) کون کون سے سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے، ان سکولوں کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(د) ان سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فیسلیٹیز ہیں؟

(و) مذکورہ سکولوں کی مسنگ فیسلیٹیز کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-9 راولپنڈی میں کل 23 سکول ہیں جن میں سے 11 پرائمری، 3 مڈل اور 9 ہائی سکولز ہیں جبکہ ہائر سیکنڈری سکول کوئی نہ ہے تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی-9 ضلع راولپنڈی میں کل 23 سکول ہیں جن میں سے 13 سکولوں کی اپنی عمارت نہ ہے جبکہ تمام کے تمام سکولوں میں پانی اور بجلی کی سہولت موجود ہے، تفصیل فہرست سکول وار (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی سکول میں اساتذہ کی کمی نہ ہے۔

(د) ان سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کل395اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں سے 341 پُر ہیں اور 18اسامیاں خالی ہیں سکول وار اسامیوں کی فہرست(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام سکولوں میں چار دیواری، ٹائلٹ، پانی اور بجلی کی سہولتیں موجود ہیں۔

(و) تمام سکولوں کو سہولتیں دستیاب ہیں۔

راولپنڈی: پی پی۔9 میں گرلز ہائی، ہائر سکولوں کی تعداد و نتائج کی شرح کی تفصیلات

*2665: جناب آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔9راولپنڈی میں لڑکیوں کے کتنے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان میں کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں، کلاس وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکولوں کی گزشتہ پانچ سالوں کے دوران نتائج کی شرح کیا رہی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ہائر سیکنڈری سکولوں میں کون کون سے مضامین پڑھائے جارہے ہیں اور کن مضامین کے اساتذہ نہ ہیں، ان اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ہ) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فیسلیٹیز ہیں؟

(و) کیا ان سکولوں میں طالبات کی تعداد کے مطابق کمرے موجود ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

(ز) ان سکولوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز کن کن مدات میں استعمال ہوئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔9راولپنڈی میں لڑکیوں کے کل چھ ہائی سکول ہیں تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ہائر سیکنڈری سکول کوئی نہ ہے۔

(ب) ان سکولوں میں کل3931طالبات زیر تعلیم ہیں۔ کلاس وار تفصیل(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں کی گزشتہ پانچ سال کے میٹرک کے نتائج کی سال وار تفصیل(Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی پی۔9 راولپنڈی میں لڑکیوں کا کوئی بھی ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔

(ہ) ان سکولوں میں کوئی بھی مسنگ فیسلیٹیز نہ ہے۔

(و) تمام سکولوں میں تعداد کے مطابق کمرے موجود ہیں۔

(ز) ان سکولوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 29.132 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ فنڈ جن مدات کے لئے منظور ہوئے انہی میں استعمال ہوئے۔ تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پنجاب سکول ٹاؤن شپ کی اراضی و دیگر تفصیلات

*2678: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب سکول ٹاؤن شپ لاہور کے لئے حکومت نے کتنے کنال زمین کب الاٹ کی تھی، یہ پلاٹ کس کے حکم پر الاٹ کیا گیا۔ موجودہ مالکان کون ہیں؟

(ب) کیا یہ سکول محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹرڈ ہے یہاں کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) اس سکول پلاٹ میں کتنے کنال پر سکول بنا ہوا ہے اور کتنے کنال پر مالکان سکول نے اپنی ذاتی رہائش تعمیر کر رکھی ہے کیا کسی سکول پلاٹ پر ذاتی رہائش تعمیر کرنا قانوناً درست ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ٹاؤن شپ بلاک۔II سیکٹر C-I میں ہائی سکول کے لئے مختص (Reserved) 66 کنال پر مشتمل پلاٹ محکمہ ہاؤسنگ فزیکل اینڈ انوائر مینٹل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف دی پنجاب نے بحوالہ لیٹر نمبر SO(DI)HP&EP-10-8/88 مورخہ 06۔06۔1989 مکہ فاؤنڈیشن کو الاٹ کیا تھا۔ مکہ فاؤنڈیشن نے اس پلاٹ پر دی پنجاب سکول کے نام سے ہائی سکول کی تعمیر کی تھی اور اس وقت بھی یہ زمین مکہ فاؤنڈیشن کے نام پر ہی ہے۔

(ب) دی پنجاب سکول ٹاؤن شپ دفتری ریکارڈ کے مطابق بذریعہ نمبری 2560 مورخہ 12.03.1994 سے محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹرڈ ہے۔ سکول میں طلباء و طالبات کی تعداد تقریباً 5200 ہے اور ماہانہ فیس کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس لیول	ماہانہ فیس
نرسری تا ڈل	3200/- روپے
نہم ودہم	3250/- روپے

(ج) ساری زمین سکول کی تعلیمی سرگرمیوں کے لئے زیر استعمال ہے، کیمپس میں کسی ممبر بورڈ کی رہائش گاہ تعمیر نہیں کی گئی ہے۔

تعلیمی نصاب میں مذہبی اقلیتوں کے خلاف نفرت انگیز مواد کو خارج کرنے کی تفصیلات

*2808: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائمری اور ہائی سکول کے نصاب میں مذہبی اقلیتوں کے خلاف نفرت انگیز مواد موجود ہے؟

(ب) کیا حکومت نصاب میں موجود اس قسم کے مواد کو خارج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) حکومت روشن خیال اور ہموار معاشرہ وجود میں لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہیں ہے۔ پرائمری اور ہائی کی سطح کے نصاب میں اقلیتوں کے متعلق کوئی غیر مناسب اور نفرت انگیز مواد شامل نہیں ہے۔ پاکستان کا آئین اور قومی نصاب مذہبی رواداری، برداشت تحمل اور مساوات کے داعی ہیں۔ قیام پاکستان کی جدوجہد میں مسلمانوں کے شانہ بشانہ دیگر اقلیتی مذاہب کے لوگوں نے بھی قابل قدر کردار ادا کیا ہے لہٰذا قومی نصاب میں ان کا مکمل اعتراف کرتے ہوئے اقلیتوں کا مساویانہ احترام کیا جاتا ہے۔ پرائمری اور ہائی سکول کی سطح کا موجودہ قومی نصاب وفاق کی تمام اکائیوں یعنی چاروں صوبوں کی شمولیت اور مشاورت سے تشکیل دیا گیا ہے۔ نصاب میں کہیں بھی اقلیتوں کے متعلق منفی اور نفرت انگیز مواد موجود نہیں ہے۔

(ب) کسی بھی مذہبی اقلیت سے وابستہ لوگ دوسرے لوگوں کی طرح پکے اور سچے پاکستانی ہیں اس لئے مذکورہ نصاب میں اقلیتوں کے خلاف کسی قسم کے نفرت انگیز مواد کی موجودگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(ج) حکومت روشن خیال اور ہموار معاشرہ وجود میں لانے کے لئے تمام شہریوں سے مساویانہ سلوک کرتی ہے۔ تعلیم روزگار، مذہبی آزادی، انتخابات، رہن سہن اور دیگر تمام تر معاشرتی معاملات میں ہر ایک کو یکساں مواقع اور آزادی حاصل ہے، مذہب کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ حکومت نے صوبہ بھر کے اقلیتی طلباء کے لئے "اسلامیات" کے مضمون کے متبادل کے طور پر "اخلاقیات" کا مضمون متعارف کرایا ہے۔ اب تک مرحلہ وار تیسری ۔ چوتھی، چھٹی، ساتویں ،نویں، دسویں ، گیارہویں اور بارہویں جماعت کے لئے اخلاقیات کی کتابیں تیار کی جاچکی ہیں جبکہ باقی ماندہ صرف دو جماعتوں پانچویں اور آٹھویں کے لئے پیشرفت جاری ہے۔

"اخلاقیات" کی نصابی کتب کی تیاری میں تمام متعلقہ اقلیتوں کے نمائندوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں نصابی کتب کی تیاری کے مراحل میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ اقلیتی افراد کو بھی مدعو کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس عمل میں براہ راست شامل ہو سکیں۔

صوبہ میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کریک ڈاؤن کی تفصیلات

*1623: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ پنجاب میں غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں حکومت نے 2013 کے دوران کل کتنے غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کو سیل کیا اور کتنے سکولوں کو کتنا جرمانہ کیا نیز کتنے سکولوں کو آخری اور حتمی نوٹسز جاری کئے گئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق پنجاب کے تمام اضلاع کے سربراہوں نے پنجاب ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن) رولز 1984 کے تحت کارروائی شروع کردی ہے۔

(ب) 2013 کے دوران تمام اضلاع میں غیر قانونی و غیر رجسٹرڈ نجی سکولوں کو سیل کرنے، جرمانہ کرنے اور حتمی نوٹس جاری کرنے کی لسٹ ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں گرلز ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1624: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کن علاقوں میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔144 لاہور میں آبادی کے لحاظ سے لڑکیوں کے لئے ہائی سکولوں کی تعداد بہت کم ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پی پی۔144 لاہور میں مزید گرلز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں رکھتی تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔144 میں گرلز ہائی سکولوں کی تعداد 6 ہے ان کے نام اور ایڈریس درج ذیل ہے:

1۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹ خواجہ سعید لاہور۔
2۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ لاہور۔
3۔ گورنمنٹ چراغ گرلز ہائی سکول باغبانپورہ لاہور۔
4۔ گورنمنٹ مسلم گرلز ہائی سکول باغبانپورہ لاہور۔
5۔ گورنمنٹ طاہر ماڈل گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن لاہور۔
6۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن لاہور۔

(ب) درست نہ ہے پی پی۔144 لاہور میں آبادی کے لحاظ سے گرلز سکولوں کی تعداد مناسب ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: کورٹ کے فیصلہ کے تحت ایس ایس ٹیز کی پروموشن اور سنیارٹی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1741: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سکولز میں تعینات 10ایس ایس ٹیز کی مورخہ 22۔مارچ 2013 کو لاہور ہائی کورٹ میں دائر رٹ پٹیشن کے فیصلے میں عدالت نے ٹھیک چار ہفتے کے اندر قواعد و ضوابط کے مطابق عملدرآمد کا حکم جاری کیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیصلے کی روشنی میں سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نے مذکورہ 10ایس ایس ٹیز کی پروموشن اور سنیارٹی کی درستی کے لئے آرڈر نمبر ایس او (S-VI) 5-32-2012 مورخہ 21۔جون 2013 کو جاری کئے۔

(ج) سیکرٹری سکولز کے مذکورہ بالا آرڈر کی روشنی میں آج تک مذکورہ ایس ایس ٹیز کی پروموشن اور سنیارٹی کے بارے میں جو اقدامات اٹھائے گئے، ان کی تفصیل بیان فرمائیں نیز کیا حکومت مذکورہ صورتحال سے دوچار دیگر اساتذہ کے مسائل بھی حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ نے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سکولز کے 10ایس ایس ٹیز کی رٹ پٹیشن کا فیصلہ چار ہفتے کے اندر کرانے کا حکم دیا تھا۔

(ب) درست ہے کہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نے مذکورہ ایس ایس ٹیز کی پروموشن اور سنیارٹی کی درستی کے لئے آرڈر نمبر SO SE-IV)5-32-2012) مورخہ 21-06-13 کو جاری کیا تھا۔

(ج) مذکورہ ایس ایس ٹیز کی سنیارٹی کو جنرل کیڈر کی سنیارٹی لسٹ میں شامل کرنے کے لئے دفتر ہذا نے زیر آرڈر نمبر Admn/7525 مورخہ 07-10-2013 تین آفیسرز پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جس کی رپورٹ دفتر ہذا کو موصول ہو چکی ہے متعلقہ ضروری کاغذات تصدیق کا مرحلہ مکمل ہوتے ہی سنیارٹی لسٹ میں بمطابق SO(SE-VI)5-32-2012 نام شامل کر لئے جائیں گے۔

ضلع فیصل آباد: تحصیل تاندلیانوالہ میں ڈپٹی ڈی ای او (سکولز) کی اسامیوں کی منظوری کی تفصیلات

*1940: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تاندلیانوالہ (ضلع فیصل آباد) کو 1995 میں تحصیل ہیڈکوارٹر کا درجہ دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تحصیل میں ابھی تک ڈپٹی ڈی ای او میل اور فی میل کی اسامیاں منظور نہ ہوئی ہیں جبکہ اس تحصیل میں دیگر تحصیلوں کی نسبت زیادہ سکول اور سٹاف ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تحصیل میں ڈپٹی ڈی ای او میل اور فی میل کی اسامیاں پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ تحصیل میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نوٹیفکیشن نمبر SO(Schools)7-7/13 مورخہ 2013-11-10 کے تحت ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (مردانہ) اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) کی اسامیاں منظور کر دی گئی ہیں۔ کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ مذکورہ تحصیل میں سکولوں کی تعداد اور سٹاف صرف تحصیل سمندری کی نسبت زیادہ ہے۔

(ج) جی ہاں! دونوں اسامیاں منظور ہو چکی ہیں۔

صوبہ کے پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*1952: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کا criterion کیا ہے اور ان کی رجسٹریشن کرنے کی مجاز اتھارٹی کون سی ہے؟

(ب) پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کے لئے ان کا کتنا رقبہ اور بلڈنگ کا ہونا لازمی ہے؟

(ج) ان میں کم از کم کتنا سٹاف ہونا چاہئے اور ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہونی چاہئے؟

(د) ان میں دیگر کون کون سی سہولیات ہونا لازمی ہیں تفصیلاً بیان کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) نجی تعلیمی ادارے پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشن) رولز 1984 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں اور متعلقہ ضلع کا ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (تعلیم)

پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن کی اتھارٹی ہےSchedule-Iفارم(اے)کے مطابق رجسٹریشن کرواتے وقت سر براہ ادارہ سکول میں موجود تمام معلومات ،بلڈنگ ،کمروں کی تعداد،فیسوں کے ریٹ اور سکول میں موجود دوسری سہولیات کے بارے میں بتاتا ہے۔

(ب) موجودہ رولز میں نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن کے لئے رقبے اور بلڈنگ کی کوئی حد مقرر نہ ہے تاہم سکول کو رجسٹرڈ کرتے وقت ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (تعلیم)کی طرف سے notifiedآفیسران کی کمیٹی سکول کاvisitکرتی ہے سکول میں موجود بچوں کی تعداد اور دوسری سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی سفارشات دیتی ہے جس کی روشنی میں سکول کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔

(ج) موجودہ رجسٹریشن رولز میں کم سے کم سٹاف اور تعلیمی قابلیت کی کوئی حد نہ ہے۔

(د) سکول میں بچوں کی تعداد کے مطابق مناسب کمروں کی تعداد،فرنیچر،واش روم، پینے کے لئے صاف پانی ،فین وغیرہ اور ہائی سکول ہونے کی صورت میں کمپیوٹر لیب،لائبریری، سائنس لیب کا ہونا ضروری ہے۔

ضلع لاہور:انڈوومنٹ فنڈ سے استفادہ کرنے والے طالب علموں کی تفصیلات

*2055: محترمہ نگہت شیخ:کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے باصلاحیت طالب علموں کے تعلیمی اخراجات کے لئے موجود انڈوومنٹ کے لئے 8۔ارب روپے رکھے ہیں؟

(ب) سال2011 کے دوران اس فنڈ سے ضلع لاہور کے کل کتنے طالب علموں کو فائدہ پہنچا تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال2011 کے دوران صوبہ پنجاب کے کل کتنے طالب علموں نے انڈوومنٹ میں موجود رکھی گئی رقم سے استفادہ کیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت پنجاب نے باصلاحیت طالب علموں کے تعلیمی اخراجات کے لئے ادارہ کا قیام 09۔2008 میں 2۔ارب کی انڈوومنٹ فنڈ سے کیا جس کو ہر سال بتدریج بڑھا کر 9۔ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

(ب) سال 2011 کے دوران اس فنڈ سے ضلع لاہور کے کل 604 طلباء و طالبات کو سیکنڈری، انٹر میڈیٹ گریجویشن اور ماسٹر ز لیول کے تعلیمی وظائف دیئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعلیمی درجہ	طلباء	طالبات	ٹوٹل
سیکنڈری لیول	40	43	83
انٹر میڈیٹ لیول	81	75	156
گریجویشن لیول	65	59	124
ماسٹر لیول	46	195	241
ٹوٹل	232	372	604

(ج) سال 2011 کے دوران اس فنڈ سے صوبہ پنجاب کے کل 12683 طلباء و طالبات کو سیکنڈری، انٹر میڈیٹ ، گریجویشن اور ماسٹر ز لیول کے تعلیمی وظائف دیئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعلیمی درجہ	طلباء	طالبات	ٹوٹل
سیکنڈری لیول	1530	1553	3083
انٹر میڈیٹ لیول	1888	1892	3780
گریجویشن لیول	1807	1883	3690
ماسٹر لیول	970	1160	2130
ٹوٹل	6,195	6,488	12,683

گوجرانوالہ: پی پی-93 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2141: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-93 گوجرانوالہ میں بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے سکولز ایسے ہیں جن کی اپنی عمارات نہ ہیں یا خستہ حال ہیں سکولز وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا سکولز میں سے کتنے ایسے سکولز ہیں جو چار دیواری، مناسب فرنیچر، واش روم، بجلی اور پینے کے پانی جیسی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں الگ الگ سکول وار تفصیل فراہم کریں؟

(د) حکومت کب تک ان سکولز کے بنیادی مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔93 میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد مندرجہ ذیل ہے سکولز کی لسٹ ان کے محل وقوع کی تفصیل کے ساتھ (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سکول لیول	گرلز	بوائز	ٹوٹل
مسجد مکتب	00	01	01
پرائمری	11	08	19
مڈل	02	03	05
ہائی	04	02	06
ہائر سیکنڈری	01	00	01
میزان	18	14	32

(ب) ایسے سکول جن کی اپنی عمارت نہ ہے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ ایم سی بوائز پرائمری سکول نمبر 2 گوجرانوالہ

2۔ گورنمنٹ ایم سی بوائز پرائمری سکول نمبر 26 گوجرانوالہ

ایسے سکول جن کی عمارتیں خستہ حال ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ثقاف البنات ہائی سکول گوجرانوالہ

2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تاج پورہ گوجرانوالہ

(ج) حلقہ پی پی۔93 کے تمام سکولوں میں چار دیواری مناسب فرنیچر، واش روم، بجلی اور پینے کے پانی جیسی بنیادی سہولتیں موجود ہیں اور کوئی بھی سکول ان بنیادی سہولتوں سے محروم نہ ہے۔

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: انٹرنیشنل سکول آف شوفات کی رجسٹریشن و دیگر تفصیلات

*2417: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا انٹرنیشنل سکول آف شوفات جوہر ٹاؤن لاہور حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹرڈ ادارہ ہے، اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس سکول کی ماہانہ کیا فیس ہے، داخلہ فیس کیا ہے کیا اس سکول کو اپنی مرضی سے فیس اور دیگر انتہائی زیادہ چارجز وصول کرنے کا اختیار ہے؟

(ج) کیا حکومت نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ یہاں کیا نصاب ہے اور کیا تعلیم دی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) انٹرنیشنل سکول آف شوفات جوہر ٹاؤن لاہور حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹرڈ ادارہ ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کلاس اول سے کلاس 13 تک 365 سے 4980 ڈالر کے درمیان تین اقساط میں سالانہ فیس وصول کرتا ہے یہ ادارہ پرائیویٹ ہے اور اپنی فیس خود مقرر کرتا ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کا معائنہ حکومت کے متعلقہ ادارہ جات کرتے ہیں حکومت پاکستان کی انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئر مین کے سیکرٹری نے 13-11-27 کو سکول کا دورہ کیا تھا۔

صوبہ میں ایجوکیٹرز کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*2419: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ایجوکیٹرز کے نام پر ہزاروں کی تعداد میں بی اے پاس مرد و خواتین کو پانچ سالہ کنٹریکٹ پر ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں گزشتہ پانچ سال میں بھرتی ہونے والوں میں مرد کتنے ہیں اور خواتین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خواتین ایجوکیٹرز کو maternity leave کی سہولت حاصل نہیں ہے، اس کے علاوہ میڈیکل اور سالانہ چھٹیوں کی بھی سہولت مرد و خواتین میں کسی کو حاصل نہ ہے؟

(ج) ان ملازمین کی دیگر ملازمین کی طرح سالانہ تنخواہوں میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے ایجوکیٹرز کو پانچ سالہ کنٹریکٹ پر ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں۔ محکمہ تعلیم پنجاب بھر میں بھرتی ہونے والے مرد اہلکاران کی تعداد 29650 ہے اور خواتین کی تعداد 32754 ہے کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خواتین ایجوکیٹرز کو پانچ سال میں ایک دفعہ maternity leave کی سہولت مع تنخواہ حاصل ہے نیز تمام مرد و خواتین اساتذہ کو میڈیکل اور سالانہ چھٹیوں کی سہولت حاصل ہے۔ کاپی(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمین کو بھی دیگر ملازمین کی طرح انکریمنٹ سکیل کے مطابق دی جاتی ہے جس سے تنخواہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ضلع لاہور: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جعلی کتب کی اشاعت و دیگر تفصیلات

*2525: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں 4-فروری2012 کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کی جانے والی کتابیں بڑی تعداد میں پکڑی گئیں نیز ان پکڑی جانے والی کتب کی کل مالیت کتنی تھی اور کون کون سی کلاسز کی کتابیں شامل تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سرکاری جعلی کتب کی اشاعت میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے اہلکار ملوث پائے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پکڑے جانے والے ملزمان کا گروہ پہلے بھی جعلی کتب کی اشاعت میں ملوث رہا ہے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ملزمان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کی جانے والی کتابوں میں سے کوئی بھی کتاب مارکیٹ میں نہ پائی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کوئی اہلکار جعلی کتب کی اشاعت میں ملوث نہ ہے۔

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پکڑے جانے والے ملزمان سے قطعی لاعلم ہے۔

(د) جواب جز(ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: پنجاب سکول ٹاؤن شپ کی رجسٹریشن و دیگر تفصیلات

*2676: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب سکول ٹاؤن شپ لاہور حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم کے ریکارڈ میں رجسٹرڈ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس سکول کی ماہانہ فیس کیا ہے، داخلہ فیس کیا ہے اور کیا سکول انتظامیہ کو اپنی مرضی سے فیس اور دیگر انتہائی زیادہ چارجز وصول کرنے کا اختیار ہے؟

(ج) کیا حکومت نے اس بات کا جائزہ لیا ہے یہاں نصاب کیا ہے اور تعلیم کیا دی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! پنجاب سکول ٹاؤن شپ لاہور دفتری ریکارڈ کے مطابق محکمہ تعلیم کے ساتھ رجسٹرڈ ہے۔

(ب) اس سکول کے واجبات کی تفصیل درج ذیل ہے:

داخلہ فیس مبلغ۔/4000روپے

ماہانہ فیس

نرسری تا کلاس ہشتم مبلغ۔/3200روپے

کلاس نہم و دہم مبلغ۔/3250روپے

دی پنجاب سکول ٹاؤن شپ لاہور پرائیویٹ ادارہ ہے اور وہ واجبات کا تعین خود کرتا ہے۔

(ج) دی پنجاب سکول ٹاؤن شپ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے ساتھ الحاق شدہ ہے اور صرف matric stream کی تعلیم دے رہا ہے۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 228 گ ب کو فنڈز کی فراہمی واستعمال

*2855: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 228 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کس کس مد میں کتنا کتنا فنڈ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ سکول کی تزئین و آرائش فرنیچر کی فراہمی کے لئے مذکورہ عرصہ میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) مذکورہ فرنیچر کس فرم سے خرید کیا گیا اور اس کو خریدنے کی منظوری کس نے دی؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران تنخواہوں کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیل سے، آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلزہائی سکول228گ ب کو سال12۔2011اور13۔2012کے دوران جو فنڈز فراہم کئے گئے تفصیل درج ذیل ہے:

فنڈکی تفصیل	2011-12	2012-13
بجٹ تنخواہ	6346255	7847331
Contingencyگرانٹ	93500	113500
M&Rگرانٹ	200000	Nil
فروغ تعلیم فنڈز	247907.23	235267.43

(ب) مذکورہ عرصہ میں سکول کی تزئین و آرائش کے لئے دولاکھ روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے لیکن فرنیچر فراہمی کی مد میں کوئی فنڈنہ فراہم کیا گیا۔

(ج) فرنیچر خریدنے کے لئے متعلقہ سکول کو کوئی فنڈجاری نہیں کیا گیااور نہ ہی فرنیچر خریدنے کی منظوری دی گئی۔

(د) مذکورہ سکول میں سال12۔2011 میں مبلغ6275725روپےاور سال13۔2012میں مبلغ7718533روپے تنخواہوں کی مد میں خرچ کئے گئے۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ گرلزہائی سکول228گ ب میں مڈل، میٹرک کے نتائج کی شرح و دیگر تفصیلات

*2856: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول228گ ب ضلع فیصل آباد کا پچھلے پانچ سالوں کے دوران مڈل، میٹرک کے نتائج کی شرح کیارہی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی کے دوران مڈل اور میٹرک کے امتحانات کی شرح کم رہی کیونکہ یہاں پر تعینات اکثر اساتذہ مقامی ہیں اور وہ سکول میں اپنی مرضی سے آتی ہیں؟

(ج) پچھلے دو سال کی ان اساتذہ کی حاضری رپورٹ سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) موجودہ ہیڈ مسٹریس نے سکول کی تمام کلاسوں کے نتائج کو بہتر کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول288گ ب ضلع فیصل آباد کے پچھلے پانچ سالوں کے دوران مڈل اور میٹرک کے نتائج کی سال وار شرح کی تفصیل ضمیمہ (اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول288گ ب میں موجودہ ہیڈ مسٹریس ثمینہ جن کی تعیناتی کے دوران مڈل اور میٹرک کے امتحانات کی شرح گزشتہ سالوں کی نسبت بہتر رہی ہے سال وار رزلٹ کی تفصیل ضمیمہ (اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز کل13اساتذہ میں سے صرف15اساتذہ مقامی ہیں جو کہ باقاعدگی سے وقت پر سکول آتی ہیں۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 288گ ب میں پچھلے دو سالوں کے دوران اساتذہ کی حاضری رپورٹ ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ ہائی سکول288گ ب کی موجودہ ہیڈ مسٹریس نے سکول کے نتائج کو بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے۔

1۔ ہیڈ مسٹریس خود سائنس مضامین کا پیریڈ لیتی ہیں۔
2۔ حاضری کو بہتر بنانے کے لئے بچوں کے والدین سے رابطہ کیا جاتا ہے۔
3۔ کلاسز کا باقاعدہ معائنہ کیا جاتا ہے تاکہ اساتذہ کی موجودگی کو یقینی بنایا جاسکے۔
4۔ اعلانات کے ذریعے اہل علاقہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بچوں کو سکول بھیجیں
5۔ سائنس مضامین کے پریکٹیکل کا سامان خریدا گیا ہے تاکہ بچوں کو پریکٹیکل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔
6۔ اساتذہ کو تاکید کی جاتی ہے بچوں کو Lesson Plan کے ذریعے پڑھایا جائے۔
7۔ اساتذہ کی باقاعدگی سے ڈائری چیک کی جاتی ہے۔
8۔ Visual Aids کا استعمال کروایا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین: گورنمنٹ مین پرائمری سکول ملکوال میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کی تفصیلات

*2891: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ مین پرائمری سکول ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین 1894میں قائم ہوا تھا اور119سال بعد بھی عمارت، بجلی، فرنیچر اور لیٹرین سے محروم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 10 سال قبل سکول ہذا کے لئے اس علاقہ کے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت جگہ خرید کر دی اور اس جگہ پر ایک کمرہ مع برآمدہ بھی تعمیر کروایا تھا جو کہ اب خستہ حالت میں ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کی عمارت بنانے اور ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ گورنمنٹ مین پرائمری سکول ملکوال 1894 میں قائم ہوا اور مختلف ادوار میں یہ مختلف جگہوں پر چلتا رہا فی الوقت یہ سکول اپنی بلڈنگ میں چل رہا ہے اور ہر سال اس سکول کو حکومت پنجاب کی طرف سے دیگر مدارس کی طرح مبلغ-/20,000 روپے دیئے جا رہے ہیں جس سے اس سکول میں سہولیات کو پورا کیا جا رہا ہے سکول میں بجلی موجود ہے فرنیچر کی فراہمی کے لئے 0.357 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے اور جلد ہی قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد فرنیچر مہیا کر دیا جائے گا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) Programme Management & Implementation Unit کی طرف سے جو لسٹ موصول ہوئی ہے اس میں گورنمنٹ مین پرائمری سکول ملکوال کو dangerous قرار دیا گیا ہے اس لئے موجودہ DDC میٹنگ میں 2.438 ملین رقم مختص کر دی گئی ہے جس سے اس سکول کی نئی عمارت اور لیٹرین مالی سال 15-2014 میں تعمیر کر دی جائے گی۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68ر۔ب کو فنڈز کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*2917: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 68ر۔ب کلاں تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنا فنڈز کس کس مد میں دیا گیا۔ سال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ فنڈز کو کہاں خرچ کیا گیا علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) سکول ہذا میں ٹیچرز اور درجہ چہارم کی کل کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مذکورہ سکول کو پچھلے پانچ سالوں میں صرف سال 11۔2010 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کی جانب سے مبلغ ایک لاکھ روپے برائے خریداری فرنیچر اور ایم پی اے/ ایم این اے پیکج کے تحت 9 کمرہ جات ڈبل سٹوری مع برآمدہ اور RFT-350 چار دیواری کی تعمیر کے لئے اکیاسی لاکھ تراسی ہزار روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اور باقی چار سالوں کے دوران مذکورہ سکول کو کوئی فنڈز فراہم نہ کئے گئے۔

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران صرف 11۔2010 میں ہی فنڈز فراہم کئے گئے خرچ کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ایک لاکھ روپے سے مذکورہ سکول کے لئے فرنیچر خریدا گیا۔

ایم پی اے /ایم این اے پیکج کے تحت دی گئی 81, 83,00 روپے کی رقم سے 9 کمرہ جات ڈبل سٹوری مع برآمدہ اور RFT-350 چار دیواری کی تعمیر کروائی گئی۔

(ج) مذکورہ سکول میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	سکیل	تعداد	تاریخ خالی اسامی
HM	BS-17	01	30-07-2011
PST	BS-09	01	23-09-2013
Chowkidar	BS-01	01	22-01-2013

(د) جی ہاں! چوکیدار اور پی ایس ٹی کی خالی اسامیوں کو آئندہ ریکروٹمنٹ میں حکومت کی پالیسی کے مطابق پُر کر دیا جائے گا اور ہیڈ مسٹریس کی اسامی کو ٹرانسفر پوسٹنگ پر عائد پابندی ختم ہونے کے بعد پُر کر دیا جائے گا

لاہور: ای ڈی او ایجوکیشن کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2933: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او سکولز ایجوکیشن لاہور کے ماتحت 17 گریڈ سے 20 تک کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان میں سے جن ملازمین کے خلاف اس وقت انکوائریاں چل رہی ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے جن ملازمین کو محکمانہ طور پر سزا ہوئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کو جو سزا ہوئی ہے اس کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع سے ایسے ملازم جو کہ کرپشن میں ملوث ہیں ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ای ڈی او (ایجوکیشن) کی پوسٹ بی ایس-19 کی ہوتی ہے۔ ای ڈی او (ایجوکیشن) کے آفس میں بی ایس-20 کی کوئی پوسٹ نہیں ہوتی۔

ای ڈی او (ایجوکیشن) لاہور کے ماتحت گریڈ 17 سے گریڈ 19 کے سات آفیسرز تعینات ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی ریگولر انکوائری نہیں چل رہی۔

(ج) کسی بھی ملازم کو محکمانہ طور پر سزا نہیں ہوئی ہے۔

(د) کوئی بھی ملازم کرپشن میں ملوث نہیں ہے۔

ضلع میانوالی: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2986: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولز (بوائز/گرلز) اپ گریڈ کئے گئے؟

(ب) ضلع میانوالی میں 14-2013 میں کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ضلع میانوالی کے کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں میں فرنیچر و دیگر کون کون سی مسنگ فیسلیٹیز ہیں؟

(د) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔45 کے کتنے سکولوں کو مسنگ فیسلیٹیز کی فراہمی کی گئی، سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں سال10۔2009 سے لے کر14۔2013تک جو مدارس اپ گریڈ ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

پرائمری سے مڈل	مڈل سے ہائی	ہائی سے ہائر سیکنڈری	ٹوٹل
43	34	01	78

(ب) ضلع میانوالی میں14۔2013 میں مندرجہ ذیل2 سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ٹینڈر موصول ہو چکے ہیں۔

1۔ GGESتورنگی غربی 2۔ GGESموں والی

(ج) ضلع میانوالی کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں فرنیچر و دیگر مسنگ فیسلیٹیز کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جن سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیلAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع میانوالی: پی پی-45 کے سکولوں میں مسنگ فیسلیٹیز کی تفصیلات

*2987: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔45 میانوالی کے کتنے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ایسے ہیں جہاں پر سائنس ٹیچرز اور سائنس لیبارٹریز نہ ہیں اور جن میں سائنس لیبارٹریز ہیں وہاں پر آلات نہ ہیں؟

(ب) مذکورہ پی پی میں کتنے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ایسے ہیں جہاں پر 50 فیصد اساتذہ نہ ہیں، یہاں پر حکومت کب تک اساتذہ کی تعیناتیاں کر دے گی؟

(ج) مذکورہ سکولوں کے پچھلے پانچ سالوں کے نتائج کی شرح کیا رہی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔45 ضلع میانوالی ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول جن میں سائنس ٹیچرز اور سائنس لیبارٹریز نہ ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

1- گورنمنٹ ہائی سکول چک میرث

2- گورنمنٹ ہائی سکول موسیٰ خیل اڈا

3- گورنمنٹ ہائی سکول واں بچھراں Newly upgraded

(ب) مذکورہ پی پی-45 میں کوئی ہائی اور ہائر سیکنڈری ایسا نہ ہے جہاں پر اساتذہ کی تعداد 50 فیصد سے کم ہو۔

(ج) مذکورہ سکولوں کے پچھلے پانچ سالوں کے نتائج کی شرح کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: مڈل سکولوں کی اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*3003: باؤ اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں حلقہ پی پی-144 لاہور میں کتنے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت آئندہ حلقہ کی ضرورت کے مطابق مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-144 میں پچھلے پانچ سالوں میں صرف ایک مڈل سکول گورنمنٹ طاہر ماڈل گرلز سکول شالامار ٹاؤن کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔

(ب) ضرورت کے مطابق اگر کوئی ایلیمنٹری سکول اپ گریڈیشن کے معیار پر پورا اترتا ہو تو حکومت اس سکول کو اپ گریڈ کر دیتی ہے۔

لاہور: پی پی-144 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3004: باؤ اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-144 لاہور میں بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنے سکولز سرکاری عمارت میں اور کتنے پرائیویٹ عمارات میں ہیں؟

(ج) کیا کوئی ایسے بھی سکولز ہیں جو بغیر عمارت کے کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ایسے سکول جن کی عمارات خستہ حال یا بغیر عمارات ہیں ان کی مرمت و عمارات پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-144 لاہور میں کل 37 سکول ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

P/S		M/S		H/S		HSS	
M	F	M	F	M	F	M	F
10	05	02	06	08	05	0	01

(ب) پی پی-144 لاہور میں صرف ایک سکول گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول مسلم آباد کرایہ کی عمارت میں چل رہا ہے۔

(ج) پی پی-144 لاہور میں کوئی بھی سکول بغیر عمارت کے نہیں چل رہا ہے۔

(د) مذکورہ سکولوں میں کسی کی عمارت خستہ حال ہے اور نہ ہی کوئی سکول بغیر عمارت کے ہے۔

ضلع فیصل آباد: گورنمنٹ مڈل سکول (گرلز و بوائز) چک 23 ج ب کے مسائل کی تفصیلات

*3017: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز و بوائز مڈل سکول چک 23 ج ب جھلاراں تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کو قائم ہوئے پندرہ سے 20 سال ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں ٹیچرز کی تعداد منظور شدہ strength کے مطابق نہ ہے اور یہاں پر درجہ چہارم کی تمام اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں فرنیچر اور دیگر سہولیات نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں میں ٹیچرز اور درجہ چہارم کے ملازمین تعینات کرنے اور مسنگ فیسلیٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف تا د) درست نہ ہے کیونکہ چک 23 ج ب جھلاراں تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں کوئی گرلز و بوائز مڈل سکول نہ ہے۔

صوبہ میں بوائز و گرلز سکولوں کو ضم کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*3027: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے بوائز و گرلز پرائمری سکولوں کو merge کر دیا ہے؟

(ب) حلقہ پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے بوائز و گرلز پرائمری سکول ہیں جنہیں merge کر دیا گیا ہے، علیحدہ علیحدہ سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں جس گرلز یا بوائز پرائمری سکول کو دوسرے سکول میں merge کیا گیا ہے اس کی بلڈنگ خالی پڑی ہے، جن سکولوں کی بلڈنگ خالی پڑی ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے نیز حکومت merge ہونے والے سکولوں کی خالی بلڈنگ کو کس مقصد کے لئے استعمال کرے گی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گرلز اور بوائز پرائمری سکولوں کو اکٹھا کرنے سے خصوصاً دیہاتی علاقوں میں بچیوں کی انرولمنٹ میں خاصی کمی واقع ہو رہی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں میل / فی میل ٹیچرز بھی اکٹھے ہی پڑھا رہے ہیں؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل بوائز پرائمری سکول جنہیں Merge/ Consolidate کر دیا گیا ہے۔

1۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 290 ج ب
2۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 293 ج ب
3۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 292 ج ب II
4۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 292 ج ب I
5۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 254 گ ب
6۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 284 گ ب I
7۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 286 گ ب II
8۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 185 گ ب
9۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 286 گ ب III
10۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 186 گ ب
11۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 513 گ ب
12۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 255 گ ب
13۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 284 گ ب II
14۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 295 ج ب II
15۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 536 گ ب (نئی آبادی)
16۔ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 187 گ ب

(ج) درج بالا سکولوں کوConsolidate کیا گیا ہے جس کے مطابق سکول کو خالی نہیں کیا جاتا بلکہ صرف سٹاف اور فرنیچر کو دونوں سکولوں میں برابر تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ان دونوں سکولوں کا ایک ہیڈ ٹیچر بنا دیا جاتا ہے اس طرح سکول کی بلڈنگ بھی خالی نہیں ہوتی اور ان میں سٹاف اور فرنیچر کی کمی بھی کسی حد تک پوری ہو جاتی ہے۔

(د) درست نہ ہے حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں merge ہونے والے سکولوں کی انرولمنٹ میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی ہے۔

(ہ) درست ہے۔

(و) حکومت پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل25-A کے نفاذ اور Consolidation of School سکول کے ذریعے ہر کلاس کے لئے ٹیچر ایک کمرہ اور طلباء وطالبات کو دوسری بنیادی تعلیمی سہولیات مہیا کرنا چاہتی ہے۔

سرکاری ملازمت کے لئے معذور افراد کا مختص کوٹا و دیگر تفصیلات

*3046: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے معذور افراد کے لئے سرکاری ملازمت کے لئے کتنے فیصد کوٹا مختص ہے، یہ کب سے لاگو اور کس گریڈ تک ہے؟

(ب) محکمہ تعلیم ضلع پاکپتن اور اوکاڑہ میں2002 سے تاحال کتنی بھرتیاں کی گئیں، ان میں کتنے فیصد معذور افراد کو بھرتی کیا گیا اور معذور افراد کے مختص کوٹا میں سے باقی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) بھرتی کئے گئے معذور افراد کے نام، عہدے اور تاریخ بھرتی بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت محکمہ تعلیم میں معذور افراد کے لئے مختص خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے معذور افراد کے لئے سرکاری ملازمت کے لئے دو فیصد کوٹا مختص ہے یہ1999 سے لاگو ہے اور تمام گریڈز پر لاگو ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں2000 سے تا حال بھرتی کئے گئے ملازمین کی کل تعداد4733ہے ان میں سے معذور افراد کے دو فیصد کوٹا کے حساب سے کل 35افراد کو بھرتی کیا گیا باقی54خالی اسامیاں ہیں۔اگر کوئی معذور اُمیدوار موجود نہ ہو تو اسامی جنرل کوٹا میں تبدیل کر دی جاتی ہے ضلع پاکپتن میں2002تا2012تک 1134مرد اور1125خواتین بھرتی ہو چکی ہیں ان میں14معذور افراد کو بھرتی کیا گیا باقی30اسامیاں خالی ہیں اگر کوئی معذور امیدوار نہ ہو تو اسامی جنرل کوٹا میں تبدیل کر دی جاتی ہے

(ج) ضلع اوکاڑہ میں بھرتی کئے گئے معذور افراد کے نام ،عہدے اور تاریخ تقرری Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع پاکپتن میں بھرتی کئے گئے معذور افراد کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	عہدہ	تاریخ بھرتی
1	شازیہ پروین دختر غلام رسول	ESE	06.12.2003
2	نبیلہ منیر دختر محمد منیر	ESE	22.02.2005
3	عابدہ پروین دختر سخی محمد	ESE	08.09.2009
4	ساجدہ الیاس دختر محمد الیاس	ESE	20.03.2010
5	روبینہ وقار دختر اللہ دتہ	ESE	02.04.2012
6	حمیرا حبیب دختر حبیب اللہ	SESE	11.09.2012
7	صائمہ شاہین دختر بشیر احمد	SSE	05.09.2009
8	آسیہ حنیف دختر محمد حنیف	SSE	09.03.2010
9	شمس جاوید ولد علی اکبر	SSE	05.09.2009
10	محمد کاشف ولد حافظ محمد جمیل	SESE	17.02.2012
11	محمد اشفاق ولد شمس دین	ESE	17.02.2012
12	شکیل انجم ولد محمد اسلم	ESE	17.02.2012

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے معذور افراد کے لئے سرکاری ملازمت میں2فیصد کوٹا مخصوص ہے اور دیگر محکموں کی طرح محکمہ تعلیم میں بھی بھرتی کے وقت اس کوٹا کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے محکمہ سکول ایجوکیشن نے صوبہ بھر میں تقریباً34000ایجوکیٹرز کی بھرتی کا عمل شروع کر دیا ہے جس میں معذور افراد کو2فیصد مخصوص کوٹا کے حساب سے بھرتی کیا جائے گا۔

ضلع لیہ: گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 120 / ٹی ڈی اے کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے و عمارت کی تعمیر کی تفصیلات

*3072: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔263 ضلع لیہ کے چک نمبر 120 ٹی ڈی اے میں گورنمنٹ ہائی سکول عرصہ 10 سال سے چل رہا ہے اور اس میں طلباء کی تعداد 750 کے قریب ہے، پچھلی حکومت میں اس کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے کے لئے تقریباً 90 لاکھ روپے بلڈنگ کی تعمیر کے لئے منظوری ہوئی، اس پر 30 لاکھ روپے خرچ ہوئے اور عرصہ تین سال سے عمارت کی تعمیر کا کام روکا ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سکول کی عمارت کی تکمیل کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 09-2008 میں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 120/TDA کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کے لئے کل 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے جن میں سے 30 لاکھ روپے پہلے سال کے لئے release ہوئے جن سے ہائر سیکنڈری بلاک کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا جو اس وقت چھتوں تک مکمل ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے جاری کردہ لیٹر نمبر SO(ADP)Layyah-339/2009-10 مورخہ 26.02.2015 کے تحت مبلغ 10.733 ملین رقم مہیا کی جا چکی ہے جس کی Revised Administrative Approval جاری کرنے کے لئے دفتر ہذا کے مراسلہ نمبر 2464 مورخہ 25.03.2015 کے تحت جناب EDO(F&P) Layyah کو PC-I بھجوایا جا چکا ہے Revised Administrative Approval جاری ہونے پر بلڈنگ کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔

ضلع لیہ: پی پی۔263 کے بوائز و گرلز ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کی تفصیلات

*3074: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-263 لیہ کی تحصیل کہروڑ اور تحصیل لیہ میں کل کتنے بوائز و گرلز ہائی سکولز ہیں، ان میں سے کتنے سکولوں کو کب ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا؟

(ب) کیا حکومت آئندہ بجٹ میں ان ہائی سکولوں میں سے کسی سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کے لئے بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لیہ میں حلقہ پی پی-263 میں گورنمنٹ ہائی سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

زنانہ	مردانہ	میزان
11	14	25

مذکورہ بالا مدارس میں سے صرف ایک مردانہ ہائی سکول چک نمبر 120/TDA (لیہ) کو سال 2008-09 میں (SDP) سکیم کے تحت ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا ہے

(ب) محکمہ سکول ایجوکیشن کے اپ گریڈیشن کے حوالے سے مقرر کردہ criterion/policy پر پورا اُترنے والے ہائی سکولوں کو فراہمی فنڈز کی صورت میں ہائر سیکنڈری سکولز کا درجہ دیا جائے گا۔

صوبہ میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے لئے چیک اینڈ بیلنس کا نظام ودیگر تفصیلات

*3081: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر کے تمام شہروں میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کو regulate کرنے کے لئے ابھی تک کوئی رولز موجود نہیں ہیں جس وجہ سے سکولوں کے مالکان اپنے مرضی سے فیسیں لے رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ اداروں پر محکمے کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے سوائے چند ایک کے باقی اداروں میں بے مقصد تعلیم دی جاتی ہے اور والدین کو نہ صرف فیسوں کی مد میں بلکہ اور بھی کئی طریقوں سے لوٹا جا رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہتی ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر حکومت کا چیک اینڈ بیلنس ہو اور وہ مناسب فیسوں میں معیاری تعلیم دیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ نجی تعلیمی ادارے پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) رولز1984 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں جس میں سکول انتظامیہ پر شرط عائد ہے کہ فیسوں کو مناسب حد تک رکھیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ تمام پرائیویٹ ادارے رجسٹریشن کرواتے وقت سکول سے متعلق تمام معلومات جیسا کہ بلڈنگ، کمروں کی تعداد، فیسوں کے ریٹ اور سکول میں موجود دیگر سہولیات کے بارے میں محکمہ کو باقاعدہ آگاہ کرتے ہیں۔ زیادہ تر پرائیویٹ ادارے سرکاری نصاب کو follow کرتے ہیں۔ بعض سکول زیر تعلیم طلباء و طالبات سے فیسوں کی مد میں ہزاروں روپے وصول کر رہے ہیں۔ تاہم ان پرائیویٹ سکولوں کے مزید مؤثر چیک اینڈ بیلنس اور Effective Legislation کے لئے محکمہ قانون کو ارسال کر دیا گیا ہے۔

(د) جیسا کہ جواب (ج) میں وضاحت کی گئی ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کے حوالے سے Effective Legislation کے لئے محکمہ قانون کو ارسال کر دیا گیا ہے جو کہ منظوری کے بعد ایک بل کی شکل میں اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ یہ بل پرائیویٹ سکولوں کے معاملات بشمول فیس کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔

ضلع رحیم یار خان: گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بستی مورن کی عمارت کی خستہ حالی و دیگر تفصیلات

*3096: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بستی مورن تحصیل صادق آباد کی عمارت کس سال میں تعمیر ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی پرانی عمارت جو کہ دو کمروں اور برآمدہ پر مشتمل ہے،اس کی حالت انتہائی خستہ ہو چکی ہے اور کسی بھی وقت خدانخواستہ حادثہ کا سبب بن سکتی ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دو کمروں میں اب کسی نقصان کے خطرہ کے پیش نظر کلاسیں نہیں ہوتیں اور بچے سردی / گرمی میں باہر کھلے آسمان تلے بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور ہیں؟

(د) مذکورہ بالا عمارت کا آخری بار سروے یا معائنہ کب کیا گیا اور اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ) کیا حکومت پرانی عمارت کو گرا کر اس کو نئے سرے سے تعمیر یا عمارت کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بستی مورن تحصیل صادق آباد کی عمارت 1960 میں تعمیر ہوئی۔

(ب) مذکورہ سکول کی عمارت تین کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے اس کی حالت خستہ ہو چکی ہے اور کسی بھی وقت حادثہ کا سبب بن سکتی ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) مذکورہ سکول کا آخری بار سروے مورخہ 14۔01۔06 کو کیا گیا۔

(ہ) ای ڈی او رحیم یار خان نے خطرناک بلڈنگ کی عمارت گرانے اور پرانے مٹیریل کا تخمینہ لگانے کے لئے ڈی او بلڈنگ رحیم یار خان کو خط لکھا ہے کاپی ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راجن پور: گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول میں اساتذہ کی کمی

*3118: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول فرید آباد تحصیل و ضلع راجن پور کے طلباء کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ بالا سکول میں بچوں کی پانچ کلاسوں کے لئے کتنے اساتذہ تعینات ہیں؟

(ج) کیا مذکورہ سکول میں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کے حساب سے پوری ہے اگر اساتذہ کی تعداد کم ہے تو حکومت کب تک اساتذہ کی کمی کو پورا کر کے مزید اساتذہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول فرید آباد میں طلباء کی کل تعداد 85 ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں ایک ٹیچر تعینات ہے اور دوسری پوسٹ خالی ہے جو کہ موجودہ ریکروٹمنٹ کے تحت پُر کر دی جائے گی۔

(ج) طلباء کی تعداد کے مطابق مزید ایک ٹیچر کی ضرورت ہے جو موجودہ ریکروٹمنٹ کے تحت پوری کر دی جائے گی۔

لاہور: سرکاری سکولوں میں بچوں کے لئے کھانے پینے کی اشیاء مہنگی فروخت کرنے کی تفصیلات

*3135: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے تمام سرکاری گرلز سکولوں میں فن فیئر کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں بچوں کے کھانے پینے کے لئے سٹال بھی لگائے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز میں چپس، نان ٹکی و دیگر اشیاء مارکیٹ ریٹ سے تقریباً 5روپے سے لے کر 10روپے تک مہنگی فروخت کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت سرکاری سکولوں میں مارکیٹ ریٹ پر سٹوڈنٹس کو نان ٹکی و دیگر چپس، بوتل، برگر اور سلانٹی وغیرہ دینے کو تیار ہے اور لوٹ مار کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کے لئے تیار ہے، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور کے کسی بھی گرلز پرائمری مڈل اور ہائی سکول میں فن فیئر لگانے اور کھانے پینے کے سٹال لگانے کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف و ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

فیصل آباد: محکمہ سکولز ایجوکیشن کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3137: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم فیصل آباد محکمہ سکولز ایجوکیشن کو فراہم کی گئی، مد وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کتنی رقم سے اس محکمہ کی سرکاری گاڑیوں کی مرمت کروائی گئی ہے، ان گاڑیوں کے نمبر اور ہر گاڑی پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کتنی رقم سے ای ڈی او، ڈی ای او اور ڈپٹی ڈی او کے دفاتر کی تزئین و آرائش کی گئی ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ میں کتنی رقم کن کن افسران کو تنخواہوں کے علاوہ بطور اعزازیہ یا ٹی اے / ڈی اے ادا کی گئی ہے، ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مذکورہ سال کے دوران سکول ایجوکیشن فیصل آباد کو مبلغ 10,96,70,40,147 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 25,95,015 روپے سے اس محکمہ کی سرکاری گاڑیوں کی مرمت کروائی گئی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 14-2013 کے دوران کوئی بھی رقم مذکورہ دفاتر کی تزئین و آرائش کے لئے خرچ نہ کی گئی۔

(د) مذکورہ عرصہ میں مبلغ -/3,35,478 روپے بطور اعزازیہ اور -/14,88,181 روپے افسران کو تنخواہوں کے علاوہ بطور TA/DA دی گئی۔ تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

ٹی وی چینل سٹی "42" کے سینئر رپورٹر جناب اسد ساہی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے فاتحہ تو پڑھ لیں۔ جناب اسد ساہی جو سٹی "42" کے سینئر رپورٹر تھے ان کے لئے فاتحہ کی جائے۔

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی یہی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! فاتحہ پڑھنے کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ ان کے لئے فاتحہ کریں۔

(اس مرحلہ پر ٹی وی چینل "سٹی 42" کے سینئر رپورٹر جناب اسد ساہی
کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جی، باجوہ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جناب اسد ساہی جن کا میرے حلقہ پی پی-130 سے تعلق تھا جو نجی چینل کے ساتھ وابستہ تھے۔ وہ بڑے دبنگ آدمی تھے اور انہوں نے غیر جانبدارانہ طریقے سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا لہٰذا میں اُن کی کاوشوں اور بے لوث خدمات کو سلام پیش کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: خواجہ صاحب! محترمہ فائزہ احمد ملک نے ڈینگی کے حوالے سے یہاں پر بات کی تھی جس کو آج کے لئے ہم نے pending کیا تھا تاکہ آپ جواب دے سکیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سروے کے مطابق ڈینگی لاروے کی افزائش میں کئی گنا اضافے کا انکشاف

(---جاری)

مشیر صحت برائے وزیر اعلیٰ (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! مجھے آپ کی direction مل گئی تھی۔ اگر آپ overall کہتے ہیں تو میں سارے پنجاب کی ڈینگی کی صورتحال یا کوئی particular question ہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ لاہور کے حوالے سے اسی سوال پر بتادیں۔

مشیر صحت برائے وزیر اعلیٰ (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! 2011 کی outbreak دنیا کی بہت بڑی outbreak تھی جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب، پارلیمنٹیرینز اور حکومت نے اس پر respond کیا تھا۔ یہ ایک seasonal بیماری ہے جو سات آٹھ ماہ چلتی ہے اور موسم برسات میں یا اس سے پہلے اس کے زیادہ مریض ہوتے ہیں۔ 13-2012 اور 2014 میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس میں کمی آئی ہے۔ اب یہ ایک pandemic صورتحال میں ہے یعنی اس کا پھیلاؤ باقی صوبوں تک بھی پہنچ چکا ہے۔ سندھ میں اس بیماری کے مریض موجود ہیں، خیبر پختونخوا میں بھی اس کے مریض ہیں اور پنجاب میں بھی ہیں۔ اس وقت latest صورتحال یہ ہے کہ ہمارے ہاں تین مریض آئے ہیں جن میں سے ایک سعودی عرب سے آیا اور دو کراچی سے آئے تھے لیکن اس وقت پنجاب میں ڈینگی کا کوئی مریض موجود نہیں ہے۔ ہمیں جو لاروا مل رہا ہے اس حوالے سے ہمارا اپنا data system ہے جو انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے بنایا ہے۔ ہمارے ہزاروں کی تعداد میں مختلف شہروں میں workers موجود ہیں۔ جب وہ field activity کرتے ہیں اور larviciding کرتے ہیں تو اس کو tag کرتے ہیں جس سے سارا data ہمارے dashboard میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ لاروا کے حوالے سے ٹاؤن، یونین کونسلیں اور اس سے آگے جو clusters ہیں وہاں انتہائی منظم طریقے کے ساتھ ہم اس کام کو کرتے ہیں۔ چونکہ بارشیں مارچ میں لاہور، راولپنڈی اور بعض شہروں میں معمول سے زیادہ ہیں تو جب بارش ہوگی تو automatic لاروا بنے گا اور لاروا automatic pupa بنے گا اور pupa پھر mosquito بنے گا۔ ہماری پہلی priority mechanical lamination ہوتی ہے جبکہ chemical application سے avoid کرتے ہیں یعنی fogging ہم اُس وقت کرتے ہیں جب اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کی کیبنٹ کمیٹی بنائی ہوئی ہے جسے وہ Chair کرتے ہیں۔ ڈی سی اوز کی میٹنگ میں کر رہا ہوں اور جہاں ہمیں ضرورت ہوتی ہے تو ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی request کرتے ہیں تو اس پر پورا ایک ڈھانچہ بنا ہوا ہے، ٹاؤن کمیٹیاں ہیں جس میں پارلیمنٹیرینز، مختلف محکموں کے افسران، ٹاؤن آفیسرز اور ڈسٹرکٹ آفیسرز شرکت کرتے ہیں اور overall ہماری تیاری بالکل مکمل ہے Dengue Expert Advisory Group, Public Sector Hospitals, Private Hospitals اور جنرل پریکٹیشنرز کی ٹریننگ مکمل ہے جبکہ ہمارے پاس کیمیکل وافر مقدار میں موجود ہے۔ IRS ہمارے foggers سارے کام کر رہے ہیں اور weekly monitoring ہم خود بھی کر رہے ہیں۔ راولپنڈی

میں جا کر میں نے خود meetings کی ہیں اور پرسوں فیصل آباد بھی اسی سلسلے میں گیا ہوا تھا۔ جو لاروا اس وقت مل رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ غالباً جو خبر میری بہن تک پہنچی تھی، یہ ہمارے اپنے سسٹم کی جاری کردہ خبر ہے۔ میں یہ بات اس ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ پنجاب وہ صوبہ ہے جہاں پر ڈینگی پر انتہائی منظم طریقے سے کام ہوتا ہے۔ ہم مریضوں کی exact تعداد بتاتے ہیں کیونکہ مریضوں کی تین categories ہیں suspected ہے، probable اور confirm ہے۔ جب مریض confirm ہوتا ہے تو ہم میڈیا کے لئے خبر جاری کر دیتے ہیں۔ یہ لاروا جو ہمیں ملتا ہے تو ہم اس میں اپنے لوگوں کو سپورٹ کرتے ہیں کیونکہ اسے چھپانا نہیں ہے اور ویسے بھی یہ community disease ہے۔ اس کی جہاں حکومت پر ذمہ داری آتی ہے تو کمیونٹی کی بھی ایک ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنے گھر، اپنے روم کولرز اور اپنے گھر کی چھت کو صاف رکھیں۔ اگر یہ لاروا ملتا ہے commercial junkyard میں، commercial sites میں یا فیکٹریوں میں تو پھر ہم قانونی کارروائی کرتے ہیں لیکن گھروں میں ہم نوٹس کی حد تک کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ گھروں کی تعداد بہت زیادہ ہے لہٰذا بارشیں غیر معمولی ہیں اور میں معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں حکومت پنجاب اور تمام محکمے کیونکہ اس میں محکمہ صحت involve نہیں ہے، ہماری کیبنٹ کمیٹی میں ایجوکیشن کے لوگ بھی ہیں جس کے سیکرٹری شرکت کرتے ہیں، اوقاف کے لوگ بھی ہیں اور ہم مساجد کے ذریعے عوام کو awareness دیتے ہیں، اس میں مختلف محکمے جن میں ایل ڈی اے، واسا، PITB اور ریسکیو 1122 تو یہ بہت comprehensive سسٹم ہے جس پر ہم پانچ سال سے کام کر رہے ہیں۔ اس وقت میں جو آپ سے بات کر رہا ہوں تو دنیا میں فلپائن، تھائی لینڈ، انڈیا، چائنا اور سری لنکا میں مریض موجود ہیں اور بدقسمتی سے وہاں پر اس سال اموات بھی ہوئی ہیں۔ میں یہ بات ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ پچھلے سال راولپنڈی میں کنٹونمنٹ ایریا سے اس کی ایک outbreak ہو گئی تھی اور اس پر 1200 patients آئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ڈاکٹروں کا credit ہے کہ ان 1200 patients میں سے کسی کی موت واقع نہیں ہوئی۔ ویسے جو International standard ہے بعض اوقات وہ بدقسمتی سے ایک یا دو فیصد mortality ہو جاتی ہے لیکن ہم نے preventive side اور clinical side یعنی دونوں سائیڈ پر بڑی محنت کے ساتھ کام کیا ہے۔ اس سیزن میں بے پناہ محنت کی ضرورت ہے اور ہم انشاء اللہ پوری محنت کریں گے اور ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہم نے جس طرح

پچھلے سالوں میں ڈینگی کو مکمل طور پر کنٹرول کیا ہوا ہے اور اس سال بھی بہتر سے بہتر نتائج دینے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! محترمہ نے یہ پوائنٹ raise کیا تھا اس لئے پہلے ان کی بات سن لیں پھر آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں مشیر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ڈینگی کے حوالے سے اس وقت جو بھی کاوشیں یا کوششیں ہو رہی ہیں انہوں نے ایوان کو آگاہ کیا لیکن میں بھی ایک شہری ہونے کی حیثیت سے اور being a parliamentarian میری بات کو یہ نہ سوچا جائے کہ بطور اپوزیشن میں اس چیز کو mark کر رہی ہوں یا pinpoint کر رہی ہوں۔ میرا concern بھی یہی تھا کہ مختلف اخبارات میں جو ڈیٹا آ رہا ہے اور جو پچھلے ڈیڑھ ہفتے سے آ رہا ہے تو میں نے اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوال کیا تھا۔ یہاں پر میں آپ کے توسط سے مشیر صحت کو بتانا چاہوں گی کہ پچھلے سال جب گرمیاں شروع ہوئی تھیں تو میں نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے request کر کے سپرے کروایا۔ اس سے پچھلے سال بھی میں نے سپرے کروایا جو کہ بے اثر تھا اور اس سال normal مچھر کے لئے جو سپرے کروایا وہ بھی بے اثر تھا۔ میں نے جب ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا کہ اس سپرے کے بے اثر ہونے کی کیا وجہ ہے کہ 15 منٹ کے لئے بھی میرے گھر میں کسی بھی جگہ پر مچھر مرا ہوا نہیں پایا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت پنجاب کو یہ لکھ کر بھیجا کہ آپ نے جو سپرے ہمیں دیا ہے اس سے یہ مچھر immune ہو چکا ہے اور اب یہ دوائی اس مچھر پر اثر نہیں کرتی۔ میں مشیر صحت سے request کروں گی کہ اگر ایسی بات ہے جو کہ ثبوت کے طور پر میں خود بتا رہی ہوں کہ میں یہ تجربہ کر چکی ہوں تو ہمیں اس کے لئے بھی کوئی پیش بندی کر لینی چاہئے کیونکہ اگر لاروا بڑھ گیا تو پھر ہمارے تحفظات درست ہو سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ نے بھی اسی حوالے سے بات کرنی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے کسی اور معاملے پر بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ پھر آپ تشریف رکھیں۔ جی، مشیر صاحب!

مشیر صحت برائے وزیر اعلیٰ (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! لاروے کا سپرے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لاروے کو ہم mechanically eliminate کرتے ہیں، ہم chemical

applications سے avoid کرتے ہیں۔ ہماری ٹیکنیکل کمیٹیاں ہمیں گائیڈ کرتی ہیں۔ جہاں تک میری بہن نے سپرے کی بات کی ہے تو ہم جو فوگنگ کرتے ہیں تو وہاں سے مچھر کا evidence ملتا ہے اور اس کا تعلق مقامی ڈی ڈی او کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ ڈیٹا ہمارے پاس آتا ہے۔ جو insecticide ہم استعمال کرتے ہیں وہ WHO approved کرتے ہیں اور imported کرتے ہیں لیکن اگر میری بہن کو کوئی شکایت ہوگی، ہم اس کا ٹرائل کئی labs سے کرواتے ہیں۔ زراعت والے بھی اس پر کرتے ہیں، ہماری زرعی یونیورسٹی کی لیبارٹری ہے جس سے ہم چیک کرواتے ہیں لیکن اگر آپ کی کوئی ایسی شکایت ہوگی تو میں اس کا ازالہ کروں گا چاہے مجھے اس ایوان میں آکر مطلع کردیں لیکن ہمارے پاس جو insecticide ہے وہ WHO سے approved ہے اور imported ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ صبا صادق صاحبہ!

محترمہ صبا صادق: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج 100 کے لگ بھگ خواتین پنجاب اسمبلی کے باہر کسی issue پر احتجاج کر رہی تھیں اور ان کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ "کمیونٹی مڈوائف" تھیں جن کا حکومت کے ساتھ کام کرنے کا اپنی اپنی کمیونٹی میں تین سال کا bound period تھا۔ مشیر صحت برائے وزیراعلیٰ، خواجہ سلمان رفیق اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ان کے اس احتجاج کا نہ صرف فوری طور پر نوٹس لیا بلکہ ان کے جائز مسئلے کو حل کرانے کے لئے محکمہ صحت کو فوری طور پر directions دیں۔

جناب سپیکر! میں ان خواتین سے ملی اور جیسے مشیر صحت اور وزیراعلیٰ پنجاب نے ان خواتین کے جائز مسئلے کو حل کرنے کے لئے حکومت کو ہدایات دیں، ان خواتین کا جائز مسئلہ تھا کہ bound period ختم ہونے کے بعد انہیں سرکاری طور پر بھرتی کیا جائے اور ان کی کوالیفکیشن کے مطابق BHUs میں ان سے سروسز لی جائیں۔ سیکرٹری صحت نے انہیں وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے اور مشیر صحت کی طرف سے یہ یقین دہانی کرادی ہے کہ ان خواتین کو ان کے bound period ختم ہونے کے بعد سے first, second and third badge جو ہے انشاء اللہ تعالیٰ as per rules & regulations advertise کرکے Government jobs میں بھرتی کیا جائے گا اور اس کے بعد انہیں مقامی BHUs میں appoint کرکے ان کی خدمات عوام الناس کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! آپ کی خدمت میں اور ایوان کے سامنے یہ گزارش رکھنی تھی جیسے ہماری بہن فائزہ احمد ملک صاحبہ نے آتے ہی ایوان میں ان کا مسئلہ اٹھایا۔ الحمد للہ ان کے احتجاج کا حکومت نے نوٹس لیتے ہوئے ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے محکمہ صحت کو ہدایات جاری کر دی ہیں اور انشاء اللہ ان خواتین کو جیسے prescribed جو Government jobs کا ہمارا طریق کار ہے تو وہ انہیں انشاء اللہ مہیا کر دی جائیں گی۔ شکریہ

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ امجد علی جاوید صاحب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ممانعت شیشہ نوشی 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014, moved By Ch Shahbaz Ahmed, MPA/PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014, moved By Ch Shahbaz Ahmed, MPA/PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اوراب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014,
moved By Ch Shahbaz Ahmed MPA/PP-143

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے علم میں ایک بات لانا چاہتا ہوں اور خوش قسمتی ہے کہ اس وقت منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں اور شاید ایجوکیشن منسٹر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہیں بلایا جائے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر وہ آجاتے تو زیادہ بہتر تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر ایجوکیشن کو بلالیں۔ جی، شیخ صاحب!

پرائیویٹ سکولوں کو دائرہ کار میں لانے کے لئے قانون سازی کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کر رہا تھا کہ تین دن پہلے لاہور ہائی کورٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ آپ پرائیویٹ سکولز کے بارے میں legislation مکمل کر لیں۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے 2009 میں پرائیویٹ سکولز کے بارے میں پہلی تحریک التوائے کار move کی۔ حسب معمول ایک سیدھا سادہ اور گھڑا گھڑایا جواب آیا جس کے بعد وہ dispose of ہو گئی۔ 2011 میں پھر میں نے اس معاملے کو اٹھایا تو کہا گیا کہ ہم اس پر legislation کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر تعلیم (رانا مشہود احمد خان) ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! اب پنجاب حکومت کی طرف سے ہائی کورٹ میں یہ assurance دی گئی کہ ہم اس پر legislation کرتے ہیں۔ میں یہ بات اس لئے کہنا چاہ رہا ہوں کہ جب ایوان کا کوئی بھی معزز

ممبر کوئی معاملہ اٹھاتا ہے تو یہاں پر ایک جواب آ جاتا ہے اور اس کے بعد وہ dispose of ہو جاتا ہے۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ میرے بھائی عطاء مانیکا صاحب بھی بیٹھے ہیں جب انار کلی میں تیرہ لوگ جلے تھے تو میں نے یہ معاملہ اٹھایا تھا کہ جب وہاں پر کوئی حادثہ ہو گا تو وہاں پر ریسکیو نہیں ہو سکے گا اب وہاں پر پھر ایک بلڈنگ گری ہے۔ کوئی بھی issue ہو اگر آپ نے اس ایوان کو مقتدر بنانا ہے تو یہاں پر کوئی کام ہونا چاہئے نہ کہ پہلے ہائی کورٹ کی direction آئے اس کے بعد legislation ہو۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آج آپ اس پر منسٹر صاحب سے ذرا یہ پوچھ لیں کہ 2009,2011 اور 2015 اگر یہ legislation ہو جاتی تو کتنا اچھا ہوتا۔ یقین کیجئے کہ بچوں کے والدین اپنا پیٹ کاٹ کر پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں دے رہے ہیں، لوگ انتہائی پریشان ہیں، 25,30 ہزار روپے چھوٹے سے بچے کی فیس ہے اور ان کا ایک مافیا ہے۔ اس وقت پاکستان کا بہترین بزنس پرائیویٹ سکول، کالج اور یونیورسٹی بنانا ہے۔ میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس میں ایک ہزار فیصد سے بھی زیادہ منافع ہے اور اگر اس طرح کا کوئی Law آ بھی رہا ہے تو مجھے خطرہ ہے کہ وہ teethless ہو گا، اس کے اندر کوئی ایسی بات نہیں ہو گی کہ پرائیویٹ سکول کے لوگ جو اس طرح قوم کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں ان کا کچھ کیا جا سکے۔ شاید آپ بھی پنجاب یونیورسٹی سے پڑھے ہوں لیکن پنجاب یونیورسٹی کے تابوت میں جو کیل ٹھوکنے والے تھے وہ یہی پنجاب یونیورسٹی کے لوگ تھے اور آج حالات یہ ہیں کہ دو سو سال کو سامنے رکھ کر پنجاب یونیورسٹی بنائی گئی تھی اس کے ٹکڑے کر کے کہیں شادی ہال بنتا ہے، کہیں مال بنتا ہے، کہیں Daewoo کو دیا جاتا ہے۔ ہم کس دور سے گزر رہے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ پرائیویٹ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں جو کچھ کر رہی ہیں اس کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے اگر اس پر ہائی کورٹ direction دیتی ہے تو پھر ہم legislation کرنے کو تیار ہیں لیکن کسی معزز ممبر کے کہنے پر کیوں legislation نہیں ہوتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! آج شیخ صاحب تھوڑا لیٹ آئے ہیں ان کے آنے سے پہلے جب پرائیویٹ سکولز اور fee structure کی بات ہوئی تھی تو میں نے ایوان کو apprise کیا تھا کہ پہلی دفعہ ہم نے کمیٹی form کی تھی جس کمیٹی نے پرائیویٹ سکولز کی categories بنانے کے حوالے سے کام شروع کیا تھا۔ ان کی A+,A,B,C category fees structure, area, teachers ان تمام کا پہلی دفعہ احاطہ کیا جا رہا ہے۔ اسی حوالے سے ان کی فیس بڑھانے کا procedure بنایا جا رہا ہے اور ان تمام چیزوں کے لئے Private Schools Regulatory

Authority کے Bill پر working ہوئی۔ ہم نے تمام پرائیویٹ سکولز کے stakeholders کو اکٹھا کیا جس میں eminent educationists بھی تھے۔ ہم نے سول سوسائٹی، پرائیویٹ سکول، پبلک سکول اینڈ پبلک انسٹیٹیوشنز کے لوگوں کو بھی لیا۔ ان تمام کو بٹھا کر اتھارٹی بنائی ہے یہ اتھارٹی ایک دفعہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھی آئی۔ اس کمیٹی میں جو اعتراضات لگے وہ دوبارہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس گئے، لاء ڈیپارٹمنٹ اس کو دوبارہ vet کر کے بھیج رہا ہے اور جب یہ اتھارٹی دوبارہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس آئے گی تو اس دفعہ ہم نے یہ سوچا ہے کہ وہاں لانے سے پہلے ہم اس پر public debate بھی کرائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ واقعی بہت بڑا issue ہے اور اس issue پر والدین پتا نہیں کس طرح اپنے بچوں کے لئے، ان کے سنہرے مستقبل کے لئے اس ظالمانہ fee structure کو برداشت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ سکولوں کی من مانیوں پر بھی حکومت بہت clear ہے، ہم نے اس پر اپنا homework complete کر لیا ہے۔ ہم کچھ دن بعد اس کو public debate کے لئے open کرنے جا رہے ہیں اور پھر جو بھی فائنل ہوگا وہ کیا جائے گا۔ اس کے اندر پرائیویٹ کالج اور یونیورسٹیوں کی بھی بات کی گئی ہے۔ ہم اس وقت total education کے structure کو reform and revamp کر رہے ہیں۔ اس کے اندر جو مافیا اور cartels ہیں جن کا ایجوکیشن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی پراپرٹی ڈیلر ہے، کوئی کچھ ہے وہ صرف پیسے کے زور پر ایجوکیشن میں آ گئے ہیں ہم ان تمام کا نہ صرف سکولز ایجوکیشن کے level پر بلکہ ہائر ایجوکیشن کے level پر خاتمہ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم جلد ہی پنجاب کے عوام کو خوشخبری دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بہت بات ہو گئی ہے، اب کسی کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ان کے کہنے پر نہیں ہو رہا ہے وہ ہائی کورٹ کے کہنے پر ہو رہا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! جس کے کہنے پر ہو رہا ہے ہو تو رہا ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ وہ آج نہیں آ سکیں گے لہٰذا توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جام پور (راجن پور) میں محکمہ انہار کی کروڑوں روپے کی اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ تحاریک استحقاق کوئی نہیں ہے اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 161/15 میاں نصیر احمد کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس میں متعلقہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے کہا تھا کہ ہم حد بندی 7-اپریل تک مکمل کر لیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو 7-اپریل کے بعد تک pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ گوندل صاحب! آپ ان سے رابطہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 164/15 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پی آئی سی لاہور اور دیگر ہسپتالوں میں سہولتوں کا فقدان

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ پی آئی سی میں مریضوں کی ایک بہت بڑی تعداد علاج کے لئے آ رہی ہے جو اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ لوگوں کو اس علاج گاہ پر اعتماد ہے جس کی وجہ سے وہ اس ہسپتال کا ایک بڑی تعداد میں رخ کرتے ہیں۔ یہ بات بھی وزن رکھتی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ دل کے امراض میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت اس فرض سے قطعاً غافل نہیں کہ لوگوں کو علاج کے لئے بہترین سہولیات مہیا کی جائیں اس لئے حکومت اس کوشش میں ہے کہ موجودہ سہولیات کو اپ گریڈ کیا جائے اور پی آئی سی میں موجودہ ایمرجنسی میں زیادہ گنجائش پیدا کی جائے۔ اس مقصد کے لئے قائم ہسپتال کا بورڈ بھی مکمل تندہی سے کام کر رہا ہے اور اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ ایمرجنسی کو حکومت کے تعاون سے وسیع کیا جائے۔ یہاں یہ بات بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ تدریسی ہسپتالوں میں دل کے علاج کے ماہر ڈاکٹرز اور انتظامات

موجود ہیں اور تمام ڈاکٹر حضرات اور دیگر عملہ پوری تندہی اور جاں فشانی سے لوگوں کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ حکومت اس بات کی کوشش بھی کر رہی ہے کہ دل کے علاج کی یہ سہولیات ضلعی ہسپتالوں میں باہم پہنچائی جائیں۔ اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر نہ صرف پی آئی سی بلکہ دیگر ہسپتالوں میں بھی جتنے بھی مریض اس مرض کے حوالے سے آتے ہیں ان کو باہم سہولتیں پہنچانے، بروقت اور مؤثر علاج کرنے کے لئے حکومت ہمہ وقت تگ و دو میں ہے اور متعلقہ ہسپتال میں بھی سہولتیں باہم پہنچانے کے لئے حکومت کوشاں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں request کروں گا کہ آپ ایوان سے sense لے لیں اور اس تحریک التوائے کار کو بحث کے لئے منظور فرمائیں کیونکہ اس میں بنیادی طور پر یہ کہا گیا کہ وہاں لوگ مطمئن ہیں اس لئے وہاں جا رہے ہیں۔ یہ جواب بالکل غلط ہے آپ ایوان کی sense لے لیں کم از کم میرا فرض ادا ہو جائے گا اگر ایوان کہے گا کہ اس پر بحث نہیں کرنی تو کوئی بات نہیں۔ یہ بالکل جواب غلط آیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اگر اس پر بحث کرنی ہے تو جس دن محکمہ صحت پر general discussion ہو اس پوائنٹ کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پچھلی دفعہ بھی general discussion نہیں ہوئی میری چار تحاریک التوائے کار general discussion کے لئے ختم ہوئیں۔ اس کے اندر بالکل جواب غلط دیا گیا جبکہ پی آئی سی کا اتنا برا حال ہے ان کو کیا اعتراض ہے آپ ایوان کی sense لے لیں۔ میں بھی تو risk لے رہا ہوں میں بھی تو کہتا ہوں کہ بات ریکارڈ پر آ جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پی آئی سی میں کوئی بھی جا کر صورتحال دیکھ لے اس کو اندازہ ہو جائے گا لہٰذا اس پر بحث بھی ہونی چاہئے اور کمیٹی بھی بننی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب نے اس تحریک التوائے کار پر ایوان سے sense لینے کے لئے کہا ہے جو اس تحریک التوائے کار کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو معزز ممبران تحریک التوائے کار کے حق میں تھے
وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

شیخ صاحب!62 ممبران اس تحریک کے حق میں نہیں ہیں للہذااس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیوں pending کر دیں؟ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیااس وقت ایوان میں 62 ممبران ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! جو rules میں ہے میں نے تواس کے مطابق چلنا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم ایک تاریخ رقم کرنے جارہے ہیں۔ میں پی آئی سی کے بارے میں بات کرتا ہوں، لوگ interest نہیں لیتے، لوگوں کا بیڑہ غرق ہوا ہوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے rules کے مطابق چلنا ہے ۔ میں اس پر بحث نہیں کر سکتا۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 165 ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرا یہ خیال ہے کہ جس دن ہیلتھ کے issue پر debate ہو تو اس پر بات کر لیں، ویسے اگر آپ چاہیں تو ہماری معزز ممبر ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا ہیں جو کہ پی آئی سی کی بورڈ ممبر ہیں، جتنا کام آج کل وہاں پر ہو رہا ہے، اگر آپ ان کو پانچ منٹ دیں تو وہ ان سب کو explain کر دیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اب میں اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر چکا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 165 شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری پہلی تحریک التوائے کار کا کیا بنا؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا ہے۔ ہیلتھ پر کوئی ایک دن مقرر کر لیتے ہیں جب آپ کہیں اس پر بحث کر لیں گے، اس پر آپ یہ بات کر لیجئے گا یا پھر آپ نے مجھے ایوان کی sense کا کہا ہے تو ایوان نے آپ کا ساتھ نہیں دیا۔

شیخ علاؤالدین: آپ کے پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیں تو آپ نے اس تحریک التوائے کار کو pending نہیں کیا۔ میں پھر کورم point out کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، تحریک التوائے کار نمبر 165 ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں پھر واک آؤٹ کر جاؤں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر چکا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے غلط کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں تو آپ پھر اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیوں کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ جذبات میں آ کر اب ایسی باتیں کر جاتے ہیں۔ آپ Chair کے بارے میں کیوں کہہ رہے ہیں کہ میں غلط کہہ رہا ہوں۔ میں نے جو کہا ہے وہ میں نے رولز کے مطابق کہا ہے۔ آگے آپ کی مرضی ہے آج جو کچھ مرضی کریں۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ جی، تحریک التوائے کار نمبر 165، گوندل صاحب! آپ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور محکمہ صحت پنجاب کے درمیان جنگ سے طلباء و طالبات اور والدین شدید ذہنی دباؤ کا شکار

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ آئین پاکستان میں 2012 میں کی گئی اٹھارہویں ترمیم کی وجہ سے صوبوں کو کچھ شعبہ جات میں خود مختاری دی گئی تھی۔ ان شعبہ جات میں ایک شعبہ صحت کا بھی تھا۔ اٹھارہویں ترمیم میں تفویض کردہ اختیارات کے مطابق صوبے محکمہ صحت کے شعبہ میں مکمل طور پر خود مختار بنائے گئے تاہم صوبوں کو کچھ اختیارات ابھی تک حاصل نہیں ہوئے جس کی واضح مثال محکمہ صحت ہے اس کے شعبہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کو وفاق نے ابھی تک صوبوں میں قائم میڈیکل کالجز کو کنٹرول کرنے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ بعض اوقات صوبوں کی مشاورت کے بغیر میڈیکل کالجز کو نوٹس دیتی رہتی ہے۔ حال ہی میں پنجاب کے سرکاری میڈیکل کالجز کو چند چھوٹے مسائل کی بنیاد پر غیر فعال کرنے کی سعی کی

گئی جو کہ سراسر ناانصافی پر مبنی ہے۔پی،ایم،ڈی، سی کے ایسے اقدامات سے صوبہ بھر میں زیر تعلیم طلباء اور اساتذہ میں بے چینی کی کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس معاملہ کو پی،ایم،ڈی، سی کے ارباب اختیارات تک پہنچا دیا ہے۔اس مسئلہ کا حل زیر غور ہے تاہم آئین پاکستان کی اٹھارہویں ترمیم کے اصل فوائد اس وقت حاصل ہوں گے جب وفاقی حکومت صوبوں کو مکمل خود مختاری دے گی۔ حکومت پنجاب محکمہ پی ایم ڈی سی اور صوبائی پی اینڈ سی کی طرز پر ایڈوائزری کورٹس کے قیام کی تجویز پر بھی غور کر رہی ہے تاہم ابھی یہ تمام امور ابتدائی مراحل میں ہیں،اس کے لئے قانونی و دیگر تقاضوں کو پورا کیا جائے گا جس کے لئے وقت درکار ہے۔انشاء اللہ یہ تقاضے پورے ہونے کے بعد متعلقہ ایڈوائزری کورٹس سے یہ معاملات حل کروائے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 171 ہے۔ جناب احمد شاہ کھگہ، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری صاحبہ کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس کے لئے عرض یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرما دیا جائے۔ جواب حاصل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 172 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو بھی pending فرما دیا جائے۔ جواب نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 292 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کی ہے۔

پارلیمانی برائے سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending فرمائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ میری 2013 کی ایک تحریک استحقاق ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! میں نے ابھی آپ کو floor نہیں دیا۔ میں ابھی آپ سے بات کرتا ہوں۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج اجلاس ختم ہو رہا ہے۔ مہربانی کریں، میری تین تحاریک التوائے کار ہیں جن کا پہلے بھی آپ نے حکم دیا تھا اور وہ اب آگے آ رہی ہیں۔ اگر آج اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو رہا ہے تو مہربانی کریں انہیں کہہ دیں کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔ یہ وہی تحاریک التوائے کار ہیں جن کا ابھی تک نمبر نہیں آ رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ میں انہیں pending کر دوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آج اجلاس فرض کیجئے کہ غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو رہا ہے تو میری تحاریک التوائے کار جو ہیں کیونکہ اگر کل اجلاس نہیں ہو گا تو پھر یہ lapse ہوں گی تو پھر یہ کہیں گے کہ یہ lapse ہو گئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب کی ان تحاریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر pre budget discussion ہے، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سالانہ بجٹ 16-2015 کے لئے معزز ممبران سے بجٹ تجاویز دینے کی غرض سے بحث مورخہ 27-مارچ سے 3-اپریل 2015 تک جاری رہی۔ آج وزیر خزانہ اس بحث کو wind up کریں گے۔ میں وزیر خزانہ کو دعوت دیتا ہوں۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا ٹھہریں۔ جی، فتیانہ صاحب!

تحریک استحقاق نمبر 2013/18 کے جواب کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری 2013 کی privilege motion لاپتا ہے جو کئی بار آپ کے اور سپیکر صاحب کے نوٹس میں دے چکا ہوا ہوں۔ میری تحریک استحقاق نمبر 18 ہے اور 2013 میں submit ہوئی تھی۔ وہ کدھر ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کس چیز کے حوالے سے تھی؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ ہمارے معزز ممبرز کے issues سے related تھی، سیکشن 3، سب سیکشن 4 پر عملدر آمد نہیں ہو رہا تھا، members salaries and privileges پر عملدر آمد نہیں ہو رہا تھا، اس کے related میری وہ privilege motion لا پتا ہے، اس کو دو سال ہو چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ ہی کی اس تحریک استحقاق پر وہ کمیٹی بنائی گئی تھی۔ آپ ہی کی request پر وہ ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ ہماری بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں discussion ہوئی، اس نے اپنی سفارشات دیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہمیں یہ کہتے رہے ہیں کہ آج وزیر خزانہ صاحب busy ہیں، کل جواب دے دیں گے، پرسوں دے دیں گے، انہوں نے Friday کو Monday کا وعدہ کیا تھا۔ مہربانی کریں ان سے آج پھر Monday ہے جواب لے دیں۔ اگر یہ آج جواب لے کر آئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر خزانہ!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس میں جیسے میں نے بتایا تھا کہ ایم پی ایز کی سیلریز کے حوالے سے تو لاء ڈیپارٹمنٹ اس کو ڈرافٹ کر رہا ہے اور وہ ہم انشاء اللہ اسمبلی کے اگلے اجلاس میں لے آئیں گے۔ جو ہم اگلے مہینے summon کریں گے۔ جہاں تک ہمارے اسمبلی کے ملازمین کی سیلریز کے حوالے سے ہے تو اس میں، میں آپ سے request یہ کروں گا کہ اگر آپ سپیشل کمیٹی کو دوبارہ refer کر دیں کہ اس میں کچھ issues ایسے تھے کہ جن پر سپیشل کمیٹی نے ان کو اس طرح thrash out نہیں کیا، اگر آپ اس کو دوبارہ refer کر دیں تاکہ ہم ان کو بھی اس کمیٹی میں دیکھ لیں کیونکہ ان پر لاء ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو reservations ہیں تو ہم اس کو دوبارہ سے اس میں thrash out کر کے دوبارہ لے آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو دوبارہ کمیٹی کے پاس بھجوائیں اور اگلے اجلاس تک اس کی جو رپورٹ ہے وہ کمیٹی ادھر آ کر پیش کرے۔

وزیرآبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جی، بالکل ٹھیک ہے۔ شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایک چیز تو already settled ہے اور جو دوسرا issue ہے وہ time pay and scale کا ہے اس کو segregate کر کے واپس specific order کریں کہ جو کمیٹی کے پاس واپس جانا ہے وہ specific point جس پر فنانس کمیٹی نے probe in نہیں کیا اس پر کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ فنانس کمیٹی کی جو بھی اس میں reservations تھیں وہ ان کو آگاہ کر دی جائیں گی۔ وزیر خزانہ چونکہ اس کمیٹی کا حصہ ہیں، وہ بتادیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جب وزیر خزانہ نے یہ فرمایا کہ وہ جو ملازمین کی تنخواہ کا معاملہ ہے وہ آپ نے مہربانی کی ہے کہ اس کو دوبارہ کمیٹی کے پاس refer کر دیا ہے لیکن اس کے لئے آئندہ اجلاس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس قانون میں یہ clear ہے کہ فنانس کمیٹی جو decision کرے گی اس پر implement ہو گا تو میرا خیال ہے کہ آپ اسی کے تحت مہربانی فرمائیں۔ اس میں اجلاس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں جی، پھر جس دن next Session آئے گا تو within ten days اس issue کو حل کریں۔ دس دن کے اندر اندر اس کے جو بھی problems ہیں ان کو یہاں پر بتائیں۔ منسٹر صاحب! آج آپ نے speech کو wind up کرنا تھا۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔۔۔(قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے۔ اجلاس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد
جناب قائم مقام سپیکر 7 بج کر 15 پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔ جی، وزیر خزانہ !
اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(۔۔۔جاری)

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تمام معزز ممبران اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنا حق نمائندگی ادا کرتے ہوئے pre budget discussion میں اپنی قیمتی آراء سے ہمیں مستفید فرمایا۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ ہماری گزشتہ حکومت نے یہ pre budget discussion کا آغاز کیا تھا اور pre budget discussion میں کم از کم چار دن pre budget کی discussion ہوتی ہے مگر آپ نے اس دفعہ مہربانی فرمائی اور پانچ دن اس معزز ایوان میں ہم نے pre budget discussion کی جس میں تقریباً 60 معزز ممبران نے حصہ لیا جن میں سے اپوزیشن کے چھ معزز ممبران تھے۔ میں معزز ایوان کے علم میں یہ حقیقت لانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے pre budget discussion کا آغاز کرایا اور رولز میں موجود کم از کم چار دن کی discussion کو بھی آگے بڑھایا۔ مزید برآں جب پچھلے سال pre budget discussion میں آپ نے جو تجاویز دی تھیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ سال کا بجٹ بنایا گیا جس

کا ثبوت پچھلے سال کے pre budget اجلاس کی کارروائی اور موجودہ سال میں ان سیکٹرز کے لئے بجٹ allocations کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ pre budget discussion میں آپ کی تجاویز اور مشاورت کو انتہائی سنجیدگی سے لیا جاتا ہے اور ان پر وسائل کے اندر رہتے ہوئے خاطر خواہ فنڈز بھی مختص کئے جاتے ہیں لہٰذا کچھ معزز ممبران کی طرف سے یہ بات کہنا کہ pre budget session محض ایک کارروائی ہے، مناسب نہیں ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے کچھ ممبران اس طرح کے پراجیکٹس جیسے health related projects تھے۔ میں آگے اس بارے میں بات کروں گا، جیسے ہیلتھ کے تھے، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے تھے، پھر ایجوکیشن کے حوالے سے بھی تھے۔ جس طرح کہ آج وقفہ سوالات تھا تو ایجوکیشن پر ہمارے کافی ممبران کا concern تھا۔ اس طرح بہت ساری چیزیں جو میگا پراجیکٹس کے طور پر ہیں جس سے پورے صوبے کے عوام کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہم pre budget discussion میں سے بالکل وہ تجاویز لیتے ہیں اور یہ بات درست ہے کہ کچھ ہمارے ممبران کا خیال ہے کہ pre budget discussion کا کوئی فائدہ نہیں، اس کا بالکل فائدہ ہے اور ہم ان اضلاع میں سے جوان کے میگا پراجیکٹس ہوتے ہیں، ان کی ضلعی سطح پر اور تحصیل کی سطح پر، ان کی constituency میں بھی اگر کوئی میگا پراجیکٹ ہے تو ہم اس کو لیتے ہیں، جس سے عوام کو اور overall اس تحصیل اور ضلع کے لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہاں پر کچھ ہمارے معزز ممبران اپنی constituencies کے حوالے سے بہت چھوٹے miner قسم کے پراجیکٹس discuss کرتے ہیں تو اس کے لئے وہاں پر ان کا ایم پی اے فنڈ بھی انہیں دیا جاتا ہے۔ انہوں نے اگر کوئی اپنی سڑک، گلی یا کوئی چھوٹا موٹا اس طرح کا پراجیکٹ مکمل کرنا ہے اور اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس، تحصیل اور ٹاؤن کے ٹی ایم ایز کے فنڈز بھی ہوتے ہیں جس سے وہ چیزیں مکمل کروا سکتے ہیں۔ یہ pre budget discussion جو کہ پنجاب بجٹ کے حوالے سے ہوتی ہے تو اس میں ہم overall ان کے سارے میگا پراجیکٹس کو لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! موجودہ pre budget session میں معزز ممبران کی طرف سے مختلف سیکٹرز میں بجٹ مختص کرنے پر زور دیا گیا ہے جن میں امن وامان اور پولیس کی کارکردگی میں بہتری اور اصلاحات، معزز ممبران کا ترقیاتی منصوبہ جات کی نشاندہی میں مؤثر کردار، خواتین، اقلیت، کسان، خصوصی افراد، نوجوان اور مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے بجٹ کی فراہمی، صاف پانی کی فراہمی اور

نکاسی آب کے منصوبہ جات، سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور فارم ٹو مارکیٹ روڈز کے فنڈز کی فراہمی، لڑکیوں، لڑکوں کے لئے فنی تعلیم کے اداروں کا قیام، ترقیاتی سکیموں کی بروقت تکمیل کے لئے مؤثر نظام کا قیام، ٹیکس وصولی کے نظام میں مزید اصلاحات، محکمہ تعلیم اور صحت کے فنڈز میں اضافہ، زرعی اجناس، پانی کی فراہمی، کھالہ جات کی پختگی، لائیو سٹاک اور محکمہ انہار کے بجٹ میں اضافہ، انرجی کے منصوبہ جات، ٹرانسپورٹ کے مزید ذرائع کی فراہمی، 1122 سروسز کا بقیہ تحصیلوں میں قیام، ماہی گیری، جنگلات اور جنگلی حیات کی سکیموں کو ترجیحی بجٹ کی فراہمی، نوجوانوں اور خواتین کے لئے سپورٹس کی سہولیات میں اضافہ۔

جناب سپیکر! میں اب ان تمام امور کو انفرادی طور پر معزز ممبران کے سامنے پیش کروں گا تاکہ اس بات کا احاطہ ہو سکے کہ موجودہ حکومت pre budget discussion کو کس حد تک سنجیدگی سے لیتی ہے۔ ہمارے صوبے کو درپیش امن و امان کے حالات ہماری معیشت کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہیں لہٰذا معاشی حالات کو بہتر کرنے کے لئے امن و امان کے اداروں کی بہتری کے لئے خاطر خواہ فنڈز مختص کرنا ضروری ہیں اسی لئے پولیس اور جیلوں کی سکیورٹی کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب کی خصوصی دلچسپی سے بہت سے نئے منصوبے شروع کئے گئے ہیں جن میں counter terrorism force کی تشکیل، 160 ملین روپے سے 80 پولیس سروس سنٹرز کا قیام، 20 complaint handling centres کا قیام اور dolphin force کا قیام شامل ہے۔ جیلوں کی چار دیواری، جدید آلات، سکیورٹی اور ضروری گاڑیوں کی فراہمی شامل ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عوام کے تعاون سے جلد از جلد امن و امان کی صورتحال میں بہتری لا سکیں تاکہ معیشت کا پہیہ ترقی کی طرف گامزن ہو سکے۔

جناب سپیکر! تعلیم کا شعبہ بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہے لہٰذا دیہی اور پسماندہ علاقوں کے عوام کے لئے تعلیم کی فراہمی کے لئے بہت سے منصوبوں پر پہلے سے ہی کام ہو رہا ہے۔ آئندہ مالی سال میں معزز ممبران کی آراء کی روشنی میں سکولوں کی اپ گریڈیشن نئے کالجوں کا قیام، missing facilities کی فراہمی، خالی اسامیوں کو پُر کرنا، مفت کتابوں کی فراہمی، کوالٹی ایجوکیشن اور خادم اعلیٰ پنجاب کے پروگرام "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" کے لئے زیادہ رقوم مختص کی جائیں گی جو کہ موجودہ حکومت کی تعلیمی ترجیحات کا ثبوت ہے۔ ہماری حکومت کی ترجیحات میں ٹیکنیکل ایجوکیشن بھی شامل ہے جس کے لئے معزز ممبران کی تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں ترجیحی بنیادوں پر

فنڈز مختص کئے جائیں گے۔ معزز ممبران اسمبلی نے جو تجاویز دی ہیں ان کی روشنی میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں Rural Health Units, Basic Health Units, Trama Centres, Kidney Centres کی تعمیر کے لئے زیادہ فنڈز مختص کرتے ہوئے کوالٹی ادویات اور آلات جراحی کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ مزید برآں ضلع و تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں missing infrastructure کی فراہمی کے لئے اگلے مالی سال میں زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ غریب عوام کو مفت علاج کی فراہمی کے لئے پنجاب میں ہیلتھ انشورنس کا منصوبہ بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! عوام کو صحت کی اعلیٰ سہولیات کی فراہمی کے تسلسل میں 1122 کا دائرہ کار مزید بڑھایا جائے گا اور ترجیحی بنیادوں پر آئندہ مالی سال کے بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں گے جن میں 2۔ارب 40 کروڑ روپے کی لاگت سے 62 ایمرجنسی سنٹرز بقایا تحصیلوں میں قائم کئے جائیں گے۔ ہماری حکومت نے عوام کو صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں جن میں 36 اضلاع میں 13۔ارب پر محیط 1500 فلٹریشن پلانٹ کے ذریعے صاف پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات خصوصی ترجیح میں رکھے گئے ہیں۔ مزید برآں دیہی علاقوں میں صفائی کی بہترین سہولیات کی فراہمی کے لئے 400 ملین روپے سے دیہی علاقہ جات کے گھروں میں لیٹرین بنانے کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے جس سے گندگی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا خاتمہ ہوگا۔ اس کے علاوہ صاف پانی کمپنی کو فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے وافر فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! صوبے میں توانائی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے خادم اعلیٰ پنجاب نہ صرف منصوبہ بندی کر رہے ہیں بلکہ اس حوالے سے بہت سے منصوبوں پر دوست ممالک کی مدد سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے اس حوالے سے معزز ممبران اسمبلی نے اپنی آراء کا اظہار کیا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ توانائی کی کمی کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے مزید فنڈز فراہم کئے جائیں گے جس سے چھوٹے hydro power projects کے علاوہ solar, wind power, biomass کوئلے اور LNG سے چلنے والے پاور پلانٹس لگائے جائیں گے۔ اپوزیشن کے کچھ ممبران نے یہ کہا کہ انرجی سیکٹر میں صوبائی حکومت نے کوئی کام نہیں کیا تو میں ان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہمارا 100 میگاواٹ کا سولر پاور پراجیکٹ پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ اس مہینے کے آخر تک یا اگلے مہینے وزیراعلیٰ، وزیراعظم صاحب سے اس کا inauguration کرائیں

گے اس کے علاوہ بھی ہمارے further projects پر کام ہو رہا ہے اور آہستہ آہستہ بجلی main grid میں آتی چلی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! معزز ممبران نے infrastructure کی بہتری اور خاص طور پر سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے منصوبہ جات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ روڈ کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں لہٰذا ہماری حکومت موجودہ سال میں روڈ سیکٹر کے جاری ترقیاتی منصوبہ جات کو نہ صرف مکمل کرے گی بلکہ نئے منصوبہ جات کے لئے فنڈز مختص کرے گی۔ اس سلسلے میں موجودہ سال میں خادم اعلیٰ نے خصوصی طور پر دیہی عوام کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے دیہات کی کھیتوں سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر و توسیع، بحالی اور ان کی 10 سے 12 فٹ تک کشادگی کے لئے 150۔ ارب روپے سے دو مراحل میں "خادم پنجاب روڈ" پروگرام شروع کیا ہے جس سے دیہی علاقوں کو نہ صرف مارکیٹ تک آسانی سے رسائی ہوگی بلکہ ان کے لئے روزگار کے مزید مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ میں معزز ممبران کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ان کے فنڈز کی ترسیل کسی بھی ضلع میں یونین کونسل کی تعداد کے تناسب سے کی جائے گی۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب نہری نظام کی بہتری اور سیلاب کی روک تھام کے لئے بھرپور کوشاں ہے اور آپ کی قیمتی آراء کی روشنی میں دستیاب وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے مالی سال میں نہروں کی مرمت، بحالی، کشادگی، نئے ڈیم اور فلڈ بند کی تعمیر، نہروں کی ٹیل تک پانی کی فراہمی اور lining کے منصوبہ جات شامل کئے جائیں گے۔ زراعت کا شعبہ بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہے اس حوالے سے معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے جو تجاویز دی گئی ہیں ان کی روشنی میں کاشتکاروں کو زرعی آلات بشمول لیزر، leveler گرین ٹریکٹر کے سستے نرخوں پر فراہمی، بے موسمی سبزیوں کا رواج، پوٹھوہار میں زیتون کی کاشت اور زرعی کارکنوں کی استعداد کار بڑھانے کے منصوبہ جات اگلے مالی سال میں بشمول سبسڈی شامل کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت دیہی عوام کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی بھرپور کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ آپ سب کی آراء کی روشنی میں اگلے مالی سال کے بجٹ میں لائیو سٹاک کے شعبے کے لئے وافر فنڈز مختص کئے جائیں گے جن میں جانوروں کے لئے ضروری ادویات کی خریداری بھی شامل ہوگی۔

جناب سپیکر! خواتین ہمارے معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں لہٰذا موجودہ حکومت نے خواتین کو ترقی کے مزید مواقع فراہم کرنے کے لئے بہت سے نئے پروگرام شروع کئے ہیں جن میں خاتون محتسب کے دفتر کا قیام، خواتین کے ملازمتوں کے کوٹے میں اضافہ، ہاسٹلز کی فراہمی، day care centres اور women helpline شامل ہے۔ مزید برآں مختلف قوانین کا جائزہ لے کر ان میں gender friendly ترامیم کی جا رہی ہیں جن سے women empowerment میں اضافہ ہوگا اور ان سہولیات کی فراہمی کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں خاطر خواہ فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت کی بنیادی ترجیحات میں سے ایک ترجیحی سپورٹس بھی ہے جس کے لئے موجودہ سال میں نوجوانوں کو سپورٹس کے بے شمار events فراہم کئے گئے اور آئندہ سال بھی مختلف اضلاع میں معزز ممبران کی آراء کی روشنی میں سپورٹس گراؤنڈز، سٹیڈیم کی تعمیر و مرمت اور بحالی کے لئے وافر فنڈ مختص کئے جائیں گے۔ ہمارے اقلیتی بھائی بہنوں کی بہبود اور ترقی بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہے لہٰذا میں معزز اقلیتی ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں موجودہ سال کی نسبت زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بجٹ سازی کے مرحلے میں مختلف کمیٹیوں کی آراء اور انتظامی مشینری کی مدد سے بجٹ سازی کے عمل کو عوام کی امنگوں کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے جس میں معزز ممبران کی آراء اور خادم اعلیٰ پنجاب کی عوام دوست راہنمائی شامل ہوتی ہے۔ میں معزز ممبران اسمبلی کو آج پھر اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے pre budget session میں جو مثبت تجاویز دی ہیں ان پر دستیاب وسائل کی روشنی میں پوری طرح سے عملدرآمد کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی اور تمام سیکٹرز کے لئے خاطر خواہ رقوم مختص کی جائیں گی تاکہ صوبے کی ترقی اور عوام کی سہولت کا تسلسل جاری رہے۔

جناب سپیکر! ہماری قیادت کی کارکردگی اور ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد سب کے سامنے ہے لہٰذا میں معزز ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت کا نئے مالی سال کا بجٹ انشاء اللہ تعالیٰ صوبے کی ترقی کے لئے سنگ میل ثابت ہوگا۔ بہت شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد پنجاب2015

MR ACTING SPEAKER: Second Item of the Agenda is consideration of the Bill. First reading starts. Now, we take up the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITION OF NEW CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Addition of new Clause 3. The amendment is from Law Minister he may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That after Clause 2, the following Clause 3 be added.

"**3. Repeal.-** The Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Ordinance 2015 (X of 2015) is hereby repealed."

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved is:

That after Clause 2, the following Clause 3 be added.

"**3. Repeal.-**The Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Ordinance 2015 (X of 2015) is hereby repealed."

The amendment moved and the question is:

That after Clause 2, the following Clause 3 be added.

"**3. Repeal.-**The Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Ordinance 2015 (X of 2015) is hereby repealed."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

'That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

'That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015, as amended, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2015, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل 2015

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Lahore Arts Council (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Lahore Arts Council (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Arts Council (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Lahore Arts Council (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Lahore Arts Council (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Arts Council (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore Arts Council (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف پی ٹی آئی ایوان میں تشریف لائے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! میں آپ کو اور تمام معزز ممبران کو جو یہاں پر آج تشریف لے کر آئے ہیں، اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے یہاں پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمیں یہاں پر کچھ استعفے موصول ہوئے تھے لیکن چونکہ ان کی تصدیق نہیں ہو سکی تھی، میرے خیال میں ہم نے ان کو accept بھی نہیں کیا تھا تو وہ غیر مؤثر ہو چکے تھے، میں آپ کو ایک دفعہ پھر یہاں پر welcome کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں محترم لیڈر آف دی اپوزیشن اور اپوزیشن کے جو ممبران آج ایوان میں تشریف فرما ہیں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس جمہوری ایوان، پارلیمانی ایوان کا اپوزیشن جو ہے وہ ایک لازم حصہ ہے، اپوزیشن کے بغیر یہ ایوان نامکمل ہے۔ جمہوری جدو جہد میں میرے خیال میں جو مؤقف ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے اختیار کیا یہ ان کا سیاسی مؤقف تھا لیکن ایک consensus کے ساتھ دونوں پارٹیوں کی حکومت کی طرف سے بھی، اپوزیشن کی طرف سے بھی، تحریک انصاف کی طرف سے بھی ایک ایسا حل جو کہ دونوں فریقین کو قابل قبول ٹھہرا اس پر یہ قضیہ جو ہے یہ اختتام پذیر ہوا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ پاکستان میں جمہوریت کا مستقبل تابناک ہے۔ پاکستان میں تبدیلی کا راستہ جو ہے وہ عوام کے ووٹ کی طاقت کے ذریعے سے ہی اس ملک میں آگے سے اپنا راستہ نکالے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں جس mandate کے ساتھ ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کو اس صوبے کے،اس ملک کے عوام نے بھیجا تھا اس کو اسی انداز سے پورا کرنے میں یہ ایوان ہی ایک proper اور مناسب جگہ ہے۔یہاں سے ان کی آواز پوری طرح سے عوام کے حقوق کے لئے اٹھائی جا سکتی ہے، اٹھائی جاتی رہی ہے اور اٹھائی جائے گی۔

جناب سپیکر!میں اپنے اپوزیشن کے معزز ممبران کو اپنی طرف سے بھی اور اپنے معزز جو میرے حزب اقتدار کے دوست ہیں میں یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے گا بلکہ اختلاف رائے کا احترام کیا جائے گا۔ان کی جو بھی قیمتی آراء ہوں گی ان سے راہنمائی حاصل کر کے پوری نیک نیتی کے ساتھ اس صوبے اور اس ملک کے عوام کی خدمت کرنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے اور کی جائے گی۔میں اپنے تمام اپوزیشن کے معزز دوستوں کو یہاں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنا اپوزیشن کا کردار پہلے سے بھی زیادہ مؤثر طریقے سے نبھائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ اشفاق سرور صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر!شکریہ۔میں قائد حزب اختلاف اور پی ٹی آئی کے جتنے معزز ممبران جو آج ایوان میں تشریف لائے ہیں ان کو اس فیصلے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں،ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے علاوہ ہماری جو بقایا اپوزیشن کی پارٹیاں تھیں،اس دوران ان کا جو role رہا اس کو بھی یقیناً سراہا جانا چاہئے کہ انہوں نے اتنی چھوٹی اپوزیشن ہونے کے باوجود اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!پی ٹی آئی اور ہماری لیڈر شپ کے جو فیصلے ہوئے،آپس میں جو معاہدے ہوئے ہم نہ صرف ان معاہدوں کی پاسداری کریں گے،انشاء اللہ اسی پر base کرتے ہوئے جمہوریت کو بھی مضبوط کریں گے اور اس ایوان کی جو توقیر ہے انشاء اللہ اس میں بھی اضافہ کریں گے۔میں پھر ایک دفعہ اس ایوان کی طرف سے، حکومتی بنچوں کی طرف سے مسلم لیگ (ن) کی طرف سے، آپ سب کو welcome کرتا ہوں اور اس فیصلے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے اور حکومتی بنچوں کی طرف سے، رانا ثناء اللہ خان، راجہ اشفاق سرور صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ پچھلا جو عرصہ ہم اسمبلیوں سے غیر حاضر رہے یقیناً آپ نے miss بھی کیا ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بالکل آپ کو بہت miss کیا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): بقول شاعر:

حضور اپنے کرم کے حصار میں رکھنا
جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

جناب سپیکر! ہم دوبارہ آج اسمبلیوں میں ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسی کی فتح کسی کی ہار نہیں ہے بلکہ یہ قوم کی جیت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس لئے کہ پاکستان کی تاریخ میں ہر پولیٹیکل لیڈر نے کہا ہر پولیٹیکل پارٹی نے کہا ہر analyst نے کہا ہے کہ انتخابات میں دھاندلی ہوتی رہی ہے۔ ایوب دور سے لوگ شروع ہوتے ہیں اور تمام انتخابات کے متعلق کہتے ہیں کسی میں mass level پر، کسی میں تھوڑے level پر، کسی میں ایجنسیاں ملوث ہوتی ہیں، کسی میں individuals یہ کام کرتے اور کراتے ہیں، کبھی بیوروکریٹس کے ذریعے، کبھی ROs کے ذریعے سے دھاندلی ہوتی رہی ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے، تمام پولیٹیکل پارٹیز کا اتفاق ہے کہ بڑے یا چھوٹے level پر rigging ہوتی ہے۔ اب بات یہ ہے کہ پاکستان کی سڑسٹھ سالہ تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ایک بے مثال تحریک جو ہم نے چلائی، اس میں کسی کا ذاتی کام نہیں تھا، عمران خان یا پی ٹی آئی کی ذات کے حوالے سے ہماری یہ لڑائی نہیں تھی۔ ہماری لڑائی یہ تھی کہ ایک democratic process کی جب ہم بات کرتے ہیں تو جس ذریعے سے جمہوریت آتی ہے اسے مضبوط ہونا چاہئے۔ اگر اس سلسلے میں شکایات ہیں تو ان شکایات کا ازالہ بھی ہونا چاہئے، اس کو expose ہونا چاہئے، اس کو determine ہونا چاہئے اور culprits کو کم از کم آئندہ کے لئے بے نقاب ہونا چاہئے کیونکہ transparent انتخابات پوری قوم کا مطالبہ ہے۔ آپ مسلم لیگ (ن) کے لوگ ہوں، پی ٹی آئی کے لوگ ہوں، پیپلز پارٹی کے لوگ ہوں، تمام پولیٹیکل ورکرز بلکہ پوری قوم کی یہ خواہش ہے کہ انتخابات منصفانہ، شفاف fair and free ہونے چاہئیں اور اسی کے لئے ہماری یہ جدوجہد تھی۔ میں

یہ سمجھتا ہوں کہ اب جو جوڈیشل کمیشن بنا ہے یہ ہمارے مؤقف کی تائید اور فتح ہے۔ مسلم لیگ(ن) یا حکومت وقت دیگر پولیٹیکل پارٹیز،اس میں خاص طور پر پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی کے جو دوست جرگہ بنا کر کوششیں کرتے رہے،ان سب نے realize کیا کہ اس مسئلے کو once for all resolve ہونا چاہئے۔یہ اگر ڈیمانڈ ہے تو اس مسئلے پر جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے، جوڈیشل کمیشن پر مذاکرات ہوئے اور یہ معاملہ اب ختم ہو گیا۔ جوڈیشل کمیشن کے لئے آرڈیننس جاری ہو گیا اور پارٹیوں کا consensus ہو گیا تو ہم نے اپنی کور کمیٹی کے فیصلے کے مطابق اسمبلیوں میں واپس آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمارا ان جمہوری اداروں پر ، اسمبلی کے ایوانوں پر پختہ یقین ہے اور ہم کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے یہ سسٹم منہدم ہو جائے۔ ہماری ساری جدو جہد ان اداروں کی مزید مضبوطی کے لئے effectiveness کے لئے،ان کی performance کو بہتر بنانے کے لئے تھی، پہلے بھی رہی ہے آئندہ بھی رہے گی۔ میں آپ دوستوں سے یہ بھی عرض کرتا چلا جاؤں کہ ہمارا دوسرا option ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ ہم اسمبلی کے اندر عوام کے حقوق کے لئے، عوام کے مسائل کے حوالے سے، عوام کی فلاح و بہبود کے حوالے سے، کرپشن کے خاتمے کے لئے، اس ملک کی بہتری کے لئے ،نظام کی بہتری کے لئے ، ہم اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر ہر option استعمال کریں گے، ہر جگہ جدو جہد جاری رکھیں گے۔ یہ چونکہ pre budget session تھا،اس میں pre budget debates ہوئیں اور ہم اس میں حصہ نہیں لے سکے۔ میں حکومت سے یہ کہوں گا کہ بجٹ سے پہلے ایک دفعہ پھر pre budget session کر لیں تو بہتر ہو گا۔ میں اس سلسلے میں جناب سپیکر اور حکومتی بنچوں سے بھی کہوں گا کہ اجلاس بلایا جائے تاکہ ہمارے لوگ بھی اس میں share کر سکیں۔ میں اس موقع پر لمبی بات نہیں کروں گا صرف دو تین گزارشات کروں گا کہ خدارا اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ایک لگے بندھے انداز سے بجٹ کے موقع پر تجاویز لیں، وہ بجٹ تیار ہو کر یہاں آ جائے، وہ پیش ہو اور پاس ہو جائے۔

1۔ ہمیں اپنی ترجیحات کو بدلنا چاہئے، حکومت پنجاب کی جب میں بات کروں گا، ہمیں اپنی ترجیحات میں سب سے پہلے لوگوں کی جان و مال کا تحفظ، لاء اینڈ آرڈر پر focus ہونا چاہئے۔ ماضی میں بڑی huge amount اس پر خرچ کرتے رہے ہیں لیکن نتیجہ اس طرح سے نہیں نکلا۔

2۔ صحت اور تعلیم ہے،اس کے بعد سب سے اہم بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ ان اداروں کی مضبوطی ہے۔ جب تک ہم institutions کو مضبوط نہیں کرتے، ادارے

نہیں بناتے ، ایک چیف منسٹر یا کیبنٹ کتنے بھی competent ہوں، کتنے بھی hard workers ہوں اس سے سوسائٹی کے اندر کوئی change نہیں آ سکتی۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اداروں کو responsible بنائیں، اس میں پولیس بھی ایک ادارہ ہے، باقی بھی سارے ادارے ہیں، ہمارا اس پر دھیان کم ہے، اب ہمیں اس کی طرف آنا چاہئے کہ ادارے مضبوط ہوں تاکہ حقیقی معنوں میں عوام کو relief مل سکے۔ میں اب اس موقع پر مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن ایک چھوٹی سی بات کروں گا کہ لاہور کے اندر ایل ڈی اے سٹی کے نام سے جو scam ہونے جا رہا ہے for God sake یہاں پر روزانہ سینکڑوں لوگ آتے ہیں کہ اربوں روپے ایل ڈی اے سٹی کے نام پر اکٹھا ہو رہا ہے، پرائیویٹ کمپنیاں بھی اس میں لگی ہوئی ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے پر اپنی پوری تیاری کے ساتھ پریس میں اور آئندہ اجلاس میں بھی بات کروں گا۔ میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے آپ سب دوستوں کو جناب سپیکر یہ یقین دلاتا ہوں کہ پی ٹی آئی ایک جمہوری جماعت ہے، جمہوری قدروں کو ہم ہمیشہ اہمیت دیتے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ آنے والے دنوں میں ہم اپنا role عوام کی بہتری و بہبود کے لئے انتہائی محنت کے ساتھ، حقیقی اپوزیشن کا کردار اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر بھی ادا کرتے رہیں گے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب اور پی ٹی آئی کے ہمارے معزز ممبران تشریف لائے ہیں ان کو میں بھی گورنمنٹ کی جانب سے، حکومت پنجاب کی جانب سے، وزیر اعلیٰ کی جانب سے اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جانب سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ میاں محمود الرشید صاحب نے بات کی، میں ان سے یہی کہوں گا کہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان نے تو اس وقت جب انہوں نے دھرنا شروع ہی کیا تھا، اس وقت ہی جوڈیشل کمیشن کو مان لیا تھا۔ اگر یہ اس وقت ان کی بات مان لیتے تو اتنے مہینے جو اسمبلیوں سے باہر رہے شاید یہ نہ رہتے مگر چلیں دیر آئے درست آئے۔ یہ تشریف لائے ہم ان کو یہاں اس اسمبلی میں خوش آمدید کہتے ہیں اور ہم نے ان کو اسمبلی کے گزشتہ اجلاسوں میں

miss بھی کیا اور ہماری جو چھوٹی سی اپوزیشن تھی انہوں نے ان کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی اور ان کا کردار بڑا اچھا رہا للہذا ہم ان کو بھی بہت زیادہ appreciate کرتے ہیں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! ہن مہربانی کر دیو۔

Now we take up the Punjab Social Protection Authority Bill 2015 Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جناب سپیکر! ہمارے معزز قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب نے pre budget کے حوالے سے جو بات کی ہے میں ان سے یہی کہوں گا کہ چونکہ ہم budget making کا process شروع کر چکے ہیں اور جیسے میں نے pre budget کی wind up speech میں بڑی detail میں بتایا ہے کہ ہم ممبران کی تجاویز کو consider کرتے ہیں تو میں پی ٹی آئی کے تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ کسی میگا پراجیکٹ کے حوالے سے in writing دینا چاہیں تو دے دیں۔ جس طرح انہوں نے خود کہا ہے اس وقت لاء اینڈ آرڈر گورنمنٹ کی top priority ہے، ہیلتھ اور ایجوکیشن ہماری top priority ہے اور تمام سوشل سیکٹرز ہماری top priority ہیں۔ اگر ان کے حوالے سے کوئی میگا پراجیکٹس ہوں تو یہ بالکل ہمیں in writing دیں ہم ان کی تجاویز کو بجٹ میں consider کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! چونکہ pre budget discussion wind up ہو چکی ہے اس لئے آپ کی جو بھی تجاویز ہیں وہ وزیر خزانہ کو in writing دے دیں انشاء اللہ وہ consider کریں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

مسودہ قانون سماجی تحفظ اتھارٹی پنجاب2015

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015 as recommended by the Standing Committee on Planning and Development be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion the first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015 as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purposes of eliciting opinion thereon by 15th May 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015 as recommended by the Standing Committee on

Planning and Development, be circulated for the purposes of eliciting opinion thereon by 15th May 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نےoppose کیا ہے جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔جناب سپیکر!میں اس پر مختصراً یہی کہنا چاہوں گا کہ ہماری اسمبلی میںright of information Bill پاس ہو چکا ہوا ہے۔اس بل کا مقصد یہ ہے کہ جو بھی proceedings، جو بھی قانون سازی اس اسمبلی میں ہوتی ہے اس کی عام عوام کوawareness دی جائے۔ان کو معلوم ہو کہ اس کے اندر ان کے کیاrights ہیں۔اگر ہم اس کی تشہیر کریں گے تو اس میں بہترfeedback آئے گی۔مجھے معلوم ہے آگے سے حکومت کا یہی جواب آنا ہے کہ ہم نے کر لیا۔اس سے پہلے والیdiscussion میںexactly یہی سوال تھا کہ اس ایوان کو ابھی تک یہ تو بتایا نہیں گیا کہ اس سال کےfinancial year میں پنجاب حکومت نے کتنے پیسےallocate کئے تھے کیا وہ لگائے گئے ہیں؟کسی ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر، کسی جگہ پر یہ ریکارڈavailable نہیں ہے۔اسی طرح یہاں پر صرف یہ کہہ دینا کہ اس کو کیا گیا ہے یا تو ہمیں بتایا جائے کہ کدھر کیا گیا ہے، کس ویب سائٹ پر ہے، کس اخبار میں آیا، کس رسالے میں آیا اور کس جگہ اس کی تشہیر کی گئی تو سمجھ میں آتا ہے لیکن صرف یہ کہہ دینا کہ کر دیا جائے یا اس کو نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہم نےalready کر لیا ہے یہ جواب نہیں ہے۔یہ ایک بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہےsocial protection کے اندر غریب آتا ہے، ہر وہ انسان آتا ہے جس کو حکومت کی طرف سےsocial protection کی ضرورت ہے۔اگر ہم ان کے لئے قانون سازی کر رہے ہیں تو کیوں نہ ان سےfeedback لیں، ان کیopinion لیں، ان کو جو پیسے مل رہے ہیں ان کو جوfacilities مل رہی ہیں ان کے لئے جو علاج معالجے کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں انہیں ان ساری چیزوں کا پتا ہوگا تو ہو سکتا ہے وہ ہمیں کوئی بہتر طریقے سے بتا دیں۔اس وقت ہم یہاں پر پورے پنجاب کی غریب عوام کے نمائندے بیٹھے ہیں اگر اس میں تھوڑا سا اور وقت دے دیا جائے اور ان کی تھوڑی سیinput لے لی جائے تو میرے خیال میں یہ قانون ان لوگوں کے لئے زیادہ بہتر اورeffective ہوگا نہ کہ ہمارے لئے۔میری یہیrequest ہے کہ اسpoint کوconsider کرتے ہوئے اسےextend کیا جائے، ان

سے feedback لی جائے اس کا proper process ہو، اس کو no doubt دیا جائے اور اس پر جو سفارشات آتی ہیں انہیں include کر کے بل put up کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ بل پہلے سے بطور آرڈیننس مورخہ 27-01-2015 کو نافذ کیا گیا اور اسی روز سے اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مشتہر کر دیا گیا تھا اور آج تک یہ حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ بعد ازاں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش ہونے کے بعد ایک بل کی شکل اختیار کر گیا۔ متعلقہ افراد پہلے سے ہی اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہیں آئی کہ بل ہذا میں ترامیم کی جائیں۔ مزید تشہیر سے کسی فائدہ کا امکان نہ ہے لہٰذا ترمیم بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th May 2015"

(The motion was lost.)

The second amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it. It is supposed to be withdrawn it.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it, the first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (3), after para (d), the following be added as para (e) and subsequent paras, be renumbered accordingly."
>
> (e) Minister for Social Welfare Member."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (3), after para (d), the following be added as para (e) and subsequent paras, be renumbered accordingly."
>
> (e) Minister for Social Welfare Member.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ تو صرف numbering کی تھی اس میں opposition کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ دیکھا جائے تو اس میں صرف overall numbering کا issue ہے۔ ہم اس میں overall amendment تو نہیں کر رہے یا پھر اس پر وزیر صاحب explain کر دیں کہ اگر

انہوں نے numbering کے اندر اسے reject کرنا ہے یا oppose کرنا ہے تو اس کی basis کیا ہیں۔
یہ تو صرف number کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جناب سپیکر! پہلے ہی اسمبلی کے چھ ممبران اور دیگر وزراء کی صورت میں مؤثر عوامی نمائندگی دی گئی ہے مزید کسی عوامی نمائندے یا وزیر کو اتھارٹی میں شامل کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ already سیکرٹری سوشل ویلفیئر پہلے سے اتھارٹی کے ممبر ہیں جو اتھارٹی میں اپنے محکمے کا مؤقف پیش کر سکتے ہیں اس لئے یہ ترمیم بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (3), after para (d), the following be added as para (e) and subsequent paras, be renumbered accordingly."
>
> (e) Minister for Social Welfare Member."

(The motion was lost.)

MR ACTING SPEAKER: The second amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (3), in para (m), for the word "six", the word "eight", be substituted."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (3), in para (m), for the word "six", the word "eight", be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ بھی اسی کی continuity ہے کہ سوشل ویلفیئر کی amendment کا بل آرہا ہے اور اس کے اندر منسٹر کو include نہیں کیا جارہا، actually six and eight میں ممبرز بڑھانے کی بات ہو رہی تھی کہ جب اوپر ایک ممبر include ہو گا تو نیچے والی کلاز میں eight کرنا پڑے گا۔ دوبارہ سے یہ وہی والی بات ہے کہ Minister for Social Welfare ڈیپارٹمنٹ کا ہی منسٹر ہے لیکن اسے consider نہیں کیا جارہا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! مجوزہ اتھارٹی کے ممبران کی تعداد 25 ہے جبکہ اسی طرز کے وفاقی حکومت کے ادارے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں اس کی متعلقہ تعداد محض 11 ہے۔ تجویز کردہ اتھارٹی میں پہلے ہی وزراء کے علاوہ چھ ممبران اسمبلی عوامی نمائندگی کے لئے موجود ہیں مزید ممبران اسمبلی کو اتھارٹی میں شامل کیا جانا ضروری نہیں ہے۔ ترمیم بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (3), in para (m), for the word "six", the word "eight", be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried,)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

اجلاس کا ٹائم آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, between the words "official member" and "if he", the comma and the words "subject to serving a show cause…"

(اذان عشاء)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! تھوڑی دیر انتظار کر لیں۔ جی، سردار وقاص حسن موکل!

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, between the words "official member" and "if he", the comma and the words "subject to serving a show cause notice and providing him an opportunity to be heard", be inserted."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill, between the words "official member" and "if he", the comma and the words "subject to serving a show cause notice and providing him an opportunity to be heard", be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس ترمیم کے اندر ایک official member کو opportunity provide کی گئی ہے کہ اگر اس کو show cause notice ملے تو at least یکطرفہ کارروائی نہ ہو بلکہ اس کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنا case present کر سکے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی بھی system کے اندر اگر aggrieved party کی بات کو سُنا جائے اور پھر اس کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے تو اس کے اندر زیادہ effectiveness آتی ہے۔ اس ترمیم میں میری یہی درخواست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ممبران کو ہٹائے جانے کی جو وجوہات Clause ہذا میں بیان کی گئی ہیں وہ اتنی واضح اور ٹھوس ہیں کہ ان میں ابہام کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مثلاً اگر عدالت کسی شخص کو insane قرار دے دے تو اس امر میں مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں رہتی۔ ترمیم ہذا بلا جواز ہے لہٰذا مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, between the words "official member" and "if he", the comma and the words "subject to serving a show cause notice and providing him an opportunity to be heard", be inserted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga,

Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam- ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr. Speaker! I move:

> "That in Clause 6 of the Bill, be renumbered as sub-Clause (1) and the following be added as sub-Clause (2):
>
> "(2) The Authority shall have the power to develop a mechanism for the implementation of the findings emanating from its functions."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 6 of the Bill, be renumbered as sub-Clause (1) and the following be added as sub-Clause (2):
>
> "(2) The Authority shall have the power to develop a mechanism for the implementation of the findings emanating from its functions."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ amendment بڑی self-explanatory ہے اور میرے خیال میں یہ بڑی اچھی ترمیم ہے۔ اگر authority اپنی بہتری کے لئے کوئی mechanism develop کرنا چاہے تو اس ترمیم کے تحت کر سکتی ہے لہٰذا اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ ہم سو سو سال پرانے اور فرسودہ قوانین کے ساتھ نظام چلا رہے ہیں۔ جب تک کوئی problem نہیں آتی تو ہم اس کے اندر کسی قسم کی کوئی ترمیم لاتے اور نہ ہی بہتری کرتے ہیں۔ اگر یہ Clause add ہو جائے گی تو authority actually self-sustaining entity بن جائے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ سب کچھ with due process ہونا ہے، اس کے اندر بورڈ، چیف ایگزیکٹو اور دوسرے محکمہ جات بھی included ہیں اگر اس ترمیم کے تحت ان کو یہ right دے دیا

جائے کہ وہ اپنی workingکو زیادہ بہتر کرلیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی بُرائی ہے۔یہ ترمیم اسBillکا حصہ بننی چاہئے۔ہمیں چاہئے کہ institutionsکو independenceدیں۔ابھی قائد حزب اختلاف نے بھی یہی بات کی ہے کہ جب تک ہم اپنے institutionsکو strengthenنہیں کریں گے اُس وقت تک ہم ترقی نہیں کرسکیں گے۔یہ اس کی زندہ مثال ہے کہ ہم اس حوالے سے ایک ترمیم تجویز کررہے ہیں اور حکومت اس کو opposeکررہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! Billہذا کی Clause-6کی Clause-25 sub Clause(c),(d),(i),(j) andکے تحت پہلے ہی وسیع اختیارات دیئے جاچکے ہیں۔اس سلسلے میں مزید اضافی اختیارات کی تجویز بےبنیاد ہے۔ترمیم ہذا بلا جواز ہے لہٰذا مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, be renumbered as sub-Clause (1) and the following be added as sub-Clause (2):

"(2) The Authority shall have the power to develop a mechanism for the implementation of the findings emanating from its functions."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed. Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (4), for the words "one member of the Provincial Assembly of the Punjab", the words "two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one of whom shall be a woman member" be substituted".

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (4), for the words "one member of the Provincial Assembly of the Punjab", the words "two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one of whom shall be a woman member" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose it.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ simple سی بات ہے کہ اس کے اندر اگر ایک ہی اسمبلی کا ممبر ہے تو اس میں دو کیوں نہیں ہو سکتے؟ اگر ایک خاتون ممبر کو شامل کیا جائے تو بہت بہتر ہو گا۔ ہم ایک طرف تو gender equality, women rights اور خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دینے کی بات

کرتے ہیں اور دوسری طرف اس ترمیم کی مخالفت کی جارہی ہے۔سب سے کمال بات یہ ہے کہ اس کے بعد اگر یہ بورڈ بن جائے گا تو پھر بھی قانون کے مطابق اور خواتین کی 33فیصد نمائندگی کے مطابق ان کو ایک خاتون ممبر شامل کرنی ہی پڑے گی۔

جناب سپیکر! ہمارا اس ترمیم کو دینے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک ممبر اسمبلی اس کے اندر includeہو گا تو وہ حکومتی پارٹی سے ہوگا اور اگر اس کو دو کر دیا جائے گا تو پھر اس کے اندر حزب اختلاف کی نمائندگی بھی ہو جائے گی۔اس طرحbalanceہو گا اور کام بہتری کی طرف جائے گا۔جہاں پر ایک ممبر ہے وہاں پر دو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ خصوصی طور پر اگر اس میں ایک خاتون ممبر کو شامل کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔آپ اس میں دو مرد اور ایک خاتون ممبر کو شامل کر لیں اس طرحgender equalityآ جائے گی، حزب اختلاف، حزب اقتدار اور خواتین کی نمائندگی بھی ہو جائے گی۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! Clauseہذا کے علاوہ Clause-3,section(3)(m) کے تحت معزز ممبران اسمبلی جن میں خواتین ممبران بھی شامل ہیں کی صورت میں پہلے ہی مؤثر عوامی نمائندگی دی جا چکی ہے لہٰذا مزید عوامی نمائندگان کی شمولیت کی تجویز غیر ضروری ہے۔ترمیم ہذا بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (4), for the words "one member of the Provincial Assembly of the Punjab", the words "two members of the Provincial Assembly of the Punjab, one of whom shall be a woman member" be substituted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan

Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed. Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:
>
> "The persons to be appointed as Chief Executive Officer and Deputy Chief Executive Officer shall, in each case, have at least a Master's degree in social sciences, and shall have an experience of at least 20 years and 15 years respectively in the field of social sector and shall not be below the age of 55 years."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:
>
> "The persons to be appointed as Chief Executive Officer and Deputy Chief Executive Officer shall, in each case, have at least a Master's degree in social sciences, and shall have an experience of at least 20 years and 15 years respectively in the field of social sector and shall not be below the age of 55 years.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ ہم نے اس میں کون سی unreasonable بات کی ہے؟ آپ اتنی بڑی اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں اگر اُس کا 15 یا 20 سال کا experience ہو گا تو وہ بندہ آئے گا جس نے سب کچھ دیکھا ہو گا، جس کے تجربے سے یہ اتھارٹی اور اُس کی وجہ سے پنجاب کے لوگوں کا فائدہ ہو گا۔ اگر اُس کی minimum requirement Master Degree ہے تو اسی لئے کہہ رہے ہیں اور نعرہ بھی تو میرٹ کا ہی ہے۔ اگر وہاں پر Master Degree کی بجائے Bachelor آ جائے، وہاں پر کوئی سفارشی لگ جائے تو یہ اتھارٹی کیا کرے گی؟ اور ہم اگلے پانچ سال بعد یہاں پر بیٹھے اُن کی کرپشن کی داستانوں پر رو رہے ہوں گے۔ ابھی اسی اجلاس کے اندر آپ کی وساطت سے ایک اتھارٹی کی پوری کی پوری رپورٹ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بھجوائی ہے اُدھر بھی exactly یہی مسئلہ تھا کہ ایک اکاؤنٹس آفیسر چیف آپریٹنگ آفیسر بن چکا ہوا ہے جبکہ اُس کی organization structure میں چیف آپریٹنگ آفیسر کی position ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! بات کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر ہم ایک کام کرنے جا رہے ہیں تو آج ہم اُس کو بہتر کریں بجائے اس کے کہ ہم اس پر پانچ سال بعد دوبارہ بحث کر رہے ہوں۔ اس کے اندر اگر کوئی unreasonable request ہے یعنی یہ کہا ہو کہ opposition کا چیف ایگزیکٹو آفیسر لگے یا ڈپٹی چیف لگے تو پھر یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے parameters کو بہتر ہونا چاہئے۔ Relevant sister sciences کا بندہ ہونا چاہئے۔ وہاں پر اگر کوئی ڈاکٹر یا انجینئر آ کر بیٹھ جائے تو اُس کو Social Sciences کا کوئی پتا نہیں ہوتا۔ اسی طرح Social Sciences کے expert کو medical کا نہیں پتا ہو گا۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ اس سے یہ اتھارٹی بہتر ہو گی۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کلاز ہذا کے تحت اتھارٹی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر کی تعیناتی کا اختیار حکومت کے پاس ہے۔ یقیناً مذکورہ افسران کی تعیناتی کے وقت حکومت ایسے قابل افراد کا انتخاب کرے گی جو تمام مطلوبہ فرائض کو بخوبی انجام دے سکیں اور کلاز ہذا میں دیئے گئے اختیارات کے تحت اتھارٹی کے مطلوبہ اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ترمیم ہذا بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (1), the following sentence be added at the end:

"The persons to be appointed as Chief Executive Officer and Deputy Chief Executive Officer shall, in each case, have at least a Master's degree in social sciences, and shall have an experience of at least 20 years and 15 years respectively in the field of social sector and shall not be below the age of 55 years."

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed. Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Makhdoom Syed Ali

Akbar Mehmood, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> That after Clause 22 of the Bill, the following new Clause, be added as Clause 23 and the subsequent Clauses be renumbered accordingly:
>
> **"23. Scrutiny of the rules and regulations.** The rules and regulations made under Clauses 21 and 22 shall be submitted to the Standing Committee of the Provincial Assembly of the Punjab on Planning and Development for scrutiny within thirty days of notification of such rules and regulations."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> That after Clause 22 of the Bill, the following new Clause, be added as Clause 23 and the subsequent Clauses be renumbered accordingly:
>
> **"23. Scrutiny of the rules and regulations.** The rules and regulations made under Clauses 21 and 22 shall be submitted to the Standing Committee of the Provincial Assembly of the Punjab on Planning and Development for scrutiny within thirty days of notification of such rules and regulations."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

سردار وقاص حسن موٗکل: جناب سپیکر! یہ ترمیم check and balance کے اوپر pertain کرتی ہے۔ اس میں یہی request کی گئی ہے کہ rules کے اندر جو بھی ترمیم ہو یا proceeding or notification کے اندر جو بھی تبدیلی آئے وہ صوبائی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھی بتایا جائے کہ اس کے اندر جو جو changes آ رہی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ بات پورے ایوان کو بتائی جائے گی۔ یہ

صرف اور صرف check and balance کے point of view سے ہے تاکہ اس کے اندر جو کچھ بھی تبدیلی آ رہی ہے اُس کی over all working and overall functions کے اندر پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی بھی اُس کا حصہ ہو۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بل ہذا میں رولز بنانے کا اختیار حکومت کے پاس ہے۔ Punjab Government Rules of Business 2011 کے تحت صوبائی حکومت رولز بنانے کا عمل سرانجام دیتی ہے۔ مذکورہ کلاز کے تحت متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی رولز بنانے کے عمل کا حصہ نہیں ہے۔ ترمیم ہذا بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> That after Clause 22 of the Bill, the following new Clause, be added as Clause 23 and the subsequent Clauses be renumbered accordingly:
>
> **"23. Scrutiny of the rules and regulations.** The rules and regulations made under Clauses 21 and 22 shall be submitted to the Standing Committee of the Provincial Assembly of the Punjab on Planning and Development for scrutiny within thirty days of notification of such rules and regulations."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ FINANCE(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015 be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Social Protection Authority Bill 2015 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ کوئی بات کرنا چاہتی تھیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ صبح میں نے point of order پر mid wives کا اسمبلی کے باہر جو احتجاج ہے وہ آپ کے سامنے بیان فرمایا تھا۔ اُس مسئلہ پر ابھی ہمارے ایک فاضل ممبر نے policy statement دی کہ حکومت کی اُن سے بات چیت ہو گئی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر بات چیت ہو گئی ہے تو حکومت کے اس رویے کی مذمت کرنے کے لئے مجھے یہاں آنا پڑا کہ بات چیت کرنے کے بعد اُن کے ساتھ جو پانچ مرد آئے ہوئے تھے اُن کو پولیس گرفتار کر کے لے گئی ہے۔ اگر حکومت کسی احتجاج کرنے والے سے بات چیت کرتی ہے تو پھر اُن کی گرفتاری عمل میں کیوں لاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! مجھے تو اس چیز کا نہیں پتا۔ بہر حال ایک چیز تو ضرور ہے کہ مال روڈ کے اوپر ہر دوسرے دن احتجاج ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں احتجاج ہوا اور وہاں پر دو ایمبولینس پھنسی رہیں اور مریض اُسی ایمبولینس میں تڑپتے رہے۔ لاء منسٹر صاحب موجود ہیں یہ اس معاملہ کو جا کر دیکھ لیں گے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(58)/2015/1215. Dated: 6th April, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on Monday 6th April 2015 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the
4th April, 2015

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
GOVERNOR OF THE PUNJAB"